سار بچن
(نثر)
رادھا سوامی ست سنگ بیاس

سارنچن

(نثر)

سار بچن

(نثر)

پرم سنت حضور سوامی جی مہاراج

رادھا سوامی ست سنگ بیاس

فہرست مضامین

تمہید

'سار بچن نثر' حضور سوامی جی مہاراج کے بچنوں کا مجموعہ ہے۔ یہ بچن ست سنگوں و دیگر بات چیت کے دوران ست سنگیوں نے نوٹ کیے تھے۔ سوامی جی مہاراج کے پرم دھام سِدھارنے کے کچھ برس بعد اِن کو یکجا کر کے کتاب کی شکل میں چھپوایا گیا۔ 1902ء میں بابا جیمل سنگھ جی مہاراج نے 'سار بچن نثر' کو پہلی بار گورمکھی حرُوف میں چھپوایا۔ موجُودہ کتاب اُسی پہلے ایڈیشن کے مُطابق ہے اَور اب اِس کا اُردُو ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے۔

سنت ہمیں باہری اعمال اَور کرم کانڈ کے بندھنوں سے آزاد کر کے پرماتما سے وِصال حاصل کرنے کا سچا اندرُونی طریق بتلانے کے لیے آتے ہیں۔ سنت چاہے کِسی بھی زمانے، مُلک یا قوم میں آئے ہوں وہ ہمیشہ یہی اُپدیش دیتے ہیں کہ پرماتما ہمارے اندر ہے اَور اندر ہی مِلے گا۔ باہر نہ کبھی کِسی کو مِلا ہے، نہ مِل سکے گا۔ اندر جانے کا بھید اَور رُوحانی منزلوں پر جانے کا راستہ سنتوں سے ہی مل سکتا ہے۔ سنت ہمیں سُرت شبد یوگ کا مارگ بتلاتے ہیں جو کہ ازل سے چلا آ رہا ہے۔

سوامی جی مہاراج کا اِسم شریف سیٹھ شِو دَیال سِنگھ جی تھا۔ آپ نے 25 اگست 1818ء میں آگرہ شہر میں جنم لیا۔ آپکے پِتا جی کا نام سیٹھ دِلوالی سِنگھ اَور ماتا جی کا نام مہا مایا جی تھا۔ آپ کے بزرگوار پنجاب کے رہنے والے تھے۔ اور گھر میں گرنتھ صاحب کا پاٹھ کیا جاتا تھا۔ آپ کے ماتا پِتا ہاتھرس کے مشہُور سنت تُلسی صاحب کے بھگت تھے۔ سوامی جی مہاراج

بھی تُلسی صاحب کی صحبت سے کافی فیضیاب ہوئے۔ بچپن سے ہی سوامی جی مہاراج کا رُجحان رُوحانیت کی طرف تھا۔ آپ نے ایک کمرے میں بیٹھ کر سترہ 17 برس سُرت شبد یوگ کا ابھیاس کیا اَور 1861ء میں بسنت پنچمی کے دِن کُھلے طور پر عام ست سنگ اَور سُرت شبد یوگ کا اُپدیش شرُوع کیا۔

کبیر صاحب، گوُرو نانک صاحب، گوُرو رویداس، داُدو صاحب، پلٹوُ صاحب، تُلسی صاحب وغیرہ مہاتماؤں کا بھی یہی اُپدیش تھا۔ شمس تبریز، مولانا رُوم، حافظ وغیرہ فارس کے سنتوں کا بھی یہی طریق تھا۔ سوامی جی مہاراج نے اِسی تعلیم کو آسان و سیدھی سادہ زبان میں پیش کیا۔ پرم دھام سِدھارنے سے کچھ مہینے پہلے آپ نے اپنے گوُرمکھ چیلے جیمل سنگھ جی کو حُکم دیا کہ گوُرو صاحبان کی دھرتی پنجاب میں، جو ایک عرصے سے نام کی تعلیم کو بھُول چُکی ہے، پھر سے ست سنگ اَور نام دان شرُوع کرو۔

بابا جیمل سنگھ جی کا جنم جوُلائی 1839ء میں موضع گُھمان (ضلع گوُرداسپور) میں ہُوا۔ آپ کے پِتا کا نام سردار جودھ سنگھ جی اَور ماتا کا نام بی بی دَیا کوَر جی تھا۔ آپ کو بچپن سے ہی گوُربانی سے لگاؤ تھا اَور آپ نے چھوٹی عُمر میں ہی گوُرو گرنتھ صاحب کا پاٹھ شرُوع کر دیا تھا۔ گرنتھ صاحب میں جابجا پانچ شبد کا ذِکر آیا ہے۔ بابا جی کے دِل میں پانچ شبد کا بھید پانے کی خواہش پیدا ہُوئی۔ آپ اِس تلاش میں گھر سے نکل پڑے اَور جگہ بجگہ جا کر مہاتماؤں سے مل کر پانچ شبد کا بھید پانے کی کوشش کرنے لگے۔ اِسی کھوج میں آپ سوامی جی مہاراج کے پاس آگرہ آئے اَور اُن سے 1856ء میں نام دان پایا۔ بابا جی نے حق حلال کی روزی کمانے کے خیال سے 1856ء میں 24 پنجابی پلٹن میں نوکری کر لی۔ بتّیس 32 برس تک فوج میں ملازمت کرنے کے بعد آپ 15 اگست 1889ء میں پنشن پا کر ریٹائر ہُوئے اَور دریائے بیاس کے کنارے آ کر رہنے لگے۔

بیاس آ کر بابا جی مہاراج نے یہاں ست سنگ شرُوع کیا، اُن دِنوں اِس جگہ ایک سُنسان جنگل تھا، جس میں سے کِسی کی گزرنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ لیکن بابا جی نے اِس

گوشۂ تنہائی کو اپنا ڈیرہ بنایا اَور پرمارتھ کے کھوجی آپ کی شرن میں آنے لگے۔ یہ جگہ آہستہ آہستہ آباد ہونے لگی اَور آج یہ ایک عالیشان کالونی بن گئی ہے۔ 29 دسمبر 1903ء کو بابا جیمل سنگھ جی مہاراج جوتی جوت سما گئے۔ اپنے جانے سے قریب چھ مہینے پہلے آپ نے اپنے گورمکھ چیلے مہاراج ساون سنگھ جی کو اپنا جانشین مُقرر کیا۔

حضوُر مہاراج بابا ساون سنگھ جی کا جنم 29 جوُلائی 1858ء میں موضع جٹانہ (ضلع لُدھیانہ) میں ہُوا۔ آپ کے پِتا سردار کابل سنگھ جی فوج میں صُوبیدار میجر تھے۔ آپ کی ماتا جی کا نام جِیونی جی تھا۔ حضوُر مہاراج ساون سنگھ جی تھامسن انجنیرُنگ کالج رُڑکی میں تعلیم پانے کے بعد فوج کے محکمہ انجنیرُنگ میں مُلازم ہو گئے۔

حضوُر مہاراج جی جب کوہ مری میں مُلازمت میں تھے تب بابا جیمل سنگھ جی مہاراج وہاں تشریف لے گئے۔ حضوُر نے بابا جی مہاراج سے 15 اکتوبر 1894ء کو نام دان پایا۔ حضوُر مہاراج جی نے پینتالیس[45] برس تک پنجاب اَور مُلک کے دُوسرے حِصّوں میں ست سنگ اَور نام کا پرچار کیا۔ ڈیرہ آپکے زمانے میں ایک خوبصورت بستی کی شکل میں آباد ہو گیا۔ آپ نے سوا لاکھ سے زیادہ جیوؤں کو نام دان بخشا اَور آپ کے وقت میں امریکہ، یوُرپ اَور جنوبی افریقہ میں بھی سنت مت کا پرچار شرُوع ہو گیا۔ حضوُر مہاراج ساون سنگھ جی نے مارچ 1948ء میں ایک رجسٹری شُدہ وصیّت کے ذریعہ سردار بہادر جگت سنگھ جی کو اپنا جانشین نامزد کیا۔ اَور 2 اپریل 1948ء کو آپ پرم دھام سِدھار گئے۔

سردار بہادر مہاراج جگت سنگھ جی کا جنم 20 جوُلائی 1884ء میں موضع نُسّی (ضلع جالندھر) میں ہوا۔ آپ کے پِتا سردار بھولا سنگھ جی سادُھو مہاتماؤں کی سیوا اَور صحبت کے بڑے پریمی تھے اَور آپ بھی بچپن میں اپنے باپ کے ساتھ مہاتماؤں کے درشن کے لیے جایا کرتے تھے۔ آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم۔ ایس۔ سی تک تعلیم حاصل کی اَور پنجاب ایگریکلچرل کالج لائیلپور میں اسسٹنٹ پروفیسر بن گئے۔ آپ 1943ء میں پنشن پا کر ریٹائر ہُوئے۔ ریٹائر ہونے کے بعد آپ ڈیرے میں آ کر اپنے ستگوُرو کے چرنوں میں

رہنے لگے۔ آپ نے قریب اٹھارہ ہزار جگیاسوؤں کو نام دان بخشا۔ 22 اکتوبر 1951ء کی رات کو تین بجے سے کچھ پیشتر آپ اِس جہانِ فانی کو چھوڑ کر جوتی جوت سما گئے۔ اپنے جانے سے پہلے آپ نے ایک رجسٹرڈ وصیّت کے ذریعہ مہاراج چرن سنگھ جی کو اپنا جانشین مُقرر کیا۔

حضوُر مہاراج چرن سنگھ جی کا جنم 12 دسمبر 1916ء کو موگہ (ضلع فیروز پُور) میں ہُوا۔ آپ سردار ہربنس سنگھ جی کے بڑے بیٹے اُور مہاراج ساون سنگھ جی کے پوتے ہیں۔ گدّی نشینی سے پہلے آپ سرسہ وحِصار میں وکالت کرتے تھے۔ سرسہ میں آپ کا ایک زراعتی فارم ہے اُور آپ اُسی کی آمدنی سے اپنا گزارہ کرتے ہیں۔ آپ کی رہنمائی میں ڈیرے نے بے مِثال ترقی کی اُور ایک چھوٹی سی بستی سے نشونما پا کر ایک عالیشان کالونی کی شکل اختیار کر لی ہے۔ سنت مت کا پرچار اُور اشاعت آج نہ صِرف بھارت کے کونے کونے میں بلکہ دُنیا کے سبھی مُلکوں میں ہو گئی ہے۔

حضوُور مہاراج چرن سنگھ جی نے ڈیرے سے متعلقہ تمام منقُولہ وغیر منقُولہ جائیداد کا 1957ء میں ایک ٹرسٹ بنا دیا اُور اِس ٹرسٹ وڈیرے کے اِنتظام کو رجسٹرڈ سوسائٹی 'رادھا سوامی ست سنگ بیاس' کے سپرد کر دیا ہے۔ آپ اپنا تمام وقت ست سنگیوں وجگیاسوؤں کی راہنمائی کے لیے صرف کر رہے ہیں*۔

'سار بچن نثر' میں سنت مت کے بُنیادی اصُولوں کو بڑی آسان زبان میں بیان کیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ رُوحانیت کے طالب اِسے پڑھ کر فائدہ اُٹھائیں گے۔

ڈیرہ بابا جیمل سنگھ
ضلع امرتسر (پنجاب)
مورخہ 25 جنوری 1989ء

ایس۔ ایل۔ سوندھی
سیکرٹیری
رادھا سوامی ست سنگ بیاس

* حضوُر مہاراج چرن سنگھ جی 1 جوُن 1990ء کو جوتی جوت سما گئے۔

رادھا سوامی دَیال کی دَیا، رادھا سوامی سہائے

بچن جو کہ سوامی جی مہاراج نے آخری روز پیشتر
انتر دھیان ہونے کے، واسطے ہدایت سادھوؤں،
ست سنگیوں وست سنگنوں کے خاص زبانِ مُبارک
سے فرمائے۔

تاریخ 15 جوُن 1878ءمُطابق اساڑھ ودی یکم۔ پڑواسمت 1935 بروز سنیچروقت الصباح۔

بچن 1 ۔ چندر سَین ست سنگی جو کہ ہر پُونو (پُورنماشی) کوموضع گُرسنڈے سے واسطے درشن حضوُرسوامی جی مہاراج کے آتا تھا، اُس کوسوامی جی مہاراج نے پاس بُلاکرفرمایا کہ تُم بیٹھ جاؤ اَور درشن خوُب غور سے کرلو اَور اِس سرُوپ کو اپنے ہردے میں رکھ لو کیونکہ دُوسری پُونو کوتُم کو درشن نہ ہوں گے۔ تُمھاری بھگتی پُورن ہوئی۔

بچن 2۔ وقت آٹھ بجے صُبح کے سوامی جی مہاراج نے فرمایا کہ اب چلنے کی تیاری ہے۔ اِس کے بعد مہاراج نے سُرت چڑھائی اَور سب بھاس کھینچ لیا، صِرف سفید ڈیلے آنکھوں کے نظر پڑتے تھے اَور بدن کانپنے لگا اَور ناخُن ہاتھوں اَور پَیروں کے پیلے ہوگئے تھے۔ پھر پاؤ گھنٹے کے بعد سُرت اُتاری اَور اُس وقت یہ فرمایا کہ اب مَوج پھر گئی، ابھی دیر ہے۔ تب سیٹھ پرتاپ سنگھ نے پُوچھا کہ کب کی مَوج ہے؟ اُس پر فرمایا کہ بعد دوپہر کے۔

بچن 3۔ پھر بھارا سنگھ سادُھو اَور ست سنگیوں نے کچھ رُوپے بھینٹ کرنا شروع کیا اَور بندگی کرنے لگے۔ اُس پر لالہ جگن ناتھ کھتری پڑوسی کہنے لگے کہ اِس وقت مہاراج کو دھیان انتر میں لگانے دو، رُوپیہ پیش کرنے کا یہ وقت نہیں ہے۔ تب سوامی جی مہاراج نے اُس کی

طرف مُتوجہ ہوکر فرمایا کہ دھیان اِس کا نام ہے کہ جب چاہو تب سُرت پہنچا دی اَور جب چاہو تب اُتار لی، اَور ہم نے تو ڈیرے رات کو ہی پہنچا دیے اَور سُرت ست پُرش کی گود میں پہنچا دی، مگر تُم لوگوں سے کچھ بچن کہنے کو اُتر آئے ہیں۔

بچن 4۔ پھر یہ فرمایا کہ تُم جانتے ہو کہ میری چھ برس کی عُمر تھی جب سے میں پرمارتھ میں لگا ہوں، تب سے یہ ابھیاس پکا ہوا ہے اَور یہ دِرشٹانت فرمایا کہ کچا پیراک[1] ہو، اُس کو ڈوبتے وقت کہو کہ اب تُو پیر (تیر) تو اُس وقت وہ کیا پیرے گا۔ وہ تو ڈوبے ہی گا اَور جو لڑکپن سے پیرنا سیکھ رہا ہے اُس کو دریا میں ڈال دو گے تو وہ نہیں ڈوبے گا اَور یہ دیہہ تو کھلڑی ہے، یہ تو کِسی کی بھی نہیں رہی ہے۔ اِس کا کیا ہے اَور زِندگی بھر کا بھجن سمرن صِرف اِسی واسطے ہے کہ اِس وقت نہ بھُولے، اِس واسطے ایسا نام کا ابھیاس کرو کہ چلتے پھرتے نام نہ بھُولے۔

بچن 5۔ پھر سوامی جی مہاراج نے رائے صاحب سالگرام اَور کُل سادھوؤں وست سنگیوں وست سنگنوں کی طرف مُتوجہ ہوکر فرمایا کہ جیسا مُجھ کو سمجھتے ہو ویسا ہی اب رادھا جی کو سمجھنا اَور رادھا جی اَور چھوٹی ماتا جی کو برابر جاننا۔

بچن 6۔ پھر رادھا جی مہاراج کو حُکم دیا کہ سِبّو اَور بُگّی اَور بِشنو کو پیٹھ نہ دینا۔

بچن 7۔ سنمکھ داس کو فرمایا کہ اِس کو سب سادھوؤں کا مہنت کیا اَور یہ فرمایا کہ ایسی مہنتی نہیں جیسی دُنیا میں جاری ہے یعنی سنمکھ داس اَور بِمل داس سادھوؤں کے افسر ہوئے اَور اِنتظام اَور بندوبست سادھوؤں کا اُن کے تعلُق رہے گا اَور باغ میں ٹھہریں اَور باغ کا مالک "پرتاپا" (سیٹھ پرتاپ سنگھ)۔

بچن 8۔ پھر فرمایا کہ گرہستی اپنی پُوجا سادھوؤں سے نہ کراویں۔

بچن 9۔ پھر بُڈھی بی بی نے پُوچھا کہ ہمارے واسطے کِس کو تجویز کیا ہے؟ اِس پر فرمایا کہ گرہستیوں کے واسطے تو رادھا جی اَور سادھوؤں کے واسطے سنمکھ داس۔

بچن 10۔ سوامی جی مہاراج نے فرمایا کہ گرہستی عورتیں باغ میں جا کر کِسی سادھو کی

1۔ تیراک۔

پُوجا اَور سیوا نہ کریں۔ اِن سب کو چاہیئے کہ رادھاجی کے درشن اَور پُوجا کریں۔ پھر فرمایا کہ شیر اَور بکری کو ایک گھاٹ پانی مَیں نے پلایا ہے اَور کسی کا کام نہیں کہ ایسا کرے۔

بچن 11۔ پھر بی بی بُگّی نے عرض کیا کہ سوامی جی! مُجھ کو بھی اپنے ساتھ لے چلو۔ اِس پر فرمایا کہ تُم گھبراؤ مت، تُم کو جلدی بُلالیں گے، تُم انتر میں چرنوں کی طرف زور دینا۔

بچن 12۔ پھر سیٹھ پرتاپ سنگھ نے عرض کیا کہ مُجھ کو بھی اپنے سنگ لے چلو۔ اِس پر فرمایا کہ تُم سے ابھی بہت کام لینا ہے۔ باغ میں رہو گے اَور ست سنگ کرو گے اَور کراؤ گے۔

بچن 13۔ پھر سُدرشن سنگھ نے پُوچھا کہ جو کچھ پُوچھنا ہووے تو کس سے پُوچھیں؟ اِس پر فرمایا کہ جس کسی کو کچھ پُوچھنا ہووے وہ سالگرام سے پُوچھے۔

بچن 14۔ پھر سیٹھ پرتاپ سنگھ کی طرف مُتوجہ ہو کر فرمایا کہ میرا مت تو ست نام اَور انامی کا تھا اَور رادھاسوامی مت سالگرام کا چلایا ہوا ہے، اِس کو بھی چلنے دینا اَور ست سنگ جاری رہے اَور ست سنگ آگے سے بڑھ کر ہوگا۔

بچن 15۔ پھر فرمایا کہ سب ست سنگی خواہ گرہستی یا بھیکھ، کسی طرح نہ گھبراویں۔ میں ہر ایک کے انگ سنگ ہوں اَور آگے کو سب کی سنبھال پہلے سے وِشیش رہے گی۔

بچن 16۔ پھر فرمایا کہ کل جُگ میں اَور کوئی کرنی نہیں بنے گی، کیول ستگُورو کے سرُوپ کا دھیان اَور نام کا سمرن بنے گا۔

بچن 17۔ سیٹھ پرتاپ سنگھ نے عرض کیا کہ شبد کھُلے! اِس پر فرمایا کہ دُھن کا سُنائی دینا اَور اُس میں آنند کا پراپت ہونا، یہی شبد کا کھُلنا ہے۔

بچن 18۔ پھر سوامی جی مہاراج نے رادھاجی کی طرف مُتوجہ ہو کر فرمایا کہ میں نے سوارتھ اَور پرمارتھ دونوں میں قدم رکھا ہے یعنی دونوں برتتے ہیں۔ سو سنساری چال بھی سب کرنا اَور سادھوؤں کو بھی اپنی رِیتی کرنے دینا۔

پھر سوامی جی مہاراج صحن میں سے بھیتر کمرے کے تشریف لے گئے اَور قریب پَونے دو بجے دوپہر کے انتر دھیان ہوئے۔

بھاگ پہلا

رادھاسوامی دَیال کی دَیا

رادھاسوامی سہائے

خُلاصہ اُپدیش حضُور رادھاسوامی صاحب

بچن۔ یہ جگت ناشمان ہے اَور سب اسباب بھی اِس کا ناشمان ہے۔

عقلمند یعنی چتر منُش وہ ہے کہ جس نے اِس کے کاروبار کو اچھی طرح جانچ کر کے اَور اُس کو فانی یعنی کلپِت اَور مِتھیا جان کر اِس منُش شریر کو مالک کُل کا بھجن سمرن کر کے سپھل کیا اَور جو چیزیں اُس کرتا نے اپنی دَیا سے اِس نردیہی میں دی ہیں، اُن سے لابھ اُٹھا کر جَو ہر بے بہا یعنی تتو وستو انمول جو کہ سُرت ہے یعنی جیو آتما ہے، اُس کو ستھان اصلی پر پہنچایا۔

دفعہ 1۔ جیو آتما ارتھات سُرت کو رُوح کہتے ہیں اَور یہ سب سے اُونچے ستھان یعنی ست نام اَور رادھاسوامی پد سے اُتر کر اِس تن میں آ کر ٹھہری ہوئی ہے اَور تین گُن اَور پانچ تتو اَور دس اِندریاں[1] اَور من وغیرہ میں بندھ گئی ہے اَور اَیسے بندھن، اُس کے، ساتھ شریر اَور اُس کے سمبندھی پدارتھوں کے، پڑ گئے ہیں کہ اُن سے چُھوٹنا کٹھن ہو گیا ہے۔ اِسی چُھوٹنے کو موکش[2] کہتے ہیں۔ اَور بندھن انتری ساتھ اِندریاں اَور تتو اَور من وغیرہ کے ہیں اَور بندھن باہری ساتھ پدارتھوں اَور کُٹمب اَور قبیلے کے ہیں۔ اِن دونوں بندھنوں میں جیو آتما یعنی سُرت ایسی پھنس گئی ہے کہ اُس کو اپنے ستھان اصلی کی یاد بھی جاتی رہی اَور اِس قدر منزل دُور ہو گئی کہ اب اِس کا لوٹنا ستھان اصلی کو بِنا مہر مُرشدِ کامِل کے یعنی ستگُورو پُورے کے کٹھن ہو گیا ہے۔ صِرف کام اِتنا ہے کہ اِنسان یعنی منُش اپنی سُرت یعنی رُوح کو اُس کے خزانے اَور

ا۔ حواسِ خمسہ۔ ۲۔ مکتی، نجات۔

نِکاس[1] یعنی مقام ست نام اَور رادھا سوامی میں پہنچاوے۔ اَور جب تک یہ نہیں ہوگا تب تک خوشی اَور رنج اَور جسقدر دُکھ اَور سُکھ دُنیا کے ہیں، اُن سے چُھوٹنا نہیں ہو سکتا۔

2۔ مطلب اَور منشا کُل متوں کا اَور یہی طریق سب اگلے مہاتماؤں کا رہا ہے کہ جس طرح ہو سکے رُوح یعنی سُرت کو اُس کے بھنڈار میں پہنچانا اَور پہنچا ہوا اُسی کو کہتے ہیں کہ جس نے ابھیاس یعنی عمل کر کے اپنی رُوح کو ستھان اصلی پر پہنچایا اَور کُل بندھن باہری اَور انتری اَور ستھُول اَور سُوکشم اور کارن کو توڑ کر کے من کو سنساری پرپنچ[2] یعنی دُنیا سے نیارا کِیا۔ کامل[3] اَور عامل[4] اَور سچے عاشق اَور پریمی اَور پُورے بھگت اَور سچے گیانی اَور پُورے سادھ وہی ہیں جو اخیر منزل پر پہنچ گئے اَور جو کوئی پہنچے ہوؤں کا ذِکر کرتے ہیں یا اُن کے بچنوں کو صِرف پڑھتے ہیں یا سُناتے ہیں اَور آپ منزل پر نہیں پہنچے اَور منزل پر پہنچنے کا ابھیاس بھی نہیں کرتے ہیں، اُن کا نام عالم یعنی وِدیاوان اَور باچک ہے۔

3۔ جتنے آچاریہ اَور مہاتما اَور اوتار اَور پیغمبر ہر ایک مذہب میں ہوئے، وہ سب اپنے ابھیاس کے زور سے انتر[5] میں، طرف مقام اصلی کے، چلے۔ پر سب کے سب دُھر ستھان تک نہیں پہنچے۔ سو بہت سے تو منزل پہلی پر اَور کوئی کوئی دُوسری منزل پر اَور کوئی بِرلے[6] سادھ اَور پریمی منزل تیسری تک پہنچے اَور صِرف سنت منزل پانچویں یعنی ست نام پر اَور کوئی بِرلے[6] سنت آٹھویں یعنی رادھا سوامی پد تک پہنچے۔ اِسی ستھان سے آدی[7] میں سُرت کا تنزل یعنی اُتار ہوا ہے اَور وہی سُرت جیسے کہ اُترتی چلی آئی، ویسے ہی اُس کا نِکاس نیچے کے مقاموں سے یعنی ست لوک وغیرہ سے معلوم ہوا اَور جو اِس مقام کے بھی نیچے رہے، اُن کو اُسی مقام سے جہاں تک کہ وہ پہنچے، سُرت یعنی رُوح کا نِکاس دِکھلائی دِیا اَور چونکہ اُن کو پُورے گُرو نہیں ملے، اِس واسطے اُنہوں نے اُسی ستھان کو سُرت یعنی رُوح کا بھنڈار اَور وہاں کے مالک کو کُل نیچے کی رچنا کا مالک اَور کرتا ٹھہرا کر اپنے اپنے ست سنگیوں[8] کو اُسی ستھان اَور

---

[1] منبع۔ [2] گورکھ دھندہ۔ [3] پُورا۔ [4] عمل کرنے والا، ابھیاسی۔ [5] اندر میں۔ [6] گِنے چُنے۔ [7] ابتدا میں۔ [8] مُریدوں۔

وہاں کے مالک کی اُپاسنا یعنی پُوجا کا اُپدیش کِیا اَور اُسی کا اِشٹ اَور اعتقاد[1] بندھوایا۔

4۔ اب سمجھنا چاہیئے کہ رادھاسوامی پد سب سے اُونچا مقام ہے اَور یہی نام کُل مالک اَور سچّے صاحب اَور سچّے خُدا کا ہے اَور اِس مقام سے دو ستھان نیچے ست نام کا مقام ہے کہ جس کو سنتوں نے ست لوک اَور سچ کھنڈ اَور سار شبد اَور ست شبد اَور ست نام اَور ست پُرش کر کے بیان کِیا ہے۔ اِس سے معلُوم ہوگا کہ یہ دو ستھان وِشرام[2] سنت اَور پرم سنت کے ہیں اَور سنتوں کا درجہ اِسی سبب سے سب سے اُونچا ہے۔ اِن ستھانوں[3] پر مایا نہیں ہے اَور من بھی نہیں ہے اَور یہ ستھان کُل نیچے کے ستھانوں اَور تمام رچنا کے محیط ہیں یعنی سب رچنا[4] اِن کے نیچے اَور اِن کے گھیر[5] میں ہے۔ رادھاسوامی پد کو اکہہ اَور اَنام بھی کہتے ہیں کیونکہ یہی پداپار[6] اَور اننت[7] اَور انادی[8] ہے اَور باقی سب مقام اِسی سے پرگٹ یعنی پیدا ہوئے اَور سچّا لامکان جِس کو ستھان بھی نہیں کہہ سکتے، اِسی کو کہتے ہیں۔

5۔ اب معلوم کرنا چاہیئے کہ سادھ اَور گیانی اَور بھگت اَور اَوتار اَور پیغمبر اَور اَور سب مہاتما جو کہ نج ستھان[9] پر نہ پہنچے، اُن کا درجہ سنتوں سے نیچا اَور بہت کم ہے اَور چونکہ وہ راہ میں نیارے نیارے[10] ستھانوں پر رہ گئے اِسی سبب سے نیارے نیارے مت سنسار میں جاری ہو گئے یعنی جو کوئی جِس منزل پر پہنچا، اُس نے اُسی منزل کو آخری مقام اَور اُسی مالک کو بے انت[11] اَور اپار سمجھا اَور اُسی کی پُوجا کا اُپدیش کِیا اَور سبب اِس کا یہ ہے کہ مالک کُل نے اپنی قُدرت سے ہر ایک ستھان کو بطور عکس یعنی چھایا نج ستھان کے رچا ہے اَور تھوڑی بہت وہی کیفیت اَور حالت کہ جو اُونچے ستھان پر ہے، کچھ کچھ اُسی قِسم کی حالت اَور کیفیت نیچے کے ستھانوں پر بھی پائی جاتی ہے۔ پر ہر ایک ستھان کی کیفیت اَور حالت اَور اُس کے قیام یعنی ٹھہراؤ میں بڑا فرق ہے اَور جو جو رچنا ہر ایک ستھان پر دیکھنے میں آتی ہے، وہ بھی نیاری نیاری ہے اَور درجے بدرجے لطیف یعنی سُوکشم اَور وِشیش سُوکشم[12] اَور اتی سُوکشم[13] اَور پاک یعنی

۱۔یقین۔ ۲۔آرام گاہ ۳۔ مقامات ۴۔کائنات ۵۔ دائرہ ۶۔جس کا وار پار معلوم نہیں پڑتا ۷۔لاانتہا ۸۔جس کی اِبتدا کا پتہ نہیں چلتا ۹۔ مقام ۱۰۔ الگ الگ ۱۱۔لاانتہا ۱۲۔لطیف تر ۱۳۔نہایت لطیف۔

نرمل اَور وِشیش نرمل[1] اَور مہانرمل[2] ہوتی چلی گئی ہے۔ مگر یہ حال اُسی کو معلوم ہو سکتا ہے جس نے سب ستھانوں[3] کی سَیر کی ہے اَور نہیں تو جو جس ستھان پر پہنچا اُس نے اُسی ستھان کے مالک کے سرُوپ اَور پرکاش کو دیکھ کر اُسی کو بے انت اَور بے حد اَور خُدا اَور پرمیشور بتلایا اَور اِس قدر آنند اَور سرُور اُس کو حاصل ہوا کہ ہوش و حواس اُس کے سب جاتے رہے اَور ایسی حالت مستی اَور شوق کی پیدا ہوئی کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔

6۔ اَور معلوم ہووے کہ ہر ستھان پر سُرت پہنچنے والے کی کیفیت علیٰحدہ ہے اَور وہی کُل نیچے کے ستھانوں میں ویاپک[4] اَور مختار معلوم ہوتی ہے۔ جیسے کہ جو کوئی پہلے یا دُوسرے ستھان پر ٹھہرا، اُس نے وہاں پہنچ کر دیکھا کہ سُرت یعنی مالک اُس ستھان کا نیچے کے سب ستھانوں میں ویاپک اَور اُن ستھانوں کا کرتا ہے اَور اُسی سے کُل رچنا یعنی پیدائش نیچے کی ظاہر ہوئی اَور اُسی کے آسرے قائم ہے، تب اُس نے اُسی کو مالک ٹھہرایا اَور اپنے سیوکوں اَور ست سنگیوں[5] کو اُسی ستھان کی بھگتی اَور پُوجا کے واسطے اُپدیش کیا اَور آگے کا بھید نہ جانا، کیونکہ آگے کا بھید سوائے سنت ستگُورو کے اَور کوئی نہیں جانتا ہے اَور سنت ستگُورو اُن کو نہیں مِلے، جو مِلتے تو بھید آگے کا بتلاتے اَور اُن کا راستہ چلاتے۔

اِسی طور پر ہر ایک شخص جس نے اپنے انتر میں ایک یا دو یا تین ستھان طے کیے، پُورا اَور پہنچا ہوا کہا گیا۔ اَور حال یہ ہے کہ پہلے ہی ستھان پر پہنچنے پر سروشکتی[6] سادھو کو حاصل ہو جاتی ہے۔ اِس واسطے بسبب حاصل ہو جانے شکتیوں اَور قُدرت اَور طاقت کے اُس پہنچنے والے کو مہاتما اَور کامل قرار دیا گیا اَور اِس میں کچھ شک بھی نہیں ہے کہ یہ درجہ بہ نسبت درجاتِ سِفلی یعنی نیچے کے بہت اُونچا ہے اَور قدرت دُنیاوی اَور جسمانی یعنی مِلینتا[7] سنساری[8] اَور دیہی کی اُس پہنچنے والے میں بالکل نہیں رہتی ہے۔

7۔ اُوپر ذِکر ہوا ہے کہ ست نام ستھان جس کو ست لوک[9] اَور سچ کھنڈ بھی کہتے ہیں،

۱۔ پاک تر۔ ۲۔ پاک ترین ۳۔ اندرُونی رُوحانی مقامات ۴۔ سمائی ہوئی ۵۔ پیروکاروں ۶۔ تمام طاقت۔
۷۔ کثافت۔ ۸۔ دُنیاوی۔ ۹۔ مقامِ حق۔

نہایت اُونچا ہے اَور سنتوں کا دربار ہے اَور اُس کے اُوپر تین ستھان اَور ہیں کہ جن کو کسی سنت نے نہیں کھولا۔ اب پرم پُرش پُورن دھنی رادھاسوامی دَیال نے جیوؤں پر نہایت کرپا کر کے اُن مقاموں کو کھول[1] کر صاف صاف ورنن[2] کیا ہے اَور اُن کا بھید اَور کیفیت بھی ظاہر کی اَور سب سے اُونچا اَور دُھر ستھان رادھاسوامی پد، جو سب کی آدی اَور بھنڈار اَور پرم سنتوں کا نج[3] محل ہے، اُس کا بھید دَیا[4] کر کے بخشا۔ اِسی ستھان سے شروع میں سُرت اُتری تھی اَور اُس کے نیچے جتنے ستھان ہیں، وہ سب سُرت کے اُتار کے ہیں اَور اب جیوآتما یعنی سُرت یا رُوح اِس جسم یعنی دیہہ میں سہنس دل کنول کے نیچے ٹھہری ہوئی ہے اَور وہاں سے اِس کی روشنی اَور طاقت تمام جسم میں اُتر کر اَور پھیل کر من اَور اِندریوں کے دوارے[5] کُل جسمانی اَور نفسانی یعنی ستھُول اَور سُوکشم کارج[6] دے رہی ہے۔

8۔ من دو ہیں۔ ایک برہمانڈی[7] اَور دُوسرا پِنڈی[8]۔ برہمانڈی من کا ستھان ترکُٹی اَور سہنس دل کنول میں ہے۔ اَور اِسی کو برہم اَور پرم ایشور اَور پرم آتما اَور خُدا کہتے ہیں اَور پِنڈی من کا ستھان نیتروں[9] کے پیچھے اَور ہردے[10] میں ہے۔ یہی من سُرت کی مدد سے کُل کاروبار دُنیا کا کر رہا ہے۔ سُرت یعنی رُوح کو اِس قدر پریت ساتھ من کے ہوگئی ہے کہ اُس کے سنگ[11] بالکل رجوُع اُس کی نیچے کی طرف یعنی درجاتِ سِفلی میں ہو رہی ہے اَور اِسی سے من اَور اِندرے وغیرہ کو طاقت کاروبار کی حاصل ہے۔ جو جیوآتما یعنی سُرت یعنی رُوح مُتوجہ اپنے ستھان اصلی کی طرف ہووے تو اسباب[12] دُنیا کی طرف سے توجہ گھٹتی جاوے اَور صُورت خلاصی یعنی موکش کی نکل آوے۔ جب سُرت برہمانڈی من کے ستھانوں کے پرے اپنے ستھان اصلی یعنی ست لوک میں پہنچے گی، تب کُل بندھن کارن اَور سُوکشم اَور ستھُول اَور دیہہ اَور اِندریوں اَور من کے ٹُوٹ جاویں گے اَور بیوہار ایسے پہنچنے والے کا صِرف کارج ماتر یعنی ضرُوری رہ جاوے گا اَور وہ بھی بااختیار اپنے یعنی جب چاہے جب مُطلق توڑ دے۔ خُلاصہ

۱۔ تفصیل سے ۲۔ بیان ۳۔ ذاتی وحقیقی۔ ۴۔ رحم۔ ۵۔ ذریعے۔ ۶۔ کام کر رہی ہے۔ ۷۔ عالمگیر۔ ۸۔ جسمانی۔
۹۔ آنکھوں۔ ۱۰۔ تیسرے تِل۔ ۱۱۔ ساتھ۔ ۱۲۔ پدارتھ۔

یہ ہے کہ جب تک سُرت یعنی جیو آتما اِن قیدوں کو جو کہ ساتھ ستھُول، سوکشم اَور کارن دیہہ یعنی جسم اَور من اَور اِندریوں کے پڑ گئی ہیں، توڑ کر یا کم کر کے اَور اِن ملین ستھانوں[1] کو، جو پِنڈ اَور برہمانڈ کے تعلق ہیں، چھوڑ کر طرف ستھان اصلی کے رجوُع نہ کرے گی اَور برہمانڈی من کے پرے نہیں پہنچے گی تب تک جڑ، چیتن کی گانٹھ نہ کھلے گی اَور کثیف یعنی جڑ پدارتھ یہ ہیں۔ من اَور اِندریاں اَور دیہہ یعنی جسم اَور کُل سنساری بیوہار اَور بھوگ وغیرہ اَور سُرت لطیف اَور چیتن ہے اَور اِن دونوں کی ملونی[2] کا نام گانٹھ ہے۔ سو جب تک یہ گانٹھ نہ کھلے یعنی مِلونی مایا کی دُور نہ ہووے، تب تک اُس کا نام موکش نہیں ہو سکتا اَور نہ کبھی بیج آسا اَور ترشنا کا ناش ہو گا۔

9۔ ہر چند کہ ابھیاس کے بل سے اَور کچھ راستہ طے کرنے سے اِن کا زور کسی قدر کم ہو جاوے گا یا کچھ دِنوں تک اصل میں دب جانا اَور ظاہر میں جاتا رہنا بھی اِن کا معلوم پڑے گا پر بالکل دُور ہونا، جب تک کہ ست لوک میں سُرت نہ پہنچے گی، نہیں ہو سکتا ہے، کیونکہ جو ست لوک تک نہ پہنچی تو جب برہمانڈی من اَور مایا کا اثر ہو گا اَور جب بھوگ اَور وِلاس بھاری جھکولا دیں گے، تب خوف ہے کہ سادھُو ستھان پہلے اَور دُوسرے کا یعنی جو کہ سہنس دل کنول تک یا اُس کے اُوپر ترکٹی تک پہنچ گیا ہے، اُس کو نہ سنبھال سکے گا اَور اچرج[3] نہیں کہ پھسل جاوے۔ اَور چاہے پھر جلد ہوش میں آ کر بھوگوں سے نفرت کر کے پھر اپنے ستھان کو ابھیاس کر کے اَور گُورو کی دَیا سے سنبھال لے، پر داغی ہونے میں اُس کے کچھ سندیہہ[4] نہیں۔ اِس واسطے مُناسب ہے کہ پریمی ابھیاسی اپنی سُرت کو ایسے اُونچے ستھان پر پہنچاوے کہ جہاں آسا اَور ترشنا کسی قسم کی اَور وِشے بھوگ[5] کی واسنا کا[6] چاہے وہ سنساری ہووے اَور چاہے پرمارتھی، نام اَور نشان بھی نہیں ہے، صرف پرم پُرش پُورن دھنی رادھا سوامی کُل مالک کے درشن ہی کا آنند اَور وِلاس ہے۔ تب البتہ وہ شخص بچ جاوے گا اَور پھر کسی طرح کی رجوُع اُس کی اِس طرف کو مُطلق نہ ہو گی اَور تب مایا کے گھیر سے باہر ہو جاوے گا اَور پھر وہی ابھیاسی سنت پدوی کو پراپت ہوا۔

۱۔ کثیف و غلیظ مقام۔ ۲۔ مِلاوٹ ۳۔ حیرانی کی بات۔ ۴۔ شک۔ ۵۔ لذاتِ نفسانی۔ ۶۔ خواہش۔

یہی سبب ہے کہ بڑے بڑے اوتار اَور رِشیشور[1] اَور مُنیشور[2] اَور اَولیا اَور پیغمبر اپنے اپنے وقت پر مایا کے چکر میں آ گئے اَور اپنے پد[3] کو اُس وقت بھُول کر دھوکا کھا گئے جیسے کہ نارد اَور ویاس اَور شرنگی رِشی اَور پراشر اَور برہما اَور مہادیو جی اَور اَوتار وغیرہ۔ اِن سب کا حال جُدا جُدا لکھا ہے اَور جو کہ وہ تھوڑا یا بہت سب کو معلوم ہے، اِس واسطے اِس ستھان پر اُس کی شرح کرنا مُناسب نہیں سمجھا گیا۔

10۔ اُوپر جو اِشارہ کیا گیا اُس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ لوگ بالکل مایا کے قیدی ہو گئے یا کسی طرح سے اُن کا بھاری نُقصان ہُوا، بلکہ غرض یہ ہے کہ اِن کو مایا نے اپنا زور دِکھلا کر دھوکا دے دِیا اَور سبب اِس کا ظاہر ہے کہ وہ ہر چند بڑے ستھان پر پہنچے تھے، پر اُس ستھان تک نہیں پہنچے کہ جو مایا کے گھیر سے باہر ہے اَور معلوم ہووے کہ وہ دُھر ستھان ست نام اَور رادھاسوامی ہے۔ اب تفصیل اُترنے درجے سُرت کی لکھی جاتی ہے۔ اِس سے صاف معلوم ہوگا کہ اصلی ستھان[4] سُرت کا کس قدر دُور اَور اُونچا ہے اَور اوتار اَور پیغمبر اَور اَولیا اَور دیوتا وغیرہ کون کون سے ستھان سے پرگٹ ہُوئے اَور حد اُن کی کہاں تک ہے۔

11۔ پہلا یعنی دُھر ستھان سب سے اُونچا اَور بڑا کہ جس کا نام ستھان بھی نہیں کہا جاتا ہے، اُس کو رادھاسوامی انامی اَور اکہہ کہتے ہیں۔ یہ آدی اَور انت[5] سب کا ہے اَور کُل کا محیط یعنی سب اُس کے گھیر میں ہیں اَور ہر جگہ اِسی ستھان کی دَیا اَور شکتی انش[6] رُوپ میں کام دے رہی ہے۔ اَور آدی میں اِسی ستھان سے مَوج اُٹھی اَور شبد رُوپ ہو کر نیچے اُتری۔ یہ ستھان پرم سنتوں کا ہے۔ سِوائے بِرلے سنتوں کے یہاں اَور کوئی نہیں پہنچا اَور جو پہنچا اُسی کا نام پرم سنت ہے۔

12۔ رادھاسوامی پد کے نیچے دو ستھان بیچ میں چھوڑ کر ست نام کا ستھان یعنی ست لوک مہا پرکاشوان اَور پاک اَور نِرمل ہے اَور محض رُوحانی یعنی چیتن ہی چیتن ہے اَور کُل نیچے کی رچنا کا آدی اَور انت یہی ہے اَور اِس پد سے دو انش اُتریں اَور وہ کُل نیچے کے ستھانوں

۱۔ مہان رِشی۔ ۲۔ مہان مُنی۔ ۳۔ حیثیت، اعلےٰ پدوی۔ ۴۔ ذاتی مُقام۔ ۵۔ اِبتدا و انتہا۔ ۶۔ جُزوی شکل۔

میں ویاپک[۱] ہوئیں۔ سنت مت میں سچا مالک اَور کرتا یعنی پیدا کرنے والا اِسی کو کہتے ہیں اَور ست شبد کا ظہوُر اِسی ستھان سے ہوا اَور اِس کو مہانا د اَور سار شبد بھی کہتے ہیں اَور ست پُرش اَور آدی پُرش بھی اِسی کا نام ہے۔ یہ اجر[۲]، امر[۳]، ابناشی[۴] اَور سدا ایک رس ہے۔ سنت اِسی پُرش کا رُوپ یعنی اوتار ہیں۔ یہ ستھان دَیال پُرش کا ہے۔ یہاں سدا دَیا اَور مہر ہی مہر اَور آنند ہی آنند ہے۔ اِس ستھان میں بے شُمار ہنس یعنی پریمی سُرتیں اتھوا[۵] بھگت جُدا جُدا دِیپوں میں بستے ہیں اَور ست پُرش کے درشن کا وِلاس[۶] اَور امی[۷] کا آہار[۸] کرتے ہیں اَور یہاں کال اَور کرم اَور کرودھ اَور دنڈ[۹] اَور پُن اَور پاپ اَور دُکھ اَور سنتاپ[۱۰] کا نام اَور نِشان بھی نہیں ہے۔ اِس واسطے اِس پُرش کو دَیال اَور رحمان کہتے ہیں اَور سچے اَور کامل فقیروں نے اِسی مقام کو ہُوت کہا ہے اَور اِسی مقام پر سُرت رادھاسوامی پد سے اُتر کر ٹھہری اَور یہاں سے پھر نیچے اُتری۔ جو کوئی اِشٹ رادھاسوامی کا باندھ کر اَور اُن کے چرنوں میں درِڑھ[۱۱] نِشچے کر کے سب ستھانوں کو طے کرتا ہُوا اِس ستھان یعنی ست لوک تک پہنچا، وہی رادھاسوامی پد میں بھی پہنچ سکتا ہے۔ اَور کسی طرح سے نہیں پہنچ سکتا ہے۔ اِس واسطے خاص اُپاسنا[۱۲] سنتوں کی ست پُرش رادھاسوامی کی ہے اَور اُن کا اِشٹ[۱۳] اَور مالک ست پُرش رادھاسوامی ہے اَور اِس ستھان پر پہنچنے والے کا نام سنت اَور ستگوُرو ہے۔ اَور کوئی سنت اَور ستگوُرو پدوی کا ادھِکاری[۱۴] نہیں ہے۔

13۔ ست لوک کے نیچے دو ستھان چھوڑ کر مقام سُنّ یعنی دسواں دوار ہے، جہاں کہ سُرت ست لوک سے اُتر کر ٹھہری اَور پھر وہاں سے برہمانڈ میں پھیلی اَور پھر پِنڈ میں اُتری۔ سنتوں کا آتم پد[۱۵] اَور فقیروں کا مقام ہاہُوت یہی ہے یعنی جب اِس مقام پر سُرت پانچ تتو[۱۶] اَور تین گُن اَور کارن وسوکشم وستھُول دیہہ سے علیحدہ یعنی نِرمل ہو کر پہنچتی ہے، تب قابل بھگتی اپنے مالک کی ہوتی ہے اَور یہاں سے پریم کا بل[۱۷] لیکر آگے کو چل کر ست لوک اَور پھر

۱۔موجود ہیں۔ ۲۔لازوال۔ ۳۔لافانی۔ ۴۔جو کبھی ناش نہیں ہوتا۔ ۵۔یا۔ ۶۔آنند، سرُور۔ ۷۔امرت۔ ۸۔غذا، خوراک۔ ۹۔سزا۔ ۱۰۔دماغی پریشانی۔ ۱۱۔پکا وِشواس، مکمل اعتقاد۔ ۱۲۔بھگتی عبادت۔ ۱۳۔معبود۔ ۱۴۔مُستحق۔ ۱۵۔آتما کی قیام گاہ۔ ۱۶۔پانچوں عناصر (مٹی، پانی، آگ، ہوا اَور آکاش۔ ۱۷۔طاقت۔

رادھاسوامی پد میں پہنچتی ہے۔ اِس ستھان پر پہنچنے والے کو رادھاسوامی یعنی سنت مت میں پُورا سادھ کہتے ہیں۔ اِس ستھان پر بھی ہنسوں یعنی پریمی سُرتوں کی منڈلیاں[1] رہتی ہیں اَور امرت کا آہار اَور طرح طرح کے آنند اَور بِلاس میں مگن[2] رہتی ہیں اَور پُرش[3] اَور پرکرتی کا ظہُور اِسی ستھان سے ہُوا۔ اِسی کو پار برہم پد کہتے ہیں۔

14۔ سُن یعنی دسویں دُوار کے نیچے مقام ترکُٹی ہے کہ جس کو گگن بھی کہتے ہیں۔ برہم اَور پرنو یعنی اونکار پد اِسی ستھان کو کہتے ہیں اَور سچے فقیروں نے اِسی مقام کو عرشِ عظیم اَور عالمِ لاہُوت کہا ہے۔ جوگیشور اَور سچے اَور پُورے گیانی یہاں پہنچے۔ اَور یہاں سے مہا سُوکشم تین گُن اَور پانچ تتو اَور وید اَور قُرآن اور سراوگیوں کا آدی پُوران اَور اَور کتاب آسمانی کی آواز اَور کُل رچنا یعنی پیدائش کا سُوکشم یعنی لطیف مصالحہ اَور ایشوری مایا یعنی شکتی پرگٹ ہُوئی اَور اَوتار درجے اعلےٰ جیسے رام اَور کرشن اَور جوگیشور جیسے بیاس اَور وسِشٹھ اَور رِشبھ دیو سراوگیوں[4] کے، اِسی ستھان سے پرگٹ[5] ہُوئے اَور مہا آکاش بھی نام اِسی ستھان کا ہے۔ اَور چیتن پران بھی یہاں سے ظاہر ہُوئے۔ اَور اِس ستھان کے مالک کو پران پُرش اَور خُدائے عظیم بھی کہتے ہیں اَور سنت اِس کو برہمانڈی من کہتے ہیں۔

15۔ اِس کے نیچے ستھان سہس دَل کنول کا ہے اَور نِرنجن جیوتی اَور شِو شکتی اَور لکشمی نارائن اَور نارائن جیوتی سرُوپ اَور شیام سُندر اَور عرش اَور خُدا نام اِسی مقام کے ہیں۔ سنت مت میں اِسی ستھان کی سادھنا[6] ابھیاسیوں کو اوّل میں کرائی جاتی ہے۔ کُل اَوتار درجے دوئم اَور پیغمبر درجے اعلےٰ کے اَور اَولیا وغیرہ اَور جوگی درجے اعلےٰ، اِسی ستھان سے پرگٹ ہُوتے ہیں اَور اِسی میں سماتے ہیں اَور فُقرا اَور سنت اِسی کو نج من[7] کہتے ہیں۔ اِسی ستھان سے تنماترا[8] تتووں کی پیدا ہُوئی اَور اُس کے پیچھے ستھُول تتو اَور اِندریاں اَور پران اَور پرکرتیاں پرگٹ ہُوئیں۔ اِسی ستھان کا عکس یعنی چھایہ پہلے نُقطۂ سویدا یعنی تِل میں جو

۱۔ جماعتیں۔ ۲۔ محو۔ ۳۔ قادر اَور قُدرت۔ ۴۔ جینیوں۔ ۵۔ ظہُور میں آئے۔ ۶۔ ابھیاس، رُحانی شغل۔
۷۔ ذاتی من۔ ۸۔ عناصر کی لطیف حالتیں۔

آنکھوں کے پیچھے ہے اَور پھر دونوں آنکھوں میں ٹھہری ہُوئی ہے۔ جاگرت اوستھا[۱] میں جیو آتما کا ستھان اِسی تِل میں ہے اَور سہس دَل کنول سے چِد آکاش، جس کو بعضے گیانی برہم کہتے ہیں، پرگٹ ہو کر تمام دیہہ یعنی پنڈ[۲] میں اَور کُل رچنا میں جو اِس مقام سے نیچے ہے، پھیلا اَور اُسی چیتن آکاش کی قدرت کا ظہور سب نیچے کی رچنا میں ہے یعنی یہی آکاش چیتن رُوپ کُل نیچے کی رچنا کا چیتن[۳] کرنے والا ہے۔ یہاں تک تفصیل درجات عُلوی یعنی آسمانی کی ختم ہُوئی۔ اِس ستھان کے نیچے ستھان برہما، وِشنو اَور مہادیو کا ہے اَور وہ رُوپ اِن دیوتاؤں کا ہے۔ سنت اَور فقیر جیو آتما یعنی سُرت کو آنکھوں کے مقام سے اوّل اِسی ستھان کی طرف اُونچے کو چڑھاتے ہیں اَور سوائے اِس کے دُوسرا راستہ چڑھنے کا نہیں ہے۔

16۔ یہاں تک درجے شبد یعنی ناد کے مُقرّر رہیں۔ مُطابق تعداد اِن ستھانوں کے یعنی ست لوک سے سہس دَل کنول تک پانچ شبد بھی ہیں کہ وہ مُرشدِ کامل یعنی سنت ستگُورو پُورے سے معلُوم ہو سکتے ہیں۔ ہر ایک مقام کا شبد علیحدہ ہے اَور اُس کا بھید بھی جُدا ہے۔ پانچواں شبد ست لوک میں ہے اَور اُس کے پرے جو شبد کی دھار ہے اُس کا بیان کلام میں یا لکھنے میں نہیں آسکتا اَور نہ اُس کا یہاں کوئی نمونہ ہے کہ جس سے اُس آواز کا انومان[۴] کرایا جاوے۔ وہ شبد اُس منزل پر پہنچنے کے وقت ابھیاسی کو معلوم ہو گا۔ یہ پانچ شبد نشان اُن پانچ ستھانوں[۵] کے ہیں اَور اُنہی کی دُھن پکڑ کر ایک ستھان سے دُوسرے ستھان پر درجے بدرجے اُونچے کی طرف یعنی دُھر ستھان تک سُرت چڑھ سکتی ہے۔ اَور کِسی جُگت[۶] سے، خاص کر اِس کل جُگ میں، سُرت کا چڑھنا ہرگز ہرگز ممکن نہیں ہے۔

17۔ معلُوم ہووے کہ دُھر ستھان یعنی انت پد[۷] جو رادھا سوامی ہے، اُس میں رُوپ[۸] اَور رنگ اَور ریکھا نہیں ہے بلکہ شبد بھی وہاں گُپت ہے۔ وہاں کا حال کچھ کہنے اَور لکھنے میں نہیں آسکتا۔ وہ وِشرام کا ستھان پرم سنتوں کا ہے۔

۱۔ حالتِ بیداری۔ ۲۔ جسم۔ ۳۔ زِندگی بخشنے والا۔ ۴۔ اندازہ۔ ۵۔ اندرُونی مُقامات۔ ۶۔ طریقہ۔ ۷۔ آخری منزل۔ ۸۔ شکل۔

18۔ جیسے کہ ست لوک سے سہس دَل کنول تک چھ مُقام عُلوی یعنی آسمانی ہیں، اِسی طرح چھ ستھان سِفلی یعنی پنڈ کے بھی اُن کے نیچے ہیں جو کہ اصل میں عکس یعنی چھایہ اُن عُلوی ستھانوں کی ہیں اَور نام اَور ستھان اُن کے جُدا جُدا لکھے جاتے ہیں۔ ہر چند کہ مُطابق اُپدیش حضوُر رادھا سوامی صاحب کے اَور بمُقابلے اُس آسان اَور سہج جُگتی[۱] کے جو اُنہوں نے دَیا کر کے پرگٹ کی، اب ابھیاسی کو کچھ ضرورت طے کرنے اُن نیچے کے مُقاموں کی نہیں رہی، پھر بھی واسطے اِطلاع اَور سمجھنے کے اَور دُور کرنے شک اَور سنشے[۲] اَور غلطی کے جو کہ اِس وقت میں باچک[۳] گیانیوں اَور وَدیاوانوں[۴] نے بہت پیدا کر دیئے ہیں، اِن نیچے کے مُقاموں کا بھی حال تھوڑا سا لکھنا مُناسب اَور ضرُور معلُوم ہُوا۔ اِن چھ مُقاموں کو کھٹ[۵] چکر کہتے ہیں اَور یہ سب مُقام پنڈ یعنی دیہہ سے تعلق رکھتے ہیں اَور جو عُلوی یعنی آسمانی ہیں، اُن کا تعلق برہمانڈ سے ہے اَور برہمانڈ کے پرے۔

19۔ پہلا چکر دونوں آنکھوں کے پیچھے ہے اَور یہاں باسا[۶] سُرت یعنی رُوح کا ہے اَور وہ اِسی مُقام سے پنڈ میں درجے بدرجے نیچے کے پانچ چکروں میں ہو کر پھیلی۔ اِس کا نام پرماتما ہے اَور بہتیرے مت اَور مذہبوں کا خُدا اَور برہم اَور بھگوان یہی ہے اَور یہی مُقام جاگرت اوستھا[۷] میں اصلی جیو[۸] کا ہے اَور یہاں سے بھی پیغمبر اَور اَوتار اَور ولی اَور جوگی اَور سِدھ پرگٹ ہوئے۔

20۔ دُوسرے چکر کا مُقام کنٹھ یعنی گلے میں ہے۔ اِس جگہ سُرت یعنی جیوآتما کا عکس کنٹھ چکر میں ٹھہر کر سَوپن کی رچنا[۹] دِکھلاتا ہے اَور وِراٹ سرُوپ بھگوان اَور آتم پد بہت سے مذہب اَور متوں کا یہی ہے۔ اَور دیہی[۱۰] کے پران[۱۱] کا ستھان بھی یہی ہے۔

21۔ تیسرا چکر ہردے میں ہے اَور دِل یعنی پنڈی من کا یہی ستھان ہے اَور شوشکتی کی چھایہ کا اِسی جگہ پر باسا ہے۔ اِس ستھان سے اِنتظام یعنی بندوبست کُل پنڈ کا ہو رہا ہے۔ پر

۱۔ آسان طریقہ۔ ۲۔ شُبہ۔ ۳۔ رُوحانیت کی باتیں کرنے والے۔ ۴۔ عالموں۔ ۵۔ چھ چکر۔ ۶۔ رہائش۔
۷۔ بیداری کی حالت۔ ۸۔ جیوآتما۔ ۹۔ خوابوں کی دُنیا۔ ۱۰۔ جسم۔ ۱۱۔ جان۔ سانس۔

معلُوم ہووے کہ یہاں پنڈ یعنی جسم سے مطلب سُوکشم[1] شریر سے ہے، اَور سنکلپ وِکلپ[2] سب اِسی ستھان سے پیدا ہوتے ہیں۔ رنج اَور خُوشی اَور خوف اَور اُمید اَور دُکھ اَور سُکھ کا بھی اثر اِسی ستھان پر ہوتا ہے۔

22۔ چَوتھا چکر نابھی کنول۔ اِس جگہ پر وِشنو اَور لکشمی کا باسا ہے اَور پرورش تن کی اِسی مُقام سے ہورہی ہے، اَور بھنڈار پران کثیف یعنی ستھُول پَون[3] کا اِسی ستھان پر ہے۔

23۔ پانچواں اِندری کنول۔ اِس جگہ پر برہما اَور ساوتری کا باسا ہے۔ پیدائش جسم ستھُول کی اَور اُسی کی طاقت اَور کام وغیرہ کا ظہُور اِسی ستھان سے ہے۔

24۔ چھٹا گُدا چکر۔ اِس ستھان پر گنیش کا باسا ہے اَور جو کہ اگلے وقت میں پرانایام یعنی اشٹانگ یوگ کا ابھیاس اِسی مُقام سے شروع کیا جاتا تھا، اِس سبب سے اوّل یعنی پرتھم پُوجا مالک چھٹے چکر کی یعنی گنیش جی کی ہر کام میں مُقرر کی گئی۔

25۔ اب معلُوم ہووے کہ یہ سب ستھان عُلوی[4] اَور سِفلی[5] انتر[6] میں ہیں۔ باہر کے ستھانوں میں کچھ غرض نہیں ہے۔ درجاتِ سِفلی گُدا چکر سے آنکھوں کے نیچے تک ختم ہوئے۔ اِس واسطے پنڈ کی حد آنکھوں تک ہے اَور اِسی کو نَو دوار کا پسارا[7] بھی کہتے ہیں اَور وہ نَو دوار یہ ہیں۔ دو سوراخ آنکھوں کے، دو سوراخ کانوں کے، دو سوراخ ناک کے، ایک سوراخ مُکھ[8] کا اَور ایک سوراخ اِندری اَور ایک سوراخ گُدا کا۔

26۔ آنکھوں کے اُوپر میدان سہس دَل کنول کا شروع ہُوا اَور یہی شروع برہمانڈ کی ہے اَور یہ حد دسویں دوار کے نیچے تک ختم ہوجاتی ہے یعنی ستھان پرنَو[9] تک اَور پرنَو کے اُوپر پار برہمانڈ کہلاتا ہے اَور مُطابق سنت مت کے درجاتِ سِفلی، ستھُول سرگُن میں داخل ہیں۔ اَور دو ستھان سہس دَل کنول اَور ترکُٹی کے نِرمل سرگُن کہلاتے ہیں اَور اِس کے پرے کا ستھان یعنی سُنّ، نِرگُن خالص کہلاتا ہے اَور اُس کے پار دیش سنتوں کا شروع ہوتا ہے۔ اِسی

۱۔ لطیف۔ ۲۔ خیالات۔ ۳۔ ہَوا۔ ۴۔ اعلےٰ درجہ کے۔ ۵۔ نچلے درجہ کے۔ ۶۔ اندر جسم کے۔ ۷۔ پھیلاؤ۔ ۸۔ مُنہ۔
۹۔ ترکُٹی، سنتوں کی دُوسری اندرُونی منزل۔

سبب سے کہا گیا ہے کہ ستھان سنتوں کا سرگن اَور نرگن کے پار ہے، اَور یہی سبب ہے کہ کرشن مہاراج نے ارجن کو اُپدیش کیا ہے کہ ویدوں کی حد سے، کہ وہ ترگناتمک یعنی سرگن ہے، پار ہو، تب اصل مُقام پاوے گا۔ بھید اَور کیفیت رچنا وغیرہ کی اَور جو شکتی اَور قُدرت کہ اِن سب ستھانوں میں رکھی گئی ہے، بہت سے بہت ہے۔ یہ سب حال سچے ابھیاسی کو ستگو رُو پُورے سے معلُوم ہوگا اَور اپنے ابھیاس کے وقت وہ آپ دیکھتا جاوے گا۔

27۔اب اِس بات کو ظاہر کرنا ضرُور ہے کہ جب پچھلے سادھ اَور جوگیشور اَور مہاتماؤں نے دیکھا کہ بھید ستھان عُلوی یعنی آسمانی کا بہت باریک [1] ہے، ہر ایک کی طاقت اُس کو سمجھنے کی نہیں ہے اَور ابھیاس بھی اُس کا پرانایام کے وسیلے سے بہت کٹھن ہے، خاص کر پچھلے وقت میں، جب سِوائے براہمنوں کے اَور کِسی قوم کو حُکم مذہبی کتابوں کے پڑھنے کا نہیں تھا، تب اُنہوں نے اوّل بھید صِرف ستھان سِفلی کا پرگٹ کیا اَور بھید ستھان عُلوی کو گُپت رکھا، اِس مطلب سے کہ رفتے رفتے جیسے ابھیاسی چڑھتا جاوے گا، ویسے ہی آگے کا بھید اُس کو جتایا جاوے گا، پر یہ مارگ اَور اُس کا ابھیاس اِس قدر تھک گیا کہ ابھیاسی ستھان سِفلی کے بھی بہت کم مِلے۔ پھر رفتے رفتے اُس وقت کے بزرگوں نے مصلحتِ وقت [2] سمجھ کر کُل جیوؤں کو جو کہ بالکل مُورکھ اَور انجان تھے، اوتاروں اَور دیوتاؤں وغیرہ کی باہر مکھی [3] پُوجا میں لگایا، اِس خیال سے کہ یہ نام اَور رُوپ جو اصل انتری [4] مقاموں کے تھے، یاد کر کے اُن کی دھارنا [5] اوّل باہر مکھی کریں اَور پھر انتر [6] میں لگیں۔ پر عام لوگوں سے یہ کام بھی درُست اَور پُورا نہ بنا۔ تب بعضے پریمیوں نے واسطے آسانی ابھیاس کے بعضے اَوتار اَور دیوتا درجے اعلےٰ کی مُورت دھیان کرنے کے لیے اَور سُرت [7] اَور درِشٹی [8] ٹھہرانے کے واسطے بنائی۔ مگر روزگاریوں [9] نے اِس موقعے کو اپنے مُفید مطلب دیکھ کر مندر اَور مُورتیں بڑے بڑے اَوتار اَور دیوتاؤں کی، دھن والوں کو ترغیب دے کر یعنی بہلا اَور پھُسلا کر، بنوانی شروع کیں اَور اپنے روزگار

۱۔لطیف۔ ۲۔وقت کی ضرُورت۔ ۳۔باہری، بیرُونی۔ ۴۔اندرُونی۔ ۵۔دھیان یا بھگتی۔ ۶۔اندر کی طرف۔ ۷۔توجہ۔ ۸۔نظر۔ ۹۔روزی کمانے والوں۔

کے لیے اُن کی پُوجا بہت زور اَور شور کے ساتھ جاری کرائی اَور پُرانی کتابوں کو جن میں ابھیاس[1] اَور اُپاسنا[2] کا بھید لکھا تھا، گُپت کرنا شروع کیا۔ اِسی طرح پر آہستہ آہستہ پُوجا اَوتار اَور دیوتاؤں کی مُوتوں کی عام جاری ہوگئی اَور حال یہ ہے کہ ایسی پُوجا کرنے میں کسی کو تکلیف نہیں ہوتی، ہر ایک شخص آسانی سے کر سکتا ہے۔ اِس سبب سے سب اِسی کام میں لگ گئے اَور انتر کا بھید روز بروز گُپت ہوتا گیا اَور سب کے سب نقلی پرمارتھی ہوتے چلے گئے اَور رفتے رفتے تمام مُلک میں یہی چال جاری ہوگئی اَور سنساری اَور بھوگی لوگوں کو یہ پُوجا بہت پسند آئی کیونکہ وہ اپنے من کے موافق پُوجا کرنے لگے اَور اُس میں بھی مایا کے بھوگ اَور وِلاس کا رس لینے لگے۔

28۔ اب کہ کل جُگ کا بہت زور اَور شور کے ساتھ ظہُور ہُوا اَور جیوؤں کو انیک[3] طرح کے دُکھوں میں، جیسے مُفلسی اَور بیماری اِور مری اَور جھگڑے اَور بکھیڑے، جو کہ آپس میں ایرشا[4] اَور وِرودھ[5] کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں، گرفتار اَور مہادُکھی دیکھا اَور یہ بھی ملاحظہ کیا کہ کُل جیو سیدھے راستے سے بہت دُور ہوگئے اَور نہایت بھُول میں جا پڑے، تب ست پُرش رادھاسوامی کو دَیا آئی اَور وہ کرپا کر کے سنت ستگوُرُوپ دھر[6] کر سنسار میں پرگٹ ہُوئے اَور سچے مت اَور مارگ کا بھید صاف صاف بانی اَور بچن میں کھول کر کہا اَور جبکہ اُنہوں نے دیکھا کہ پرمارتھ میں براہمنوں نے اپنی جیوکا[7] کے کارن[8] بہت چالاکی کی ہے اَور اصل کتابوں کو سب کی نظر سے چھپا دیا ہے، تب دَیا اَور مہر کر کے کُل بھید بھاشا بانی[9] میں آسان طور سے ورنن[10] کیا اَور جیوؤں کو اُپدیش بھی فرمایا۔ ہر چند کہ[11] براہمنوں کا جال ایسا ڈالا ہُوا نہیں تھا کہ یکایک اُپدیش سنتوں کا جاری ہووے، پھر بھی آہستہ آہستہ بہت سے لوگوں نے یعنی جنہوں نے اصل بات کو وِچار کر کے سمجھا اَور نرنے[12] کیا، اُنہوں نے اُپدیش کو مان کر کے مت سنتوں کا اختیار کیا، جیسے کہ مت کبیر صاحب، اَور گورُونانک اَور جگجیون صاحب اَور پلٹوُ

ا۔ روحانی شغل۔ ۲۔ بھگتی۔ ۳۔ کئی۔ ۴۔ حسد۔ ۵۔ مُخالفت۔ ۶۔ اختیار کر کے۔ ۷۔ روزی، روٹی۔ ۸۔ کیوجہ سے۔ ۹۔ عام بول چال کی زبان۔ ۱۰۔ بیان۔ ۱۱۔ اگرچہ۔ ۱۲۔ فیصلہ۔

صاحب اَور غریب داس جی کا، جو کہ اِس عرصے سات سو برس میں جا بجا تھوڑا بہت جاری ہُوا۔

29۔ پنڈت اَور بھیکھ ہر ایک سنت کے وقت میں زور اَور شور اپنا دِکھلاتے رہے اَور جہاں تک ہو سکا، ایسے جتن[1] کرتے رہے کہ جس میں اصل مت سنتوں کا، جو کہ ستھان پرنو[2]، ویدمت کے ساتھ موافقت رکھتا ہے، جاری نہ ہونے پاوے، کیونکہ اُن کو اپنے روزگار جاتے رہنے کا خوف پیدا ہُوا اَور اُنہوں نے نادان اَور سنساری جیوؤں کو انیک طرح سے بھرمایا اَور بھڑکایا۔ اِس سبب سے ایسی ترقی سنتوں کے مت کی، جیسی کی چاہیے، نہیں ہُوئی۔

30۔ یہ سچ ہے کہ عموماً کُل جیوادِھکاری[3] سنت مت کے نہیں ہیں یعنی جو جیو وِشئی[4] یعنی بھوگی ہیں اَور اُن کو سچی چاہ اپنے مالک کے ملنے کی یا اپنے جیو کے اُدھار کی نہیں ہے، اُن کی عقل اِس مت کے سمجھنے میں حیران ہوتی ہے اَور جو کہ پُرانے اِشٹ پہلے سے بندھے ہُوئے ہیں، اُن کے چھوڑنے اَور سنتوں کا اِشٹ باندھنے میں اُن کو دِقت معلوم ہوتی ہے اَور پنڈت اَور بھیکھ اُن کو ڈراتے اَور بھرماتے ہیں، اِس سبب سے اُن کا درِڑھ نشچہ[5] اُس مت پر نہیں آتا ہے اَور سنتوں کی یہ موج ہے کہ وہ جاری ہونا عام اِس مت کا بِنا نشچے کیے ہوئے اَور بِنا سمجھے ہُوئے بھید کے، پسند نہیں فرماتے ہیں، کس واسطے کہ ایسا عقیدہ پھر وہی صُورت پیدا کرے گا جیسی کہ آج کل اَوتار اَور دیوتاؤں کی پُوجا میں ہو رہی ہے یعنی ظاہر میں لوگ اِشٹ رام اَور کرشن اَور مہادیو اَور وِشنو اَور شکتی اَور برہم کا رکھتے ہیں اَور حقیقت میں دھن اَور اِستری اَور اَولاد اَور ناموری کے عاشق اَور آدھین[6] رہتے ہیں۔ اپنے اِشٹ کے حُکم کا کچھ خیال بھی نہیں اَور نہ کچھ اُس کا خوف ہے اَور نہ کچھ اُس کی محبت یعنی پریتی اُن کے دِل میں جگہ رکھتی ہے۔ پھر ایسے اِشٹ سے چاہے اَوتار کا ہووے، چاہے دیوتا کا ہووے یا سنت ست پُرش کا یا پرم پُرش پُورن دھنی رادھا سوامی کا ہووے، کچھ حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔

31۔ اَور جو اِشٹ کی کلا[7] اَور شکتی یعنی کرامات دیکھنے سے باندھا گیا ہے، اُس کے نشچے کا تو بالکل اعتبار نہیں ہو سکتا ہے، کیونکہ جب تک کہ دلیل عقلی اَور مذہبی سے ایک بات کا نِرنے

۱۔ کوشش۔ ۲۔ ترکٹی، برہم۔ ۳۔ حقدار۔ ۴۔ ہَوس پرست۔ ۵۔ وِشواس، بھروسہ۔ ۶۔ ماتحت۔ ۷۔ طاقت۔

اَور تحقیق نہیں کیا ہے، تب تک اُس کا نِشچے مضبوط اَور قائم نہیں اَور یہ حال آج کل صاف نظر آتا ہے کہ بہت سے لوگ جو کہ ظاہر میں ہندو یا مُسلمان ہیں، مگر باطن یعنی انتر میں کوئی مذہب نہیں رکھتے۔ اِس کا سبب یہی ہے کہ اُنہوں نے اپنے مت کی کتابوں کو غور اَور خیال سے نہیں پڑھا اَور نہ سمجھا اَور نہ کِسی عامِل سے تحقیق کیا اَور اِس سبب سے اُن کتابوں کے بچنوں پر، چاہے وہ روچک[1] ہیں یا بھیانک، اُن کو نِشچے اَور اعتقاد جیسا چاہیے، ویسا نہیں آتا ہے اَور نہ کوئی اپنی عُمر بھر میں جیسے اَور کاموں کی تحقیقات پُوری پُوری کرتا ہے، ایسے ہی مذہب کی تحقیقات کرتا ہے۔ اپنے عقل اَور حواس کے موافق، خواہ اوروں کا حال دیکھ کر یا اپنے بزرگوں سے سُن کر، ہر ایک شخص چاہے جس میں اپنا اِشٹ باندھ لیتا ہے اَور تحقیقات اُس کی بالکل نہیں کرتا ہے۔ ایسا اِشٹ صِرف نام کے واسطے ہے۔ اِسی سبب سے ناقص اَور بُرے کاموں کی دُنیا میں روز بروز ترقی ہے اَور جو کہ کسی کا خوف نہیں رہا اَور نہ کوئی کسی کے حال کو پُوچھتا ہے، اِس واسطے لوگ روز بروز نیچے کے درجوں کی طرف جھکتے چلے جاتے ہیں۔

32۔ پنڈت اَور سنیاسی اَور سادھُو اَور مَولوی جو اگوا[2] اَور چلانے والے وید مت اَور قُرآن کے تھے، وہ اِس وقت میں آپ اِس دولت سے بے نصیب ہیں اَور آپ سب سے زیادہ دُنیا کے بھوگ وِلاس[3] اَور لوبھ اَور مان بڑائی کی چاہ میں پھنس گئے ہیں۔ پھر اب کون ہے کہ جو اِن سب کی یعنی پنڈت اَور بھیکھ اَور گرہستیوں کی غلطی ظاہر کر کے اِن کو سیدھا راستہ بتلاوے؟ یہ کام صِرف سنتوں کا ہے اَور جو کوئی اس وقت میں اُن کے بچنوں کو اچھی طرح سمجھ کر کے اُن کا ابھیاس یعنی سادھنا کرے گا، بے شک وہ من کے فریب اَور مایا کے جال سے بچ جاوے گا، نہیں تو ہر ایک کو اپنے اپنے کام کا اختیار حاصل ہے، اِس معاملے میں زور اَور زبردستی نہیں ہو سکتی ہے۔

33۔ سنتوں کی دَیا میں کچھ شک نہیں کہ اُنہوں نے آج کل کے جیوؤں کے واسطے تھوڑے سے میں خُلاصہ سچے مت اَور مارگ کا اَور سیدھا اَور سہج راستہ مالک کی پراپتی

۱۔ دلچسپ ۲۔ پیشوا۔ ۳۔ عیش وعشرت۔

کا پرگٹ کیا یعنی اگلے وقت میں ابھیاسی مُول چکر یعنی گُدا چکر سے ابھیاس شروع کرتے تھے اَور بڑی مُشکل کے ساتھ بہت عرصے میں کوئی چھٹے چکر تک اَور کوئی خاص خاص سہس دَل کنول یا ترکُٹی تک پہنچ کر جوگی یا جوگیشور گتی[1] حاصل کرتے تھے۔ اب سنتوں نے شروع ابھیاس سہس دَل کنول سے کرایا اَور بجائے اشٹانگ یوگ یعنی پرانایام کے، جس میں دم روکنا پڑتا ہے، سہج یوگ یعنی سُرت شبد کا مارگ جاری کیا۔ اِس ابھیاس کو ہر کوئی کر سکتا ہے اَور نفع اُس کا پرانایام اَور دُوسرے ابھیاسیوں سے مثل مُدرا اَور ہٹھ یوگ وغیرہ کے، بہت زیادہ ہے۔ بلکہ اِن سب ابھیاسوں کا پھل سُرت شبد مارگی کو اُس کے راستے میں حاصل ہوتا چلا جاتا ہے۔ اِس کا مُفصل حال آگے ورنن کیا جاوے گا۔

34۔ اب اتنا وِچارنا[2] چاہیئے کہ جو لوگ نابھی چکر اَور ہردے چکر میں دھیان لگاتے ہیں، وہ ستھان اصلی سے کِس قدر دُور ہیں یعنی جو وہ ستھان فتح بھی ہو جاویں تو جو کچھ کہ اُن کو حاصل ہوگا، وہ عکس یعنی چھایہ ستھان اصلی کی ہوگی۔ سو فتح ہونا اُن ستھانوں کا یعنی ہردے کنول اَور نابھی کنول کا بھی اِس وقت میں بہت مُشکل ہو گیا ہے، کیونکہ پرانایام یا مُدرا کا ابھیاس کِسی سے بن نہیں پڑتا ہے اَور جب کہ اِن کو بھید ستھان عُلوی کا بالکل معلُوم نہیں ہُوا اَور درجاتِ سِفلی کو ہی اُنہوں نے درجات عُلوی اَور سِدھانت[3] سمجھا، پھر وہ کس طرح دُھر ستھان پر پہنچ سکتے ہیں اَور کُل مالک کا پدا اُن کو کب حاصل ہو سکتا ہے؟ اِسی واسطے سنت جو کہ سب سے اُونچے اَور مہا نرمل اَور پاک ستھان ست نام اَور رادھا سوامی پر پہنچے، فرماتے ہیں کہ دُنیا کے لوگ سب بھُول اَور بھرم میں پڑے ہیں۔ مالک اُن کا کہیں ہے اَور وہ کہیں تلاش کرتے ہیں۔ سو یہ تو حال اُن لوگوں کا ہے جو کہ تھوڑی بہت انترمُکھ پُوجا اَور سیوا اَور دھیان کرتے ہیں یا کھٹ چکر کو بیدھنے[4] میں لگے ہیں۔ اَور جو باہرمُکھی ہیں یعنی تیرتھ اَور برت اَور مُورتی پُوجا میں اٹکے ہیں، وہ تو کسی گنتی ہی میں نہیں ہیں یعنی بالکل غفلت اَور اندھیرے میں پڑے ہیں اَور جو اُسی کام میں لگے رہیں گے اَور کھوج اصل مالک کا نہیں کریں گے تو سچے

۱۔ اوستھا، پدوی۔ ۲۔ غور کرنا۔ ۳۔ آخری مقام۔ ۴۔ عبُور کرنا۔

مالک کا پتہ اَور درشن ہرگز ہرگز نہیں پاویں گے۔

35۔کھٹ چکر یعنی گُدا چکر سے سہس دَل کنول کے نیچے تک چھ چکر گنتی میں ہیں۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ جو مالک اَور کرتا ایسا بڑا اَور مہربان اَور دَیال ہے کہ جس نے سب رچنا پیدا کی اَور منُش کو اُتم دیہی[1] دی اَور طرح طرح اَور قِسم قِسم کی چیزیں اَور صُورتیں پیدا کیں، اُس کو لوگ پتھر یا دھات کی مُورت میں یا پانی، جیسے گنگا، جمنا، نربدا میں یا درخت جیسے تُلسی یا پیپل میں یا جانوروں، جیسے گائے اَور ہنُومان اَور ناگ میں تھاپ[2] کر پُوجتے اَور ڈھُونڈتے ہیں۔ اِن سب سے تو پرتیکش[3]، سُورج اَور چاند اَور اِنسان خُود آپ ہی بڑا ہے، تو مالک کی پیدا کی ہُوئی چیزوں کو خُدا اَور مالک سمجھ کر پُوجنا اَور اصل مالک کی کھوج نہ کرنا، بلکہ اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی چیزوں کو آپ ہی پُوجنا، کِس قدر غفلت اَور نادانی اَور بے پرواہی ظاہر کرنا ہے کہ اُتم نردیہی[4] پا کر اُس کو مُفت برباد کر کے ادھم گتی[5] کو پانا اَور چَوراسی کی نیچ جُونی اَور نرکوں میں جانا؟ اِس سے بڑا گناہ اَور پاپ جیو کی نِسبت اَور کیا ہو گا؟ اگر سچے مالک کی خبر ہوتی تو اُس کا کچھ خوف اَور عشق دِل میں پیدا ہوتا اَور اُن چیزوں میں کہ جو بنائی ہُوئی آدمی کے ہاتھ کی ہیں، کیسے ڈر یا پریت پیدا ہو سکتی ہے؟

36۔جو ستگُورو پُورے ہیں یعنی سچے مالک سے مِلے ہُوئے ہیں یا سچے سادھ اَور فقیر ہیں، جو وہ مِل جاویں اَور اُن کی دَیا ہو جاوے یعنی اُن کی درِشٹی[6] مہر کی اِس جیو پر پڑے تو اِس جیو[7] کا کام سہج[8] میں بننا شروع ہو جاوے۔ مگر ایک دِقت اِس میں بھی ہے کہ یہ جیو اُن کو مثل اَور خود مطلبیوں کے ٹھگ اَور لوبھی اَور دغا باز سمجھتا ہے اَور اِس سبب سے اُن کی سرن[9] قبُول نہیں کرتا ہے اَور جو شخص کہ حقیقت میں بھوگی[10] اَور روگی ہیں اَور دُنیا کی غُلامی کر رہے ہیں، وہ ایسا موقع دیکھ کر یعنی جیووں کو مُورکھ اَور بھُولے ہُوئے جان کر آپ گُورو بن بیٹھے ہیں اَور روزگار اپنا خُوب جاری کیا ہے اَور جس قدر اُن سے ہو سکا اِن غریب اَور بھُولے

۱۔اعلےٰ جسم۔ ۲۔مان کر۔ ۳۔ظاہر، ظہُور۔ ۴۔اعلیٰ اِنسانی جسم۔ ۵۔گری ہوئی حالت، گراوٹ۔ ۶۔نظرِ عنایت۔ ۷۔بندہ، اِنسان۔ ۸۔آسانی سے۔ ۹۔پناہ۔ ۱۰۔نفس پرست۔

ہوئے لوگوں کو لالچ، حاصل کرانے دھن اَور اِستری اَور پُتر اَور تندرستی اَور ناموری کا، دے کے کہ جس کی چاہ اصلی اِن کے من میں بھی لگی ہُوئی تھی، دھوکے اَور بھرم میں ڈالا یعنی پتھر اَور پانی اَور درخت اَور جانور پُجوا کر اپنا مطلب کیا اَور تیرتھوں اَور برتوں اَور ہوم اَور یگیہ میں بھرمایا اَور پُکار کر سُنایا کہ ایک برت اَور ایک تیرتھ ہی کرنے میں موکش ملے گی۔ یہ خیال نہ کیا کہ جو اپنا روزگار چلایا تھا تو کچھ مُضائقہ نہیں، پر اِن بے چارے غافلوں کو سیدھا راستہ تو بتلاتے کہ جس میں اِن کا بھی کچھ کام بنتا۔ سو اِس راستے اَور جگت[1] کی اُن کو آپ ہی خبر نہیں، پڑھنے پڑھانے اَور سُنانے میں سب اُستاد اَور ہوشیار ہیں۔ شری کرشن مہاراج نے جو اُودھو جی کو اُپدیش کیا، اُس سے صاف ظاہر ہے کہ ہر چند وہ مہاراج کے سنگ اَور سیوا میں برسوں رہا، پر یہ نہ ہو سکا کہ اُس کو پرم پد میں اپنے ساتھ لے جاتے۔ سو یہی فرمایا کہ پہلے یوگ ابھیاس کرو، تب اِدھکاری پرم پد کے ہو گے۔ خیال کرنا چاہیئے کہ جس وقت سچے کرشن مہاراج کی سیوا اَور ٹہل اَور سنگ میں اُودھو جی سے پریمی قابل پہنچنے پرم پد کے بِنا ابھیاس نہیں ہوئے، تو جو لوگ کہ کرشن مہاراج کے سرُوپ کی نقل پتھر یا دھات کی بنا کر اُس کی سیوا اَور ٹہل میں اپنا وقت خرچ کر رہے ہیں اَور سہج یوگ کے ابھیاس اَور ست گُورو بھگتی سے بالکل غافل ہیں، وہ کیسے پرم پد کو پہنچیں گے اَور اِس پر بھی یہ حال ہے کہ گوسائیں اَور پُوجاری سے لے کر یاتریوں اَور پُوجنے والوں تک کوئی بِرلا سچے دِل سے نِشچے[2] مُورت کا دُرست رکھتا ہے، نہیں تو دُنیا کی مُورت کو یعنی مایا اَور اُس کے پدارتھوں کو سب لوگ پُوجتے ہیں اَور پُجواتے ہیں۔

37۔ یہی حال تیرتھوں کا بھی ہو گیا۔ جو کہ اگلے مہاتماؤں نے واسطے ست سنگ اَور دان پُن[3] کے اَور ایکانت[4] ستھان میں گھر سے دُور چند روز وِشرام[5] کرنے کے لیے مُقرر کیے تھے، وہ اب میلے اَور تماشے ہو گئے۔ ہر ایک واسطے اپنے من کے آنند اَور بلاس اَور دوستوں کی مُلاقات اَور سَیر اَور تماشے اَور خریدنے تحفے اَور اسباب کے جاتا ہے۔ بھجن بندگی کا کچھ ذِکر بھی نہیں ہے۔ اب ایسے لوگوں کو یہ سمجھایا جاتا ہے کہ ذرا غور کر کے دیکھو اَور عقل سے

۱۔ طریقے۔ ۲۔ اعتقاد، بھروسہ۔ ۳۔ خیرات و ثواب۔ ۴۔ اکیلی جگہ۔ ۵۔ آرام۔

وِچارو کہ ایسی صُورت میں تیرتھ کب مکتی کے داتا ہو سکتے ہیں؟ ورت کا بھی تھوڑا بہت یہی حال ہے کہ بطور تیوہار ہو گئے۔ اگلے مہاتماؤں نے تو واسطے اِندرۓ اَور من[1] کے دمن[2] کرنے اَور جاگرن[3] اَور پُوجن اَور ست سنگ کرنے کا مُقرّر کیا تھا۔ اب یہ دِن واسطے کھیلنے شطرنج اَور چَوپڑ اَور گنجفہ اَور سونے رات اَور دِن اَور کھانے اچھے اچھے اَور قِسم قِسم کے میوے اَور شیرینی وغیرہ کے ہو گئے۔

38۔ جب کہ مُورت پُوجا میں جو کہ واسطے مضبوط کرنے دھیان اَور ایکاگر[4] کرنے چت[5] کے انتر میں مُقرّر ہوئی تھی، یہ خرابی ہوئی کہ صِرف نام ماتر[6] کے واسطے آنا جانا مندر کا اَور صِرف ہار پھُول اَور جل چڑھانا مُورت پر رہ گیا اَور پُجاریوں نے اُس کو اپنا روزگار سمجھ کر مندر میں کھیل اَور گُو داَور ناچ ورنگ اَور تماشے اَور آرائش[7] جاری کیے اَور ست سنگ جو کہ مُکھیہ[8] تھا اُس کا کچھ بھی خیال نہیں کیا اَور واسطے خوشی خاطر پُوجا کرنے والوں کے نئے نئے تماشے اَور آرائش مندروں میں کرانے لگے اَور تیرتھ ورت وغیرہ میں کارخانہ بالکل اُلٹا ہو گیا یہاں تک کہ جو آج کل کوئی تیرتھ کو نہ جاوے اَور اپنے گھر پر بھی نام مالک کا نہ لیوے تو وہ بہت پاپوں اَور کُکرموں[9] سے بچ رہتا ہے اَور اُن سے اچھا ہے جو کہ تیرتھ کرتے ہیں اَور تیرتھ ستھان پر اچھے اچھے پدارتھ طاقت کے کھا کر تماشے دیکھتے ہیں اَور بے فائدے کاموں میں وقت کو خراب کرتے ہیں اَور بڑا اہنکار اپنے دِل میں تیرتھ کرنے کا رکھتے ہیں۔ اِس واسطے یہ حالت آج کل کے سمے[10] اَور منُشوں[11] کی دیکھ کر سنتوں کو اتی کر[12] دَیا آئی۔ ہر چند کہ لوگوں کو سچا پرمارتھی اَور کھوجی بہت کم دیکھا، پھر بھی اپنی دَیا اَور مہر سے بچن اَور بانی کے وسیلے سے سب کو اُپدیش پرم پد کا کیا اَور جس جس نے اُن کے وقت میں اُن کے بچن کو چت سے سُنا اَور سمجھا اَور اُس پر نِشچے کیا اَور ابھیاس میں لگ گیا، اُس کو پرم پد میں پہنچایا اَور باقی سب لوگوں کے واسطے بانی کتھ کر[13] رکھ گئے کہ جو کوئی اُس کو پڑھ کر سمجھیں گے، وہ بھی قدر سنتوں کی جان

۱۔ نفس۔ ۲۔ دبانا، اپنے ماتحت کرنا۔ ۳۔ رات کو جاگ کر بھجن بندگی کرنا۔ ۴۔ یکسُو کرنا۔ ۵۔ توجہ۔ ۶۔ برائے نام۔
۷۔ سجاوٹ۔ ۸۔ اوّلین۔ ۹۔ بُرے کرموں۔ ۱۰۔ زمانے ۱۱۔ اِنسانوں۔ ۱۲ بہت زیادہ۔ ۱۳۔ بیان کر کے، لکھ کر۔

کرواسطے پر اپنی اصل مالک [1] کے، کھوج [2] سنت ستگوُرو پُورے کا کریں گے اَور کرم اَور بھرم یعنی پُوجا مُورت اَور پانی اَور جانور اَور درخت اَور دیوتاؤں اَور اوتاروں سے ہٹ کر ایک سچے مالک کے چرنوں میں جو کہ سب کا کرتار اَور سب کے پرے ہے، درِڑھ پریت اَور پرتیت کر کے اُس کے چرنوں کا درشن حاصل کریں گے۔

39۔ تھوڑے سے نام پُورے اَور سچے سنتوں کے اَور سچے سادھ اَور فقیروں کے جو پچھلے سات سَو برس میں پرگٹ ہوئے، یہاں لکھے جاتے ہیں۔ کبیر صاحب، تُلسی صاحب، جگجیون صاحب، غریب داس جی، پلٹوُ صاحب، گوُرو نانک ، داوُد جی، تُلسی داس جی، نابھا جی، سوامی ہری داس جی، سُورداس جی اَور رَئیداس جی اَور مُسلمانوں میں شمس تبریز، مولوی رُوم، حافظ، سرمد۔ اِن صاحبوں کے بچن بانی دیکھنے سے حال اُن کی پہنچ اَور ستھان کا معلُوم ہوسکتا ہے۔

40۔ سنتوں اَور فقیروں کی پہچان یہی ہے کہ وہ ہمیشہ اِشٹ اَور عقیدہ [3] سچے مالک کا انتر میں درِڑھ [4] کراویں گے اَور باہر مُورت اَور تیرتھ اَور پوتھی اَور کتاب میں نہیں بھٹکا دیں گے اَور نہ دیوتا اَور اوتار اَور پیغمبروں کی پُوجا میں لگا دیں گے اَور ابھیاس سہج جوگ سُرت شبد کا کہ اِس کے سِوائے دُوسرا راستہ سچے مالک سے ملنے کا نہیں ہے، بتلاویں گے اَور اپنے وقت کے پُورے ستگوُرو کی سیوا اَور پریت اَور پرتیت [5] کا اُپدیش کریں گے اَور اِستری اَور پُتر اَور دھن اَور مان بڑائی کی آسکتی [6] روز بروز کم کرا کے کھوجی اَور انوراگی [7] کے ہردے میں سچے مالک کی پریت اَور پریم کو بڑھاویں گے اَور وہ آپ بھی ہر وقت بھجن اَور دھیان میں رہتے ہیں اَور اپنے سیوکوں کو بھی اِسی کام میں لگاتے ہیں اَور پچھلے وقتوں کے دھرم اَور کرم اَور بھرم اَور شک اَور شُبہے اَور اِشٹ دُوسروں کا، سِوائے سچے مالک کُل کے، دُور کرا دیں گے اَور آہستہ آہستہ سب بندھنوں، انتری اَور باہری، کی اصل کو کاٹ کر جیتے جی یعنی اِسی دیہہ میں مالک کے چرنوں میں پہنچا دیں گے۔ پر شرط یہ ہے کہ اُن کے ست سنگ اَور سیوا سے ہٹ نہ

۱۔ پرماتما۔ ۲۔ تلاش۔ ۳۔ یقین۔ ۴۔ پختہ، پکا۔ ۵۔ بھروسہ۔ ۶۔ لگاؤ۔ ۷۔ پریمی۔

جاوے اَور روز بروز اُن کے چرنوں میں پریت اَور پرتیت بڑھاتا جاوے اَور جیسے وہ فرماویں، ویسے ابھیاس کرتا رہے۔

41۔ بندھن موافق بچن وشِشٹھ جی کے آٹھ طرح کے ہیں۔ پہلا بندھن عزّت اَور حُرمت[1] خاندان یعنی ونش کا، دُوسرا عزت اَور حُرمت ذات کا، تیسرا عزت اَور حُرمت عُہدے یعنی کام اَور حکومت کا، چوتھا لجّا اَور خوف نیک نامی اَور بدنامی جگت کا، پانچواں محبت اِستری اَور پُتر اِور دھن اَور مال کا، چھٹا پکش پات[2] کرنا جھُوٹے نِشچے[3] اَور اوچھے[4] مت کا، ساتواں آسا[5] اَور ترشنا اَور جگت کے بھوگ وِلاسوں کی چاہ، آٹھواں اہنکار۔

42۔ جس مہاتما کے ست سنگ اَور سیوا سے یہ بندھن روز بروز ڈھیلے اَور کم ہوتے جاویں اَور پریت اَور پرتیت سچے مالک کے چرنوں میں دِن دن بڑھتی جاوے تو یقین کرنا چاہیئے کہ وہ رفتہ رفتہ سب بندھنوں سے چھُٹا کر نج پد[6] میں پہنچادیں گے۔ سِوائے اِس کے اَور کوئی معقُول پہچان سنت اَور سادھ کی نہیں ہے اَور جو کوئی یہ اِرادہ کرے کہ سنتوں کا حال اُن کے لکشن[7] اَور چال چلن کو دیکھ کر گرنتھوں کی لکھی ہوئی باتوں سے مِلاوے یا اُن سے کرامات چاہے یا اُن کی اَور کسی طرح سے پریکشا[8] اَور امتحان کرے تو یہ بڑی بھاری غلطی اَور نادانی ہے، کس واسطے کہ اِس تُچھ جیو کی کیا طاقت ہے کہ اپنی الپ بُدھی[9] اَور اوچھی عقل اَور سمجھ سے اُن کے گیان اَور چال ڈھال کو پرکھ سکے۔ اِس کو تو صِرف اپنے مطلب کی بات پہلے دیکھنی چاہیئے یعنی اُن کے درشن اَور بچن سے جس قدر اِس کے دِل میں شوق اَور انوراگ[10] ہووے، اُن کی پہچان کرے اَور سچی دینتا[11] اَور غریبی سے اُن کے سامنے جاوے اَور اہنکار اَور چتُرائی سے اُن کے ساتھ برتاؤ نہ کرے اَور اُن کے طَور اَور طریق اَور بیوہار میں اپنی اوچھی سمجھ کو دخل نہ دیوے اَور اُس پر اپنی سمجھ نہ لگاوے، کس واسطے کہ سنت جو کام کرتے ہیں، چاہے ظاہر میں وہ لڑکوں کا کھیل ہی معلُوم ہووے، پر وہ کبھی مصلحت[12] سے خالی نہ ہوگا اَور

۱۔ آبرو، شان۔ ۲۔ جھوٹی طرفداری۔ ۳۔ یقین۔ ۴۔ حقیر، گھٹیا۔ ۵۔ اُمید اَور خواہش۔ ۶۔ ذاتی مقام۔ ۷۔ ظاہری خاصیتیں۔ ۸۔ آزمائش۔ ۹۔ چھوٹی عقل۔ ۱۰۔ پیار۔ ۱۱۔ عاجزی۔ ۱۲۔ دانائی۔

ضرُور اُس میں فائدہ اَور لابھ سب جیوؤں کا منظور ہوگا۔ جیو کی عقل وہاں تک پہنچ نہیں سکتی ہے کہ جہاں اُس کو نفع اَور نقصان کی سمجھ آوے۔ اِس سبب سے بہتیرے جیو اپنی نادانی اَور کم فہمی[۱] سے اُن کی چال پر ابھاو[۲] لا کر مفت اپنا نقصان اَور حرج کرتے ہیں یعنی اُن کی سنگت[۳] سے دُور ہو جاتے ہیں۔

43۔ سنت نہیں چاہتے کہ بہت سی جماعت اَور بھیڑ بھاڑ دُنیاداروں کی اُن کے دربار میں ہووے۔ وہ صِرف ایسے شخصوں کو چاہتے ہیں کہ جو حقیقت میں شوق حاصل کرنے پرم پد کا رکھتے ہیں اَور جن کی چاہ دُنیا کی ہے اُن کی صحبت سے اُن کو نہایت نفرت ہے۔ اِسی سبب سے وہ کوئی شکتی یا قُدرت ظاہری اکثر نہیں دِکھلاتے ہیں کہ اُس کو دیکھ کر سنساری جیو بہت بھاو[۴] لاویں گے اَور سنتوں کے اَور اُن کے سچے سیوکوں کے ست سنگ اَور ابھیاس میں خلل ڈالیں گے۔ جو کوئی اُن کے بچن اَور گیان کو سُن کر نِشچے لایا، اُس کو البتہ کرامات انتری یعنی نُور اَور پرکاش سچے مالک کے درشن اَور جمال کا دِکھلاتے ہیں اَور کُل اُس کے کاروبار میں ہمیشہ توجّہ انتری فرماتے رہتے ہیں، تب وہ اُن کی کرامات کو اچھی طرح دیکھتا ہے اَور سمجھتا ہے اَور پھر یقین بھی اُس کا مضبوط ہوتا جاتا ہے اَور اُن کے چرنوں میں پریت بھی روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔

44۔ اَور جو سنت ستگُورو عام طور پر ست سنگ جاری فرماتے ہیں تو اُن کے دربار میں اکثر فقیر اَور مُحتاج بھی آتے جاتے ہیں اَور اُن کا آنا جانا اِس واسطے مُناسب اَور جائز رکھا ہے کہ جو پریمی سیوک دھن وغیرہ کی سیوا کریں یعنی دُنیا کے پدارتھ[۵] اَور دھن اُن کی بھینٹ کریں تو وہ اُس کو غریبوں اَور محتاجوں کو خیرات کر دیتے ہیں کیونکہ وہ آپ اِن پدارتھوں کو اپنے پاس نہیں رکھتے ہیں۔

45۔ جہاں سنت ستگُورو مَوج سے ست سنگ فرماتے ہیں تو جان بُوجھ کر دو چار باتیں چال ڈھال میں ایسی پرگٹ کرتے ہیں کہ جن سے دُنیادار ناراض ہو جاویں یا طعن اَور شکایت کرنے لگیں تا کہ وہ اَور اَور اہنکاری لوگ سُن کر اُن کے دربار میں نہ آویں اَور ست

۱۔ کم عقلی۔ ۲۔ شک کر کے۔ ۳۔ صحبت۔ ۴۔ پیار و یقین۔ ۵۔ سامان۔

سنگ میں خلل[1] نہ ڈالیں۔ اُن کے دربار میں کوئی چَوکی پہرا نہیں رہتا کہ بُرے اَور بھلے کی پہچان کر کے روک ٹوک کرے۔ اِس واسطے اُن کی نِندا[2] اَور شکایت جو دُنیادار اَور اہنکاری لوگ کریں، وہی کام چوکیداری کا دیتی ہے یعنی سنساریوں اَور اہنکاریوں کو دُور رکھتی ہے۔ ایسے شخص شرم اَور حیا اَور خوف اَور طعن دُنیاداروں سے وہاں نہیں جاتے اَور صِرف ایسے شخص جو سچی چاہ والے یعنی کھوجی[3] سچے اَور پُورے پرمارتھ[4] کے ہیں، وہی لوگ دُنیاداروں کا ڈر اَور لاج[5] چھوڑ کر وہاں پہنچتے ہیں۔ سِوائے اِس کے یہ نِندا ایک طرح کی پریکشا[6] بھی مُموکشوُ[7] یعنی شوقین کے واسطے ہے یعنی فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ شخص سچا پرمارتھی ہے یا نہیں۔ جو سچا کھوجی ہوگا تو وہ کبھی بدنامی اَور نیک نامی دُنیا اَور مُورکھوں کی طعن سے خوف نہ کر کے ضرور واسطے حاصل کرنے اپنے اصلی مطلب یعنی پرمارتھ[8] کے حاضر ہوگا اَور جو جھُوٹا ہے وہ وہاں نہیں پہنچے گا۔

46۔ دیکھو دُنیاداروں کو جو وہ دُنیا کو سچے دِل سے چاہتے ہیں، کسی ستھان پر اپنے مطلب حاصل کرنے کے واسطے جانے سے نہیں رُکتے اَور نہ ایسی جگہ دِینتا کرنے سے اُن کو شرم آتی ہے، جیسے براہمن غیر قوموں کی سیوا کرتے ہیں اَور اَولاد کی بیماری کو دُور کرانے کو بھنگی تک کے دروازے پر جانے سے پرہیز نہیں کرتے اَور اپنے اِشٹ اَور مذہب کا خیال چھوڑ کر بہتیرے اُونچی ذات والے شیخ سدّو اَور سیدّوں کی قبروں کو اَور انیک ملین[9] دیوتاؤں کو اَور بھُوت پلیت کو پُوجتے ہیں۔ جب دُنیادار اپنے دُنیا کے کام کے واسطے اپنے دھرم اَور کرم کو چھوڑ دیتے ہیں اَور پرلوک کے نقصان سے نہیں ڈرتے تو مالک کے چاہنے والوں کی سچی چاہ کیسے ثابت ہووے جو وہ ذرا سی نِندا اَور مُورکھوں کی طعن کا خیال اَور خوف کر کے سنتوں کے دربار میں حاضر نہیں ہوتے؟ اِس سے معلُوم ہوا کہ اُن کو سچی چاہ نہیں ہے اَور دُنیا کے کاروبار میں اِس قدر دُکھ نہیں پایا، اُس کو اِس قدر اپنا دُشمن نہیں سمجھا ہے کہ علاج اُس کے دُور کرنے کا

۱۔رُوکاوٹ۔ ۲۔نُکتہ چینی۔ ۳۔مُتلاشی۔ ۴۔خالص رُوحانیت۔ ۵۔شرم۔ ۶۔آزمائش، امتحان۔ ۷۔جگیاسُو، طالب۔ ۸۔رُوحانیت۔ ۹۔ناپاک، غلیظ

کریں اَور اِس قدر پیاس مالک کے درشنوں کی نہیں لگی ہے کہ لوک لاج[1] اَور دُنیاداروں کی طعن کوطاق[2] پر رکھ دیں، تو ایسے شخص سنتوں کے ست سنگ کے لائق نہیں ہیں، کیونکہ اُن کو پُوری غرض نہیں ہے کہ سنتوں کے حضُور میں دینتا کے ساتھ پیش آویں اَور اپنے دُکھ کی دوالیویں۔

47۔ اَور معلوُم ہووے کہ طعن اَور طنز اَور نِندا سنتوں کے سیوکوں کو بھی پکّا اَور درُست کرتی ہے۔ جو نِندا اَور بدنامی نہ ہووے تو وہ جیسے کے تیسے کچے رہیں گے۔ نِندا اَور بدنامی نِشان سچے پریم کا ہے اَور سِوائے عاشقوں یعنی سچے بھگتوں کے دُوسرے کی طاقت نہیں کہ دُنیا کی بدنامی سے بےخوف ہوویں۔ فارسی میں کہا ہے:

ملامت شِحنئہ بازارِ عشقست ملامت صَیقلِ زنگارِ عشقست

یعنی نِندا اَور ہنسی پریم کے بازار کی کوتوال ہیں اَور مَیل اَور کائی کی صفائی کرنے والی ہیں۔ جو گُورو کہ دُنیا کے چاہنے والے ہیں، وہ دُنیا اَور دُنیاداروں کو نہایت دوست رکھتے ہیں اَور اُن کو پیار کرتے ہیں اَور اُن کی سب پرکار[3] سے خاطرداری کرتے ہیں اَور ترقی اَور حُرمت چاہتے ہیں اَور بڑا خیال اِس بات کا رکھتے ہیں کہ اُن کے سیوک ناراض نہ ہو جاویں تاکہ اُن کے روزگار اَور جیوکا میں خلل نہ آوے۔ برخلاف اِس کے سنت جو کہ سچے اَور پُورے عاشق مالکِ کُل کے ہیں، خواہشمند اِس بات کے رہتے ہیں کہ دُنیادار اُن کے ست سنگ کو نہ چھیڑیں اَور اپنا سایہ اُن کے سیوکوں پر نہ ڈالیں۔ اِس واسطے ضرُور ملامت[4] اَور نِندا کو عزیز رکھتے ہیں کہ وہی کام چوکیدار کا دیتی ہے اَور ایسے لوگوں کو اُن کے دربار سے ہٹائے رکھتی ہے۔

48۔ اَور معلوُم ہووے کہ سنتوں کا یہ دستوُر ہے کہ جب کوئی اُن کے پاس آوے تو اُس کو اُپدیش یا اُس کے سامنے چرچا ستیہ وستو[5] یعنی ست پُرش رادھاسوامی کی کرتے ہیں اَور باقی اَوروں کو ناشمان اَور اوچھا کہتے ہیں۔ اِسی بات کو نادان اَور مُورکھ لوگ نِندا اَور ہجو[6] دیوتاؤں اَور پیغمبروں کی سمجھ کر اُن کو نِندک کہتے ہیں اَور یہ نہیں خیال کرتے کہ جو اُنہوں نے

۱۔ دُنیاوی شرم۔ ۲۔ آلے میں، ایک طرف۔ ۳۔ ہر طرح سے۔ ۴۔ بُرا بھلا کہنا۔ ۵۔ حقیقتِ مُطلق۔ ۶۔ بُرائی، بدگوئی۔

برہما، وِشنو اَور مہادیو اَور دیوتاؤں اَور اوتاروں اَور پیغمبروں کو اوچھا بتلایا تو پھر تعریف کس کی کی اَور سب سے بڑا کس کو ٹھہرایا۔ جو اُنہوں نے تعریف ست پُرش اَور پرم پُرش پُورن دھنی رادھاسوامی کی کی تو یہ بات ماننے یوگیہ ہے، کیونکہ جو سب سے بڑا اَور مالک کُل کا ہے اُس کی تعریف کرنا اَور اُس کے چرنوں میں پرتیت اَور اعتقاد دِلانا اَور اُس کی سیوا پُوجا کے واسطے اُپدیش کرنا ضرُوری کام ہے اَور نہایت مُناسب، کیونکہ بغیر اِس کے جیو کا اُدھار[1] ممکن نہیں۔ پھر سمجھنا چاہیئے کہ کس قدر شرم کی بات ہے کہ کُل مالک کی بڑائی سُن کر ناراض ہونا اَور اپنی مُورکھتا سے اصل مطلب کو نہ سمجھ کر برخلاف سنتوں کے بچن کے قدر کرنے کے اُس کو بُرا سمجھنا اَور سنتوں کو نِندک ٹھہرانا۔

49۔ وید اَور شاستر، بھاگوت اَور پُوران وغیرہ نے اَودھی یعنی عُمر برہما اَور وِشنو اَور شِو اَور دیوتاؤں کی لکھی ہے اَور اوتار بھی جو سنسار میں آئے، وہ بھی سنسار کو چھوڑ کر چلے گئے۔ تب اُن کی دیہہ رُوپ[2] کا اَور برہما اَور وِشنو اَور شِو وغیرہ کی دیہہ کا ناشمان[3] ہونا صاف ظاہر ہے اَور جب یہ رُوپ ناشمان[3] ثابت ہُوئے تو اُن کے اِس سرُوپ کی نقل کو ابناشی[4] سمجھنا یا اُس کا اِشٹ یا نِشچے باندھنا، کس طرح درُست ہوسکتا ہے؟ اگر اُن کے نج رُوپ کا بھید لے کر اُس کا دھیان کرتے اَور اُس میں اِشٹ باندھتے تو بھی کچھ تھوڑا سا فائدہ ہوتا اَور نقلی سرُوپ میں تو کچھ بھی حاصل نہیں۔ اِس میں صاف غلطی عوام کی پائی جاتی ہے اَور جو سنت اُس کو دُور کرنا چاہتے ہیں تو لوگ اپنے اہنکار[5] اَور مُورکھتا سے اُن کو نِندک کہتے ہیں، خاص کر روزگاری لوگ مِثل پنڈت اَور بھیکھ کے، ضرُور بُرائی کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔

50۔ جو کوئی یہ کہے کہ ہم اَوتاروں کے اِس رُوپ اَور پد کی اُپاسنا کرتے ہیں جو اصل رُوپ ہے یعنی جہاں سے اَوتار پرگٹ ہوئے ہیں تو یہ کہنا اُن کا درُست ہے، پر اِس قدر پھر بھی وِچار کرنا چاہیئے کہ جو اُس رُوپ یا پد کی پُوجا اَور اِشٹ اختیار کیا تو اِس سے اُس پد کی پُوجا اَور اِشٹ کیوں نہیں اختیار کرتے جہاں سے اَوتاروں کا اصلی پد پیدا ہُوا؟ محنت اَور طریقہ

۱۔ کلیان ۲۔ جسمانی شکل۔ ۳۔ فانی۔ ۴۔ لافانی۔ ۵۔ خودی، تکبر۔

دونوں پد کی پُوجا کا برابر ہے، پر اُن کے پھل اَور فائدے میں بھید ہے۔اِس واسطے سب سے بڑے اَور اُونچے پد کی پُوجا اَور اِشٹ مُناسب ہے۔اَور یہی سنتوں کا اِشٹ ہے اَور اِسی کو سنت اُپدیش کرتے ہیں۔اِس اُپدیش سے یہ غرض نہیں کہ اَور ستھانوں کے مالک سے وِرودھ[1] اَور اِیرشا اختیار کرنا چاہیئے، بلکہ ست پُرش رادھاسوامی کے اِشٹ والے کو بھی دھارنا[2] ہر ایک پد کی جو کہ اُس کے راستے میں پڑیں گے، کرنی پڑے گی۔بِنا اِس کے وہ ستھان فتح نہ ہوویں گے۔لیکن اِس راہ میں چلنے سے پہلے اِشٹ اپنا دُھر اَور نج ستھان کا دُرست کرنا چاہیئے اَور ہر ایک ستھان کے حال اَور کیفیت کو بخوبی سمجھ لینا چاہیئے، کس واسطے کہ دُنیا میں بھٹکانے والے اَور بھرمانے والے بہت ہیں اَور خُدا اَور پرمیشور اَور پرماتما اَور برہم اَور پار برہم اَور شُدھ برہم اَور ست نام کہنے والے بھی بہت ہیں، پر اصل میں عِلمی گیان بھی اِن پدوں کا جیسا کہ چاہیئے اَور اُن مقامات کا جو کہ اِن کے راستے میں پڑتے ہیں، تفصیل وار نہیں رکھتے۔ایسے شخص ہمیشہ دھوکا کھاتے ہیں اَور معلوم نہیں ہوتا کہ کس ستھان کے دھنی یعنی مالک کو برہم اَور خُدا اَور ست نام کہتے ہیں۔اِس واسطے سنتوں نے دَیا کر کے مُموکشُو[3] کو پہلے پہچان ستھانوں کی کرائی اَور پھر اِشٹ ست پُرش رادھاسوامی کا درِڑھ کرایا جو کہ سب سے اُونچے اَور آخری پد ہیں اَور پھر ابھیاس راستے پر چلنے کا بتلایا۔اِس طَور سے ابھیاسی منزل تک پہنچ سکتا ہے اَور سب ستھانوں کی کیفیت اَور حقیقت بھی جان سکتا ہے اَور اپنے پُورے اَور سچے مالک کی ٹھیک ٹھیک سمجھ لے کر اَور جس قدر کہ پہچان اُس کی یہاں ہو سکتی ہے، کر کے، ابھیاس شروع کر سکتا ہے۔اَور جو بھید نہیں ملا اَور پہچان اَور سمجھ نہیں آئی، تو مالک کے چرنوں میں نہ تو سچی پریت پیدا ہو گی اَور نہ اُس کی روز بروز ترقی ہو گی اَور نہ دُھر تک پہنچنے کی طاقت ہو گی۔کہیں نہ کہیں راستے میں کسی مُقام پر دھوکا کھا کر ٹھہر جاوے گا۔

51۔اَوتاروں اَور دیوتاؤں کے مالک نہ ہونے کی نِسبت تو اِس قدر کہنا ہی کافی ہے کہ یہ بعد رچنا کے کوئی دواپر اَور کوئی تریتا جُگ میں پرگٹ ہوئے۔تب غور کرنا چاہیے کہ اِن کے

۱۔مُخالفت۔ ۲۔پُوجا۔ ۳۔جگیاسُو۔

پرگٹ ہونے سے پہلے یعنی ست جُگ میں کس کی پُوجا ہوتی تھی اَور کس کے وسیلے سے لوگ پرم پد حاصل کرتے تھے؟

سو اُس وقت میں اُپاسنا خاص ہرنیہ گربھ کی جس کو پرنَو یعنی اونکار کہتے ہیں، جاری تھی اَور اُسی کا ذِکر وید کے اُپنشدوں میں لکھا ہے۔ پھر کیا وجہ کہ اُس اُپاسنا کو چھوڑ کر اِس وقت میں لوگ مُورت اَور تیرتھ میں اُلجھ گئے؟ گنگا جی بھی بھگی رتھ کے سمے سے جاری ہوئیں۔ پہلے نہیں تھیں۔ تو اُس سمے میں کون سا تیرتھ قائم تھا؟ غرض یہ کہ جتنی پُوجا اب اِس سمے[1] میں جاری ہیں، نئی پرگٹ کی ہوئی دواپر تریتا اَور کل جُگ کی ہیں۔ اصل پُوجا مالکِ کُل کی ہے جو کہ سنتوں کے مت کے موافق سب اختیار کر سکتے ہیں۔ پر اَوتار اَور پیغمبروں کی پُوجا اُسی دیش میں جاری ہوگی، جہاں وہ پیدا ہوئے، اَور دُوسری جگہ اُن کو نہ کوئی جانتا ہے اَور نہ مانتا ہے۔

52۔ اَور جو کہ اَوتاروں اَور پیغمبروں نے جو اپنے وقت میں اپنے اصل پد کو جہاں سے وہ آئے تھے، مالک قرار دِیا یا خود آپ کو مالک کا بھیجا ہوا یا اُس کا پیارا بتلایا اَور لوگوں سے اپنے تئیں پُجوایا یا اپنا اِشٹ بندھوایا تو یہ بات غلط نہ تھی۔ پر اِس صُورت میں صِرف اُنہیں لوگوں کا گزارہ ہوا جو کہ اُن کے وقت میں موجود تھے۔ اُن کو اپنے پد کی مکتی اُنہوں نے بخشی۔ پر جو لوگ کہ اُن کے بعد اُن کے مت میں آئے، اُنہوں نے صِرف ٹیک اُن کے نام کی باندھ لی اَور اُن کے تن من کی حالت نہیں بدلی تو اِس ٹیک سے کبھی مُکتی پراپت نہیں ہو سکتی۔ یہی حال سنتوں کے اِشٹ والوں کا بھی سمجھنا چاہیئے کہ جو جو شخص کہ سنتوں کے رُوبرُو آئے اَور اُن کے چرنوں میں سیوا اَور بھگتی کی اَور اُن سے اُپدیش لیا، وہ بے شک اِدھکاری مُکتی کے ہوئے اَور جو پیچھے ہوئے اَور اُنہوں نے صِرف اِشٹ یا ٹیک سنتوں کی باندھ لی اَور اپنے وقت کا پُورا گُورو یعنی سنت یا کہ پُورا سادھ نہ کھوجا اَور جو مارگ یعنی راستہ اَور طریقہ ابھیاس کا کہ سنتوں نے مُقرّر فرمایا ہے، اُس پر نہ چلے تو وہ بھی اَور مت والوں کی طرح سے اِدھکاری مُکتی کے نہیں ہو سکتے۔ جیسا کہ اَور لوگ مُورت یا تیرتھ اَور پوتھی[2] اَور گرنتھوں[2] کی پُوجا میں لگے ہیں، ایسے ہی

۱۔ زمانے۔ ۲۔ مذہبی کتابیں۔

جو سنتوں کے گھر کے جیو[1] بھی پُوجا سمادھ اَور جھنڈا اَور گرنتھ وغیرہ میں لگ گئے اَور سنتوں کے نِج سرُوپ اَور اُن کے پد کا بھید اَور حال راستے کا اَور طریقہ ابھیاس کا معلوم نہیں ہوا اَور باہر مُکھیوں[2] کی طرح صِرف سمادھ اَور گرنتھ وغیرہ کی ٹیک باندھ لی تو وہ بھی اَور متوں کے باہر مُکھی پُوجا کرنے والوں کی طرح کرم اَور بھرم میں اٹک گئے اَور مُکتی کی پراپتی اُن کو بھی نہیں ہوئی۔ اصل سنت پنتھی وہ ہے کہ جو اُن کے حُکم کے موافق ابھیاس کرے اَور راستے کی منزلیں پار کر کے ستھان ست پُرش رادھا سوامی میں پہنچے یا چلنا اُس راستے پر شروع کر دے تو وہ بے شک ایک دِن سچی مُکتی کو پراپت ہو جاوے گا۔ خُلاصہ یہ ہے کہ جو پچھلے مہاتماؤں یا اَوتاروں یا پیغمبروں یا دیوتاؤں کا صِرف اِشٹ دھارن[3] کرنے کو اُن کا مت سمجھے گا، اُس کا کبھی چھٹکارہ نہیں ہوگا۔

53۔ جو سچا کھوجی ہے، اُس کو چاہیئے کہ اپنے وقت کے پُورے سنت یا پُورے سادھ کا کھوج کرے یعنی پُورے ستگُورو جہاں ملیں، اُن کا سنگ[4] کرے اَور اُنہیں میں سب دیوتا اَور اَوتار اَور مہاتما اَور سنت اَور سادھ، پچھلوں کو، موجود سمجھ کر تن من سے سیوا اَور پریت اَور پرتیت کر کے اپنا کام اُن سے بنواوے، جیسے کہ پچھلے بادشاہ چاہے بڑے مُنصف اَور داتا ہوئے پر اُن کے حال سُننے سے یا اُن کے نام لینے سے ہم کو دَولت اَور حکومت اَور عہدہ نہیں مِل سکتا ہے۔ جو ہم کو اُس کی چاہ ہے تو چاہیئے کہ اپنے وقت کے بادشاہ سے مِلیں تب البتہ کام ہمارا بنے گا۔ نہیں تو خرابی اَور حیرانی کے سِوائے اَور کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ مولانہ رُوم کہتے ہیں:

چُونکہ کردی ذاتِ مُرشد را قبول　　ہم خُدا در ذاتش آمد ہم رسُول

کتابُ البیعت، ص،8

یعنی پُورے ستگُورو اَور مالک میں بھید[5] نہیں ہے اَور مُرشد میں اَور ستگُورو میں مالک اَور اَوتار سب آ گئے یعنی جو مالک سے ملنا چاہتے ہو تو فُقرا یعنی سنتوں میں ستگُورو کا کھوج کرنا چاہیئے۔ اَور یہ ضروری نہیں کہ سنت کپڑے رنگے ہوئے کو کہتے ہوویں۔ سنت اُن کو کہتے ہیں

۱۔ پیروکار۔ ۲۔ باہری کرم کانڈ کرنے والے لوگ۔ ۳۔ معبود ماننا۔ ۴۔ صحبت، ست سنگ۔ ۵۔ فرق۔

جو سچے مالک سے ست لوک میں پہنچ کر مِل گئے، چاہے وہ گرہست میں ہوویں یا وِرکت[1]، چاہے براہمن ہوویں یا کوئی اَور جاتی میں ہوویں۔ مالک کا دیدار دُنیا میں اَور کہیں نہیں ہے، یا تو اپنے انتر میں یا پُورے سادھ اَور پُورے سنت میں جو کہ کُل جگت کے قُدرتی گُورو ہیں اَور کھوجنے والوں کو اِنہیں دوستھان پر درشن مالک کا پراپت ہوگا اَور مُورت تیرتھ ورت اَور چار دھام اَور مندروں میں کہیں پتہ اَور نشان اُس کا نہیں مِلے گا۔ مولانہ رُوم کہتے ہیں:

مسجدے کاں اندرون اَولیا ست سجدہ گاہ جُملہ است آنجا خُدا است

مثنوی مولانا رُوم، دفتر 2، ص، 293

یعنی مہاتماؤں کے انتر میں مندر اَور مسجد ہے اَور وہیں جو کوئی مالک اَور خُدا کو سجدہ کرنا چاہے، متھا ٹیکے۔ اَور یہ بھی کہا ہے:

گفت پیغمبر کہ حق فرمُودہ است من نہ گُنجم ہیچ در بالا و پست

در دِلِ مومن بگُنجم ایں عجب گر مرا خواہی ازاں دِلہا طلب

مثنوی مولانا رُوم، دفتر 1، ص، 282

یعنی خُدا نے پیغمبر صاحب سے کہا کہ میں کہیں نہیں رہتا ہوں، نہ آسمان میں اَور نہ زمین میں، پر اپنے پریمی بھگتوں کے ہردے[2] میں رہتا ہوں۔ جو مجھ کو چاہے وہاں جا کر اُن سے مانگے۔ اِس واسطے ہر ایک سچے چاہنے والے مالک کے کو مُناسب ہے کہ اپنے وقت کا ستگُورو کھوج کر اُن سے اُپدیش لیوے اَور اُنہیں کے چرنوں میں تن من دھن سے سیوا اَور پریت اَور پرتیت کرے۔ تھوڑے ہی عرصے میں اُس کا کام بن جاوے گا۔ سنسکرت میں بھی کہا ہے:

گُورور برہما گُورور وِشنو گُورور دیو مہشورا گُورو دیو پر برہم تسمَے شری گُوروے نمہ

سری گُورو گیتا، شلوک 58

شری کرشن مہاراج نے بھاگوت اَور گیتا میں لِکھا ہے کہ جو کوئی مُجھ سے مِلا چاہے اَور میری سیوا اَور پریت کرنا چاہے تو میرے جو پریمی جن[3] سادھ اَور بھگت ہیں اُن کی جو سیوا

۱۔ بیراگی، تیاگی۔ ۲۔ دِل۔ ۳۔ پریم کرنے والے۔

کرے گا، وہ میری سیوا ہے اَور میں اُن سے پرسنّ ہوؤں گا اَور وہی میرا پیارا ہے جو میرے سچے بھگتوں سے پریت کرتا ہے اَور نہ میں آکاش میں رہتا ہوں اَور نہ پاتال میں اَور نہ میں سوَرگ میں رہتا ہوں اَور نہ بیکنٹھ میں۔ جو سادھ اَور بھگت جَن میرے پریمی ہیں، اُن کے ہردے میں میرا نِواس[1] ہے۔

54۔ اَور معلوم ہووے کہ سنت ستگُورو نے جو نرسرُوپ[2] دھارن[3] کیا ہے، وہ دِکھلانے کے واسطے ہے۔ پر اصلی سرُوپ اُن کا مالک کے سرُوپ سے مِلا ہوا ہے۔ کس واسطے کہ وہ ہر وقت سچے مالک یعنی ست پُرش کے آنند میں مگن رہتے ہیں اَور سچے کھوجی کو جب تک کہ اپنے انتر میں نج سرُوپ کے درشن پراپت نہ ہوویں، تب تک ستگُورو کے ہی سرُوپ کو مالک کا سرُوپ سمجھے اَور اُن کے چرنوں میں پریت اَور پرتیت بڑھاتا جاوے اَور جب اُس کو انتر میں نج درشن[4] پراپت ہوا، پھر وہ سچے مالک یعنی پُورے ستگُورو کے چرنوں میں مِل گیا اَور ستگُورو کا سرُوپ ہو گیا اَور اُسی کا کام پُورا ہوا۔ اِس سے سمجھنا چاہیے کہ جس کا کام بنا ہے یا بنے گا، اپنے وقت کے ستگُورو کی پریت اَور سیوا اَور ست سنگ سے بنا ہے اَور پچھلے سنت اَور گُورو و اَوتار اَور پیغمبر و دیوتا اُپدیش نہیں کر سکتے اَور نہ اپنا نج رُوپ دِکھا سکتے ہیں۔ اِس سبب سے اُن میں کھوجی کو سچی پریت اَور پرتیت نہیں ہو سکتی ہے اَور جو کسی کو پریت سچی بھی ہوئی تو وہ جیسا ہے، ویسا ہی رہے گا۔ البتہ تھوڑی صفائی انتر کی ہو جاوے گی۔ لیکن رُوح یعنی سُرت کا ستھان نہیں بدلے گا یعنی چڑھائی سُرت کی نہیں ہوگی۔ پھر ایسی محنت اَور دِقّت سے جو کچھ پراپت ہوا تو سُرت تو بدستُور ستھان ملین[5] پر ٹھہری رہی۔ یہ صفائی قائم نہیں رہے گی۔ کس واسطے کہ اِس ستھان پر مایا کا چکر چل رہا ہے۔ جب زور کرے گا، تب ہی وہ شخص اپنی پریت اَور پرتیت سے گر جاوے گا اَور بھوگوں[6] کے سواد اَور رس میں پھنس جاوے گا اَور یہ ممکن نہیں کہ کسی کو نج سرُوپ کا گیان حاصل ہووے یا اُس کے وِکار[7] بالکل دُور ہو جاویں، جب تک کہ ستگُورو پُورے کی سیوا اَور ست سنگ کر کے اُن کی دَیا اَور مہر حاصل نہیں کرے گا۔ بِنا وقت

۱۔ رہائش۔ ۲۔ اِنسانی جامہ ۳۔ اختیار۔ ۴۔ دیدارِحق۔ ۵۔ غلیظ یا کثیف مقام۔ ۶۔ لذاتِ نفسانی۔ ۷۔ بُرائیاں۔

کے ستگوُرو کے بہت سے سنشے اَور شبہے[1] ہیں کہ اُن کی اِس منُش کو خبر بھی نہیں پڑتی اَور یہ اپنے من میں جانتا ہے کہ میرا کوئی سنشے باقی نہیں رہا۔ پر جب سنتوں کے ست سنگ میں آوے، تب معلوُم پڑے کہ کس قدر سنشے اَور شبُہے باقی ہیں اَور سچا پریم اَور پرتیت حاصل ہونا کس قدر مُشکل ہے اَور دُھر پد[2] کس قدر دُور اَور دراز ہے۔ خُلاصہ یہ کہ سچا پریم اَور پرمارتھ کا پراپت ہونا بِنا کرِپا اَور مددا اپنے وقت کے پُورے ستگوُرو کے کسی طرح ممکن نہیں ہے۔ اَوتار بھی جو دُنیا میں آئے، اُن کو بھی گوُرو دھارن کرنا پڑا اَور سُکھدیو جی سے گیانی جن کو ماتا کے گربھ میں گیان پراپت ہوا تھا، بے اُپدیش گوُرو کے قدم نہ بڑھا سکے اَور خُود نارد جی کو، جن کو طاقت بیکنٹھ تک آنے جانے کی حاصل تھی، تو بھی بغیر گوُرو دھارن کیے ہوئے، وہاں وِشرام پانے کی گتی[3] نہیں ہوئی۔ پھر اِس جیو کی کیا طاقت ہے کہ بِنا مہر ستگوُرو پُورے اپنے وقت کے، سچے پرمارتھ کے راستے میں قدم اُٹھا سکے؟

55۔ بعضے وید اَور شاستر اَور گرنتھ کو گوُرو مانتے ہیں اَور اِس میں شک نہیں ہے کہ اُن کے دیکھنے سے بہت سا حال معلوُم ہوتا ہے پر جو کوئی صِرف اُن کے پڑھنے اِور سُننے میں رہا اَور کھوج ستگوُرو کا نہ کیا تو وہ بھی نادان اَور مُورکھ ہے، کس واسطے کہ جو بھید اَور طریقہ ابھیاس کا ستگوُرو وقت سے معلوُم ہو سکتا ہے، وہ لکھنے میں نہیں آ سکتا ہے اَور نہ اُس کا ذِکر پوتھیوں[4] اَور شاستر[4] میں لِکھا ہے، صِرف اُس میں اِشارے کیے ہیں اَور وہ گواہی کے واسطے کافی ہیں، باقی گوُرو اَور مُرشد پر رکھا ہے۔ پوتھی پڑھنے سے وِدیا آوے گی، پر راستہ سچے مالک سے ملنے کا نہیں معلوُم ہوگا۔ اِس واسطے پوتھی اَور شاستر مددگار ہیں اَور دُرستی بیوہار کی تھوڑی بہت اُن کے پڑھنے اَور سمجھنے سے ہو سکتی ہے یعنی اُن سے اتنا معلوُم ہو جاوے گا کہ یہ کام بُرا ہے اَور یہ کام اچھا ہے اَور جو کوئی دردی اَور پرمارتھی ہے، وہ بُرے کام کو چھوڑتا جاوے گا اَور جو اچھا کام ہے، اُس کو کرنا شروع کرے گا۔ پر من کا ناش ہونا اَور کُل وِکاروں[5] کا دُور ہونا، بِنا مہر اَور دَیا ستگوُرو پُورے کے نہیں ہو سکتا ہے اَور جب تک من باقی ہے، تب تک بیچ بُرائی اَور

ا۔ شک، وہم۔ ۲۔ اعلیٰ ترین رُوحانی مقام۔ ۳۔ لیاقت۔ ۴۔ مذہبی کتابوں۔ ۵۔ بُرائیوں، عیبوں۔

وِکاروں کا موجُود ہے۔ اگر اِس درخت کی ڈالی اَور پتّے جھڑ گئے تو کیا، جب تک بیج موجُود ہے تو جب کبھی مایا کے بھوگ اَور اُن کے سوادوں [1] کا رس مِلے گا تو ڈالی اَور پتّے سب ہرے ہو جاویں گے اَور نئی نئی ڈالیاں پیدا ہو جاویں گی۔ اِس واسطے سمجھنا چاہیئے کہ وید اَور شاستر اَور پوتھی سے کچھ بھید مالک کا اَور گواہی واسطے ستگوُرو کی پہچان کے مِل سکتی ہے اَور کچھ بُرائی اَور بھلائی اَور پاپ اَور پُن کی پہچان بھی ہو جاوے گی، سِوائے اِس کے اَور زیادہ فائدہ اُن سے نہیں ہو سکتا ہے اَور اصل اَور سچے پرمارتھ کا حاصل ہونا تو صِرف ستگوُرو پُورے سے ہوگا اَور ایسے گوُرو کا کھوج کرنا سچے کھوجی کو ضرُور ہے۔ جو پچھلوں کی ٹیک باندھ کر چُپ ہو رہے وہ سچے خواہش مند مالک سے ملنے کے نہیں ہیں، اَور اِس واسطے وہ اُس کا درشن بھی نہیں پاویں گے۔

56۔ ستگوُرو پُورے کو کھوج کر کے دھارن کرنا چاہیئے اَور پُورے ستگوُرو وہی ہیں جو ست لوک میں پہنچ کر ست پُرش سے مِل رہے ہیں۔ اُنہیں کو سنت کہتے ہیں اَور وہ جب مِلیں گے، تب سِوائے سُرت شبد مارگ کے دُوسرا اُپدیش نہیں کریں گے اَور گھٹ [2] میں راستہ اَور بھید [3] ستھانوں [4] کا لکھاویں گے اَور سُرت یعنی رُوح کو ستگوُرو کے سرُوپ اَور شبد کے آسرے انتر میں چڑھانے کی تاکید کریں گے اَور اُن کے ست سنگ اَور بانی میں بھی اِسی بھید کا ذِکر اَور مہما [5] ستگوُرو ست پُرش اَور اُن کے شبد سرُوپ کی اَور حال راستے اَور کیفیت انوراگ [6] اَور پریم اَور ویراگ [7] وغیرہ کی ورنن ہوگی اَور جہاں کہیں ست سنگ میں قِصّے کہانی اَور لیلا پچھلوں کی ورنن ہووے یا صِرف بیراگ پر زور دیا جاوے اَور انتر کا بھید یا جُگت من کے ستھر [8] کرنے اَور چڑھانے کا کچھ ذِکر بھی نہ ہووے تو سنتوں کے بچن کے انوسار [9] اُس کا نام ست سنگ نہیں ہے، کیونکہ ست سنگ کے ارتھ [10] یہ ہیں کہ جہاں کہیں ست یعنی ست پُرش کا سنگ ہووے، سو سنت خود ست پُرش سرُوپ ہیں، اُن کا سنگ ست سنگ ہے اَور جو اُن کی بانی اَور بچن ہیں، اُن میں یا تو مہما ست پُرش رادھا سوامی اَور اُنکے سنت ستگوُرو سرُوپ

۱۔ لذّتوں۔ ۲۔ باطن میں۔ ۳۔ راز۔ ۴۔ مقامات۔ ۵۔ تعریف۔ ۶۔ پیار۔ ۷۔ بیراگ، تیاگ۔ ۸۔ ساکن، شانت۔ ۹۔ مُطابق۔ ۱۰ معنی۔

کی ورنن کی ہے یا جُگت اُن کے نج رُوپ[1] اَور نج دھام کے پراپتی کی یا ذِکر پریم اَور پرتیت کا اُن کے چرنوں میں اَور اُن کے شبد کی دُھن میں یا اُس حالت کا جو انوراگی[2] ابھیاسی کو راستے میں مُقام مُقام پر حاصل ہوتی ہے، ورنن کیا ہے تو ایسی بانی اَور بچن کا سُننا اَور اُس کو وِچارنا اَور اُس کو دھارن کرنا اَور انتر میں اُن کے چرن اتھو[3] شبد میں من اَور سُرت کو جوڑنا، یہ ست سنگ ہے اَور معلوم ہووے کہ ہر مت کے پچھلے گرنتھوں میں جگہ جگہ نہایت مہما ست سنگ کی کری ہے کہ ذرا سے ست سنگ سے بھی کوٹی[4] جنم کے پاپ کٹتے ہیں اَور جیو کا کلیان ہوتا ہے۔ سو اِس کی پہچان جو کوئی چاہے ستگُورو کے سنگ میں یعنی چاہے اُن کے چرنوں میں رہ کر بانی بچن سُنے اَور درشن کرے اَور چاہے اُن کے ابھیاس میں من اَور سُرت کو جوڑ کر پرکھ لیوے۔ سو جو کوئی ایسی پہچان کرے گا اُس کو آپ اِس بات کی سچوٹی[5] کی پرتیت[6] ہو جاوے گی اِور وہ آپ دیکھ لے گا کہ تھوڑے دِنوں کے سنگ سے اِور تھوڑے عرصے انتر میں سنتوں کی جُگت کی کمائی کرنے سے کیا پھل پراپت ہوتا ہے۔

57۔ بڑا افسوس آتا ہے کہ آج کل بہت سے جیو ایسے لوگوں کی بڑی مہما[7] سمجھتے ہیں جو کہ تپ کرتے ہیں یعنی پنچ اگنی[8] تپتے ہیں یا ہاتھ سُکھائے پھرتے ہیں یا جل میں کھڑے رہتے ہیں یا میکھ اَور کیلوں پر بیٹھتے ہیں یا رات دِن میدان میں ننگے بیٹھے رہتے ہیں یا کھڑے رہتے ہیں یا اَور کسی طرح اپنی دیہہ کو دُکھ دے کر تماشہ دِکھاتے ہیں یا اَنّ کی غذا چھوڑ کر صِرف دُودھ پیتے ہیں یا رات بھر یا دِن بھر پاٹھ کرتے رہتے ہیں یا گپھا[9] میں بیٹھ کر سمرن اِور دھیان کرتے ہیں یا جنگل اَور پہاڑ میں جا کر بستے ہیں یا مَون دھارن[10] کرتے ہیں اَور کسی سے نہیں بولتے ہیں یا اَور انیک طرح کے پاکھنڈ[11] دِکھاتے ہیں۔ اِن لوگوں کی ظاہری حالت بڑی آشچریہ[12] رُوپ دِکھائی دیتی ہے کہ اُس سے دیکھنے والے کے چت میں اُن کی بڑی مہما سماتی ہے، پر جو اُن سے چرچا یا بچن کیے جاویں تو حال اُن کا معلوم پڑے کہ کس مطلب سے

۱۔ ذاتی۔ ۲۔ پریمی۔ ۳۔ یا۔ ۴۔ کروڑوں۔ ۵۔ سچائی۔ ۶۔ یقین۔ ۷۔ تعریف۔ ۸۔ پانچ دُھونیاں۔ ۹۔ گوشۂ تنہائی۔
۱۰۔ خاموشی اختیار کرنا۔ ۱۱۔ دھوکے، فریب۔ ۱۲۔ حیرت انگیز۔

یا کونسی چاہ لیکر یا کِس مزے کے واسطے یا کِس وجہ سے یہ کام اُنہوں نے اختیار کیے ہیں۔ تب اصل حال اُن کا دریافت ہو جاوے گا کہ وہ سچے پرمارتھی ہیں یا کپٹی[1] ہیں یا پاکھنڈی۔ اب سمجھنا چاہیئے کہ سچا پرمارتھی کون ہے اور کپٹی اَور سوارتھی[2] کون ہے۔ سچا پرمارتھی وہ ہے جو کُل کام واسطے اِس مطلب کے کرتا ہے کہ سچے مالک کا درشن مِلے اَور وہ اُس پر اِس قدر مہربان ہووے کہ نج دھام[3] میں باسا[4] دیوے تا کہ ہمیشہ کا آنند پراپت ہووے اَور آواگون کے سُکھ دُکھ سے چُھوٹ جاوے، سِوائے اِس کے دُوسری چاہ اِس کے انتر[5] میں نہیں ہے، اَور کپٹی اَور سوارتھی اَور پاکھنڈی کا یہ حال ہے کہ جو کام وہ کریں، اِس مطلب سے کریں کہ جس میں اُن کی مان اَور پرتِشٹھا[6] اَور پُوجا ہووے اَور راج اَور دھن اَور بھوگ مِلیں اَور سب لوگ اُن کی سُتتی[7] کریں اَور بڑا مانیں، چاہے اِس لوک کے بھوگ اَور مان کی چاہ ہووے چاہے سَورگ و بیکنٹھ اَور برہم لوک کی۔ اِن دونوں میں کچھ بہت فرق نہیں ہے، کیونکہ ایک جگہ کے بھوگ جلدی ناش ہوتے ہیں اَور دُوسری جگہ کے دیر بعد اَور چاہے کوئی سَورگ اَور بیکنٹھ اَور چاہے برہم لوک میں پہنچے اَور مرتیولوک میں رہے، دونوں جگہ کال اَور مایا کے پیٹ میں ہے۔ سچی موکش نہیں ہو سکتی۔ وہ بارمبار جنمے گا اَور مرے گا اَور دُکھ سُکھ بھوگنا پڑے گا۔ کرشن مہاراج نے ارجُن کو اِشارہ طرف ایک چِیونٹے[8] کے کر کے کہا کہ یہ بہت بار برہما ہو چکا ہے اَور بہت بار اِندر اَور اِسی طرح اَور اَور بڑی بڑی گتی پا چُکا ہے۔ اب اِس جنم میں چِیونٹا ہوا ہے۔ اب سمجھنا چاہیئے کہ جب برہما اَور اِندر چَوراسی کے چکر سے نہیں بچے، پھر جو جیو کہ اُن کے لوک کی آشا باندھکر ابھیاس کرتے ہیں، وہ کیسے امر ہونگے اَور چَوراسی کے چکر سے کیسے بچیں گے۔ اِسواسطے جو کوئی کہ ایسے کرم کر رہے ہیں، جیسے ہوم اَور یگیہ اَور تیرتھ اَور ورت اَور مُورتی پُوجا اَور چار دھام پرکرما[9] اَور جو جیو کہ بھگتی کر رہے ہیں، جیسے بھگتی سُوریہ[10] اور چندرماں کی یا گنیش اَور شِو اَور وِشنو اَور برہما اَور شکتی کی یا اَوتار سرُوپ اِیشور کی، اُن سب کی

۱۔ دھوکہ باز۔ ۲۔ خودغرض۔ ۳۔ ذاتی مقام، مقامِ حق۔ ۴۔ رہائش۔ ۵۔ منمیں۔ ۶۔ عزت۔ ۷۔ تعریف۔ ۸۔ چیونٹا۔ ۹۔ چکر لگانا۔ ۱۰۔ سُورج۔

گتی ایشور کے لوک یعنی بیکنٹھ سے زیادہ نہیں ہو سکتی اَور ایسی بھگتی کر کے اپنے اُپاسیہ[1] کے لوک میں یعنی سُورِیہ لوک، چندرلوک، سوَرگ لوک، شِولوک، وِشنو لوک، شَکتی لوک، برہم لوک اَور بیکنٹھ لوک وغیرہ میں پہنچ کر اَور وہاں کچھ عرصے واس[2] کر کے پھر مرتیو لوک میں جنمیں گے اَور پھر چَوراسی کے چکر میں آویں گے اَور جو کوئی اَور چھوٹے دیوتاؤں کی بھگتی کر رہے ہیں اُن کا تو کچھ ذِکر ہی نہیں ہے، وہ تو اِسی مرتیولوک میں اُس کا پھل پا کر یعنی کچھ مایا کا سامان یا سِدّھی اَور شکتی حاصل کر کے پھر چَوراسی کے چکر میں آویں گے۔

58۔ ایسے لوگ جو کہ برہم گیانی اپنے کو کہتے ہیں، آجکل بہت ہیں اَور اپنے کو سب سے اُتم[3] جانتے ہیں۔ برہم گیان حقیقت میں اِن سب ابھیاسوں سے جن کا ذِکر پیچھے ہُوا، بہت بڑا ہے، پر جو سچا ہووے اَور جو پوتھیاں پڑھ کر گیان ہوا، اُس کا نام وَدیا گیان[4] ہے۔ اُس سے موکش کبھی حاصل نہیں ہوگی، کیونکہ گیان کے گرنتھوں میں جگہ جگہ لکھا ہے کہ ''تتو گیان منو واسنا ناش''، یعنی جب تک کہ من اَور باسنا کا ناش نہ ہوگا، تب تک تتو یعنی مالک کا گیان حاصل نہ ہوگا، اَور من اَور باسنا کا ناش بِنا یوگ ابھیاس کے ممکن نہیں ہے، پھر جب تک کہ یوگ کی سادھنا نہیں کرے تو وہ گیان باچک ہے[5]۔ اِس قدر تو ہر ایک شخص جس کو وِدیا[6] حاصل ہوئی، کہہ سکتا ہے اَور سمجھ سکتا ہے۔ پھر اِس میں کیا بڑائی ہوئی اَور من اَور اِندریوں کا کیا دمن ہوا؟ آج کل جو اپنے تئیں برہم گیانی کہتے ہیں، جو اُن سے پُوچھا جاوے کہ کہو کیا سادھنا کر کے تُم نے گیان پایا تو ناراض ہو جاتے ہیں۔ بعضے کہتے ہیں کہ پچھلے جنم میں کر آئے۔ جو یہ بات صحیح ہوتی تو اُن کو سادھنا[7] کی جُگتی[8] کی خبر ہوتی یعنی یاد ضرُور ہونی چاہیئے تھی کیونکہ برہم گیانی اَور برہم میں کچھ بھید نہیں ہے۔ یہ کہا ہے کہ ''برہم وِت برہم ایئو بھوَتی'' اَور دُوسرا اِذ آتم اُنفقر فھَو اللہ[9]

پھر صُوفی یا گیانی کو سب حالتوں کی خبر ہونی چاہیئے اَور اِن برہم گیانیوں کا یہ حال ہے کہ

۱۔ جس کی اُپاسنا یا بھگتی کی جائے، معبود۔ ۲۔ ٹھہر کر، مقام کر کے۔ ۳۔ افضل، بڑھ کر۔ ۴۔ کتابی علم۔ ۵۔ زبانی یا کتابی علم۔ ۶۔ تعلیم۔ ۷۔ ابھیاس، شغل۔ ۸۔ طریقہ۔ ۹۔ ''جس نے فقر کمایا وہ الٰہ ہو گیا۔''

اِن کو اپنے من اَور اِندریوں کی بھی خبر نہیں کہ وہ کیا کیا کام اُن سے کرا رہی ہیں۔ ایسی صُورت میں اپنے کو گیانی کہنا اَور برہم ماننا، یہ اُن کی بڑی بھُول معلوم ہوتی ہے اَور اِس کا پھل وہی ہے جو کرمیوں [۱] کا مِلے گا یعنی چَوراسی کا چکر بھوگنا پڑے گا۔

59۔ جو پچھلے وقتوں میں گیانی ہوئے جیسے کہ ویاس اَور وِششٹھ اَور رام اَور کرشن، وہ سب جوگیشور گیانی تھے اَور پرکاشک [۲] تھے اَور چاروں سادھن اُن کے پُورے ہوئے تھے اَور اِسواسطے وہ یہ قید لگا گئے کہ جس میں یہ چار سادھن نہیں ہیں، وہ گیانی نہیں ہو سکتا بلکہ گیان کے گرنتھوں کے پڑھنے کا اِدھکاری بھی نہیں ہے اَور وہ چار سادھن یہ ہیں۔ پہلا بیراگ [۳]، دُوسرا وِویک [۴]، تیسرا کھٹ سمپتی [۵]۔ اِس میں چھ سادھن ہیں۔ پہلا سم، دُوسرا دم، تیسرا اُپرتی، چَوتھا تِتِکشا، پانچواں سردھا اَور چھٹا سمادھانتا [۶]۔ اَور چَوتھا مُموکشتا۔ آج کل کے گیانیوں میں اِن میں سے ایک سادھن بھی نظر نہیں آتا۔ اُنھوں نے گھر تیاگنے کو وَیراگ سمجھا اَور پوتھی پڑھنے اَور وِچارنے کو وِویک اَور کھٹ سمپتی کو بھی ایسے ہی اپنے میں گھٹا لیا کہ دیر ابیر [۷] بھوک پیاس کی برداشت ہے، سردی گرمی کی بھی تھوڑی بہت برداشت کر لیتے ہیں، کبھی اِندریاں اَور من بھی وقت پڑھنے اَور وِچارنے پوتھیوں کے رُک جاتے ہیں اَور گیانیوں سے مِلنا اَور گیان کے گرنتھوں کے پڑھنے اَور پڑھانے کے شوق کو مُموکشتا سمجھ لیا۔ جب یہ سمجھ ہے تو اب اُن سے کیا کہا جاوے؟ اِس مُورکھتا پر افسوس آتا ہے کہ میلہ اَور تماشہ اَور سَیر دیشانتر [۸] کی اَور ناموری کے واسطے بھنڈارے کرنے اَور جھنڈا کھڑا کر کے غول باندھنے وغیرہ کی تو اِن کے چت میں ایسی لاگ ہے کہ ریل کے خرچ کے اَور بھنڈارے کے خرچ کے لیے

۱۔ کرم کانڈ کرنے والے۔ ۲۔ روشنی دِکھانے والے، پیشوا۔ ۳۔ دُنیا کے سب سامان دُکھ کا باعث سمجھ کر ان سے بے لاگ رہنا۔ ۴۔ اِنسانی جسم ودیگر سب شکلیں وسامان فانی ہیں، صرف پرماتما اَور اُس کی انش آتما ہی لافانی ہے۔ ۵۔ چھ ضروری اوصاف جو اِسطرح ہیں: ا۔ جنم مرن سے بچنے اَور مُکتی حاصل کرنے کی خواہش۔ ب۔ خواہشات کا ترک کرنا۔ پ۔ حِس کو بیرونی چیزوں کی طرف بھاگنے سے روکنا۔ ت۔ دُنیاوی سامانوں سے اُداس و بے لاگ رہنے کی عادت۔ ٹ۔ زندگی میں آنے والے دُکھوں کو بخوشی سہارنا۔ غمی وخوشی سے بے لاگ رہنا۔ ث۔ مُرشد کے حُکم کو اوّلین مان کر اُس پر چلنے کی کوشش کرنا۔ ٦۔ یکسُو ہو کر سادھی میں ٹھہرنا۔ ۷۔ دیر سویر۔ ۸۔ دیش وِدیش۔

ادنےٰ ادنےٰ گرہستیوں کے رُوبرُو دِین[1] ہو کر اَور راجوں اَور ساہُو کاروں سے روپیہ لے کر جوڑتے ہیں اَور پھر اپنے تئیں ویراگوان کہتے ہیں، اِس سے ظاہر ہے کہ اُن کو ویَراگ کے سرُوپ اَور اودھی کی ذرا بھی خبر نہیں ہے اَور پوتھیاں پڑھنے اَور پڑھانے کا شوق نِت بڑھتا جاتا ہے۔ تو آشچر یہ آتا ہے کہ یہ کیسا برہم آنند اِن کو پراپت ہُوا کہ جس سے ذرا بھی من اِن کا نہیں بدلا اَور جو پُوچھو تو کہتے ہیں کہ یہ کام ہم اُپکار کے واسطے کرتے ہیں۔ یہ کہنا اُن کا ثابت کرتا ہے کہ اُن کو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ اُپکار کس کا نام ہے۔ جو کوئی گیانی ہے، وہ جیوؤں کے کلیان کرنے کے لیے سمرتھ[2] ہونا چاہیئے۔ جیوؤں کو بند سے چھڑا کر موکش پد میں پہنچانا، اِس کا نام اُپکار ہے اَور وِدیا پڑھا کر لوگوں کو اہنکاری بنانا اَور کھانا کِھلانا اَور مندر اَور باغ اَور دھرمشالہ بنانا اَور سَدابرت لگانا، اِس کا نام اُپکار نہیں ہے۔ ایسے اُپکار کے واسطے تو ساہُو کار اَور راجے پیدا کیے گئے ہیں، نہ کہ برہم گیانی۔ برہم گیانی کو تو چاہیئے کہ جیوؤں کو اُن کے من اَور اِندریوں کے بندھن سے چھڑا کر اُن کے نج سرُوپ کا لکھانا[3] اَور اُس میں پہنچانا، تا کہ آواگون سے رہت[4] ہو جاویں اَور کشٹ اَور کلیش کی نِورتی[5] ہو جاوے۔ سو یہ بیچارے کیا کریں، اُنہوں نے اپنے جیو کا کلیان تو کیا ہی نہیں، دُوسرے کا کیا کلیان کریں گے؟ نہ معلُوم کیا دُکھ پڑے یا کیا آفت اَور گھر کی لڑائی اَور جھگڑے نے گھیر ایا کہ آلس اَور سُستی نے دبالیا کہ گھر بار چھوڑ دیا اَور مُفت میں کھانا اَور کپڑا حاصل کرنے اَور اپنی مان اِور بڑائی اَور پُجوانے کی آسا لے کر بھیکھ لے لیا اَور جب یہ بات اُن کو تھوڑی بہت پراپت ہو گئی تب اپنے تئیں بڑا آدمی اَور اُتم پُرش یا کہ خود برہم سرُوپ مان لیا اَور لوگوں کا دھن کھینچنا اَور کوٹھیاں چلانا یا روپیہ جمع کر کے بیاج لینا اَور ویاپار کرنا شروع کیا، تا کہ اَور زیادہ ناموری پیدا کریں اَور دس بیس، سَو پچاس سادھُو گھیر کر اُنہیں کھانا کِھلا کر اُن سے سیوا کراویں اَور اپنی سواری میں اُن کو اَردلی بنا کر نکالیں اَور مَیلوں میں ہاتھی گھوڑے پالکی اَور نالکی جمع کر کے اَور اِدھر اُدھر سے نِشان نقارے مانگ کر شاہی نکالیں۔ اب غور کرنے کا مُقام ہے کہ کیا ایسے

۱۔ عاجز۔ ۲۔ قابل۔ ۳۔ دِکھانا۔ ۴۔ چھٹکارہ پاویں۔ ۵۔ بچاؤ۔

لوگ برہم گیانی ہو سکتے ہیں کہ جن کے من میں یہ حرص اَور ہَوس بھری ہیں اَور جب اُن کی یہ خواہشیں پُوری ہوتی ہیں، تب مہامگن ہوتے ہیں اَور اَوروں پر طعن اَور اہنکار کرتے ہیں اَور اپنے تئیں مہاتما، پنڈت اَور وِدیاوان[1] اَور مہنت کہلاتے ہیں اَور گرہستیوں سے مدد لے کر ایک دُوسرے غول پر اپنی رونق اَور جلوس دِکھا کر مان بڑائی چاہتے ہیں؟ یہ اہنکار تو اَور مان میں بھُول گئے اَور من اَور مایا کے چکر میں ایسے پھنسے کہ اب نِکل نہیں سکتے اَور جو کوئی اُن کو یہ کسریں اُن کے گیان کی جتاوے تو اُس سے ناراض ہو کر لڑنے کو تیار ہوتے ہیں اَور اُس کو ابھگت اَور ناستک[2] اَور سخت اَور سُست کہتے ہیں۔

60۔ اب غور کرنا چاہیئے کہ ایسے گیانیوں میں اَور تیرتھ اَور مُورتی پُوجا کرنے والوں میں کیا فرق کیا جاوے؟ بلکہ یہ بہتر ہے کہ وہ انجان ہیں اَور سمجھائے سے سمجھ سکتے ہیں اَور وہ جو گیانی ہیں، جان بُوجھ کر مایا کی طرف مُتوجّہ ہوتے ہیں اَور سمجھانے والے کو نادان اَور ایرشاوان[3] کہہ کر اُس کا بچن نہیں مانتے۔ سبب اِس کا یہ ہے کہ پُورا گُورو دونوں میں سے ایک کو بھی نہیں مِلا۔ جو ستگُورو مِلتے تو اِن سے بھگتی مارگ کی ریت[4] سے سُرت شبد یوگ کا ابھیاس کراتے، تب کیفیت آپ کھُل جاتی یعنی پہلے صفائی من کی اَور پریم پراپت ہوتا اَور پھر سرُوپ کا درشن اِن کو انتر میں مِلتا اَور آنند اُس کا آتا، تب اِس مِرتیولوک کے بھوگوں کی باسنا اَور آشانہ اُٹھاتے اَور ایسے رگڑوں اَور جھگڑوں میں جس میں کہ اب یہ لوگ پھنسے معلوُم ہوتے ہیں، نہ پڑتے۔

61۔ یہی حال گرہستیوں کا جن کو ایسے واچک گیانیوں کا سنگ ہوا، دِکھلائی دیتا ہے۔ زبان سے تو اپنے تئیں برہم بتاتے ہیں اَور برتاؤ اَور رہنی جو اُن کی دیکھو تو سنساریوں سے کچھ کم نہیں معلوُم ہوتی ہے اَور اپنی سمجھ بُوجھ کا اہنکار دِل میں زیادہ معلوُم ہوتا ہے۔ اہنکار سب پاپوں کا مُول ہے۔ جس کو اہنکار آیا وہی نیچے گِرا۔ پھر جیسے یہ اَور جیسے اُن کے اُستاد سِکھانے والے، بھیکھ اَور پنڈت، دونوں کال اَور کرم اَور مایا کے چکر میں پڑے ہیں اَور آئندہ اپنی

۱۔ عالم۔ ۲۔ کافر۔ ۳۔ حسد کرنے والا۔ ۴۔ طریقے۔

اپنی کرنی کا پھل بھوگیں گے۔ اِس رِیت [۱] سے اُن کا اُدّھار یا مُکتی نہیں ہو سکتی ہے۔

62۔ آج کل وِدیا کا وِستار [۲] بہت ہے اَور بسبب حاصل ہونے علم اَور عقل کے باہر مُکھی پُوجا ہر ایک کو اوچھی [۳] اَور فضُول نظر آتی ہے اَور اِس میں کچھ شک بھی نہیں کہ وہ سب نقل ہیں اَور اُن سے کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ مگر اِن کو اُس اُپاسنا اَور ابھیاس کی جس میں تن اَور من پر دباؤ اَور زور پڑتا ہے، تلاش بہت کم ہے اَور نہ اُس کی محنت اَور دِقّت کسی کو گوارہ ہوتی ہے۔ اِس واسطے کُل متوں کے وِدیاوان گیان مت کو پسند کر کے اُس پر اعتقاد لاتے ہیں اَور باچک گیانی [۴] یا صُوفی یا برہم گیانی بنتے چلے جاتے ہیں پر اپنی حالت کو ذرا بھی نہیں پرکھتے اَور نہ دُوسروں سے پرکھاتے ہیں اَور وِدیا بُدّھی [۵] کی دلیلوں سے لوگوں کو قائل معقُول کرنے کو تیار رہتے ہیں۔ غور کا مُقام ہے کہ جب تک کام اَور کرودھ اَور لوبھ اَور موہ اَور اہنکار موجود ہیں تب تک پُورن برہم پد کیسے پراپت ہو سکتا ہے؟ اگر دو چار گرنتھ پڑھ کر سمجھ لینے کا نام برہم گیان ہے، تو ایسے برہم گیانی بننے میں کیا محنت پڑتی ہے؟ ہر ایک شخص جس کو کسی قدر وِدیا اَور بُدّھی حاصل ہے، وہی گیان کے گرنتھ پڑھ سکتا ہے۔ پر صفائی انتر کی من اَور اِندریوں کو روک کر اَور بات ہے۔ یہ بنا یوگ ابھیاس کے حاصل ہونا ناممکن ہے۔

63۔ جو کوئی اِن گیانیوں سے کہے کہ ذرا ابھیاس میں بیٹھو اَور اپنے سرُوپ میں لگو تو من چنچل اُن کو ذرا بھی بیٹھنے نہیں دیتا ہے۔ جو سُرت شبد جوگ کا ابھیاس سنتوں کی رِیت سے کرتے تو اپنی پرکھ ہوتی اَور من چنچل کی خبر پڑتی، سو سُرت شبد جوگ کی خبر نہیں اَور نہ یوگ ابھیاس کی چاہ ہے، بلکہ اُس کی ضرُورت بھی نہیں سمجھتے ہیں اَور اِن میں سے بعضوں نے ابھیاس کیا مُقرّر کیا ہے کہ جو کچھ کہ پوتھیوں میں پڑھا ہے، اُس کا وِچارنا اَور اپنے تئیں سب سے نیارا خیال کرنا کہ میں من نہیں، تن نہیں، اِندیاں نہیں، پدارتھ نہیں، میں مایا سے علیحدٰا ہوں، اجنما ہوں اَور اِلپت [۶] ہوں اَور ایسا ہوں اَور ویسا ہوں اَور اِسی خیال کرنے کو ابھیاس مانا ہے اَور اِسی گُناون [۵] میں جو ذرا اِنشچلتا [۶] من کو ہُوئی، اُسی کو آتم آنند سمجھا ہے۔ ایسا آنند تو شیخ

۱۔ طریقہ۔ ۲۔ پھیلاؤ۔ ۳۔ نکمی، حقیر، گھٹیا قسم کی۔ ۴۔ عالم فاضل۔ ۵۔ علم و عقل۔ ۶۔ لاتعلق، بےلاگ۔

چلّی کو بھی حاصل ہُوا تھا، جب اُس نے یہ خیال کیا تھا کہ میں فلانے دیش کا راجہ ہوں اَور ایسا ایسا میرا مکان اَور ایسا جلوس ہے۔ جب آنکھ کھولی تو کچھ بھی نہیں دیکھا۔

64۔ غور کر کے دیکھا جاتا ہے تو ایسا ہی حال اِن گیانیوں کا معلوم ہوتا ہے کہ اپنے کو برہم سرُوپ اَور ست چت آنند سرُوپ کہتے ہیں اَور جب کسی نے کڑُوا یا طعن کا بچن کہا تو کرودھ کرنے کو تیار ہیں اَور جب کوئی اچھا پدارتھ دیکھا یا سُنا تو اُس کے لینے اَور دیکھنے کو تیار ہیں جو کسی نے ستُتی[1] کری تو اُس سے مگن اَور راضی ہیں اَور جو کسی نے نِندا کری تو اُس سے ناراض ہوتے ہیں اَور لڑنے اَور جھگڑا کرنے کو تیار ہیں اَور من کی چنچلتا کر کے ایک جگہ ایک ویش میں کبھی نہیں ٹھہرا جاتا۔ جو آتم آنند آیا ہوتا تو کیا یہ دَشا ہوتی کہ دیش وِدیش مارے مارے پھرتے اَور سَیر اَور تماشہ دیکھنے کے لیے ہر ایک سے خرچ مانگتے پھرتے اَور تیرتھوں اَور مندروں میں کرمیوں کے سنگ ٹکریں مارتے؟ ایک شخص جس کے پاس کچھ دام نہیں ہے اَور جب اُس کو دو چار ہزار روپے مِل گئے تو اُسی روپے سے اپنا کاروبار چلا کر ایک جگہ آنند سے چُپ ہو کر بیٹھ رہتا ہے اَور جو کسی کو کوئی نوکری مِل گئی تو پھر کہیں تلاش کو نہیں جاتا ہے اَور اُسی کے آنند میں مگن رہتا ہے اَور اٹک اَور بھٹک چھوڑ دیتا ہے۔ یہ کیسے برہم سرُوپ گیانی کہ اپنے کو برہم اَور آتما بتلاتے ہیں اَور پھر اُن کو اِس قدر بھی اُس برہم اَور آتما کا آنند نہ مِلا کہ دو چار برس بھی ایک جگہ بیٹھ کر اُس کا رس لیتے اَور میلہ اَور تماشہ اَور باغ اَور مکانات اَور دیشانتر[2] کی سَیر کے لیے مارے مارے نہ پھرتے؟ ایسی حالت سے اُن کی صاف ظاہر ہے کہ اُن کا گیان، وِدیا گیان یعنی باتوں کا گیان ہے، اصلی گیان نہیں ہے۔ اَور آتم آنند یا برہم آنند جس کی وہ ایسی بڑائی اَور صِفت کرتے ہیں، اُن کو ذرا بھی پراپت نہ ہُوا۔

65۔ اصلی گیان اُس کا نام ہے کہ برہم کا درشن ساکشات ہو جاوے۔ اُس کا رس ایسا ہے کہ گرہست آشرم کیا، سات ولائت کے راج پر ٹھوکر مارتا ہے۔ پر وہ رس مِلنا چاہیئے۔ سنتوں کے مت میں برہم نام اِیشور کے لکش سرُوپ کا[3] ہے اَور یہ لکش سرُوپ ہی مایا سبل ہے

ا۔ تعریف۔ ۲۔ دیش وِدیش۔ ۳۔ وہ سرُوپ جو دیکھا جا سکے۔

پر ویدانتی برہم کے لکش سرُوپ کو شُدھ[1] اَور ایشور سرُوپ کو واچ اَور مایا سبل کہتے ہیں۔ مگر سنت جو اِن دونوں سرُوپ کے پرے پہنچے، فرماتے ہیں کہ برہم کے دونوں سرُوپ یعنی واچ اَور لکش مایا سبل ہیں یعنی ایک جگہ مایا پرگٹ اَور دُوسری جگہ یعنی لکش میں بہت باریک اَور گُپت ہے۔

66۔ اب معلوم ہووے کہ کُل اَوتار درجے اعلیٰ کے اَور یوگیشور گیانی اَور جتنے کہ دیوتا اَور پیغمبر اور اَوتار درجے ادنےٰ کے ہیں، اِیشور کے لکش سرُوپ یعنی برہم سے، خواہ اُس کے واچ سرُوپ سے، پرگٹ ہوئے۔ اِس سبب سے جو کوئی کہ اُس کے واچ سرُوپ کے اُپاسک[2] ہیں یا اُس کے لکش سرُوپ کے گیانی ہیں وہ سب مایا اَور کال کی حد سے باہر نہیں ہوئے اَور اِسی وجہ سے جنم مرن سے نہیں بچ سکتے۔

67۔ سنت ستگُرو کا مارگ سب سے اُونچا ہے اَور وہ اُپاسنا سچے مالک یعنی ست پُرش رادھاسوامی کی جو برہم اَور پار برہم کے پرے ہے، بتلاتے ہیں تاکہ جیو مایا کی حد سے پرے ہوجاوے۔ سچے سادھ کی گتی دسویں دوار یعنی سُن پد تک ہے اَور وہی یوگیشور گیانی ہے اَور جو کوئی کہ اِس مُقام کے نیچے رہے، اُن کا درجہ پُورے سادھ سے کم ہے۔ اِس واسطے ہر ایک شخص کو جو کوئی اپنا سچّا اُدّھار چاہے، مُناسب ہے کہ سنتوں کا اِشٹ یعنی ست پُرش رادھاسوامی کا اِشٹ دھارن کرے۔ یہ نام 'رادھاسوامی' کُل مالک نے آپ پرگٹ کیا ہے۔ جس کسی کو اِس نام کا بھید مِل جاوے اَور وہ رادھاسوامی کی شرن لے کر اِس نام کا سنتوں کی جُگت یعنی طریق کے مُوافق جاپ کرے یا انتری سمرن کرے یا اپنے انتر میں نام کی دُھن سُنے تو ضرُور اُس کا اُدّھار ہوگا اَور یہ بات چند روز کے ابھیاس میں اُس کو آپ اپنے انتر میں ثابت ہوجاوے گی۔

68۔ یہ ذِکر اُوپر ہو چُکا ہے کہ کُل اَوتار اَور یوگیشور گیانی اَور پیغمبر اَور یوگی گیانی وغیرہ مُقام دسویں دوار یا ترِکُٹی یا سہس دل سے پرگٹ ہوئے اَور چاروں وید ناد یعنی پرنو سے،

۱۔ خالص، پاک۔ ۲۔ اُپاسنا یا بھگتی کرنیوالے۔

ترِکُٹی کے مُقام پر، پرگٹ ہوئے اَور دیوتا جیسے برہما، وِشنو، مہادیو سہس دَل کنول کے نیچے پرگٹ ہوئے۔ اِس واسطے اِن سب کا درجہ سنتوں کے اَور ست پُرش کے درجے سے نیچا ہے یعنی سنتوں کی بڑائی اِن سب سے زیادہ ہے۔ یہ سب سنتوں کے آدھین ہیں اَور سنت صِرف ست پُرش رادھاسوامی کے آدھین ہیں۔ اِسی سبب سے سنت اَور فقیروں کا بچن اَور بانی، وید اَور شاستر اَور قُرآن اَور پُوران پر فائق[1] ہے یعنی اِن سے اُونچا ہے۔ وید اَور قُرآن اَور پُوران بطور قانون، واسطے بندوبست دُنیا کے، ہیں۔ اِن میں اوّل مطلب پرورِتی یعنی دُنیا کے بندوبست اَور قیام یعنی ٹھہراؤ کا ہے اَور تھوڑا سا ذِکر نِورتی یعنی نجات کا ہے اَور سنتوں کے بچن میں اصلی مطلب نِورتی یعنی موکش کا ذِکر ہے۔ اِس واسطے اُن کی بانی اَور بچن سب آسمانی کتابوں پر فائق[1] ہے اَور یہی بڑائی سنتوں کی ہے، کیونکہ وید اَور کُل کتابیں آسمانی اُس ستھان سے پرگٹ ہوئی ہیں، جہاں سے تین گُن اَور پانچ تتّو پیدا ہوئے اَور مایا یعنی قُدرت نے ظہُور کیا اَور سنتوں کا بچن اُس ستھان سے پرگٹ ہُوا، جہاں مایا کا نام و نشان بھی نہیں ہے۔ اِس واسطے وہ صِرف نِورتی کا ذِکر کرتے ہیں اَور یہ نِورتی اَور پرورِتی دونوں کا ذِکر کرتے ہیں بلکہ پرورِتی کا ذِکر کثرت سے کیا ہے یعنی وید میں اسّی ہزار کرم کانڈ کے شلوک ہیں، یہ پرورِتی ہے اَور سولہ ہزار اُپاسنا کانڈ اَور صِرف چار ہزار نِورتی یعنی گیان کانڈ کے شلوک ہیں۔ یہی حال تھوڑا بہت قُرآن اَور دُوسری آسمانی کتابوں کا ہے کہ تواریخی حالات بہت ورنن کیے ہیں اَور طریقہ ابھیاس اَور شناخت[2] مالکِ کُل کا بہت کم بیان کیا ہے۔ خود شری کرشن مہاراج نے ارجُن سے گیتا میں کہا ہے کہ وید کی حد سے جو کہ تین گُن سے مِلا ہوا ہے، نیارا[3] ہو یعنی اُس کے اُوپر ستھان حاصل کر۔ شلوک یہ ہے:

ترَے گُن وِشیا وید انِسترَے گُنیو بھو ارجُن (گیتا، 2 : 45)

اَور ایسا بھی کہا ہے کہ جب تک شخص ورن آشرم کے کرم اَور دھرم یعنی اُپاسنا میں پھنسا ہے، تب تک وہ وید کا داس ہے یعنی اُس کو وید کے کہنے پر چلنا چاہیئے اَور جب وہ مایا اَور تین

ا۔ بڑھ کر، افضل، اعلیٰ، برتر۔ ۲۔ پہچان۔ ۳۔ الگ ہو، اُوپر اُٹھ۔

گُن کی حد سے نِکل گیا، تب وید کے سر پر اُس کے چرن ہیں یعنی وہ وید کے کرتا کا کرتا ہے اَور اِس کا حُکم وید کے حُکم سے اُوپر ہے۔ شلوک بھی لِکھا جاتا ہے:

ورن آشرم ابھِمانین شرُتی داسو بھوے نرہ

ورن آشرم وِہینشچ شرُتی پادوتھ مورُدھونی

اِس طرح مُسلمان فقیر کامل بھی شرع کے پابند نہیں، بلکہ شرع کے حُکم پر اُن کا حُکم ہے۔

69۔ یہ قول اُن سنتوں یعنی سچے اَور پُورے عاشقوں کے ہیں جو کہ ست لوک میں پہنچ کر سچے مالک اَور خُدا سے مِلے اَور وہاں سے دیکھتے ہیں کہ بے شُمار ترلوکیاں اَور بے شُمار برہمانڈ اَور ہر ایک برہمانڈ میں علیحٰدہ علیحٰدہ برہم وایشور اَور مایا اَور شکتی یعنی دُنیاداروں کا خُدا اَور اُس کی قُدرت اَور بے شُمار اَوتار اَور بے شُمار برہما اَور وِشنو اَور مہادیو اَور دیوتا اَور پیغمبر اَور اَولیا اَور انبیا اَور قُطب اَور فرشتے اَور جوگیشور اَور گیانی اَور رِشیشور اَور مُنیشور اَور سِدھ اَور جوگی اَور اِندر اَور گندھرو ہیں۔ ایسے جو سنت ہیں، وہ کب اِن کی طرف دِرشٹی لاویں گے اَور کب اُن کے حُکم کے پابند ہوں گے؟ ہر ایک ترلوکی کا ایک ایک دھنی یعنی مالک ہے، جس کو برہم اَور ایشور یعنی مایا سبل کہتے ہیں، ستھان اِس کا ترِکُٹی ہے اَور سہس دَل کنول ہے۔ ایسے ایسے بے شُمار برہم اَور ایشور اُس پرم پد یعنی ست پُرش رادھاسوامی کے پیدا کیے ہوئے ہیں۔ صِرف سنت اِس پد میں پہنچے ہیں، اَور دُوسرے کی طاقت نہیں ہے۔ لیکن جو کوئی اُن کے بچن پر نِشچے لاوے اَور اُن سے پریم اَور پریت کرے اَور اُن کا ست سنگ کرے، اُس کا بھی مایا کے جال سے اپنی کِرپا سے نکال کر ست پُرش رادھاسوامی کے چرنوں میں پہنچاتے ہیں۔

بھاگ دُوسرا

رادھاسوامی دَیال کی دَیا
رادھاسوامی سہائے

بچن حضوُری جو کہ مہاراج پرم پُرش پُورن دھنی رادھاسوامی صاحب نے زبانِ مُبارک سے وقت ست سنگ کے فرمائے اَور جن میں سے تھوڑے سے واسطے ہدایت ست سنگیوں کے لِکھے گئے۔

1۔ گرنتھ صاحب میں ہر جگہ اَور ہر شبد میں یہ بچن لِکھا ہے کہ ستگوُرو کھوجو پر افسوس ہے کہ کوئی ستگوُرو کو نہیں کھوجتا، تیرتھوں اَور گرنتھوں میں پچ رہے ہیں[1]۔

2۔ پہلے مُکھیہ[2] کر کے ستگوُرو سے پریت کرنی چاہیئے۔ جس کا ایسا انگ ہے، اُس کو سب ایک دِن پراپت ہے اَور جو نام اَور ست لوک کے کھوج میں لگا ہے اَور ستگوُرو سے پریت نہیں ہے، وہ خالی رہے گا۔ مُکھیہ پریت ستگوُرو کی ہے۔ وہ سب سے جُدا کر دے گی۔

3۔ اپنی حالت کو اپنے انتر میں دیکھتے چلنا چاہیئے کہ کام کرودھ آدِک[3] یہ سب ہمارے بس ہیں کہ نہیں۔ اگر نہیں ہیں تو اپنے ابھیاس میں لگے رہنا اَور کسی سے واد وِواد[4] نہ کرنا۔ اِس بچن کو سدا یاد رکھنا چاہیئے۔

4۔ ستگوُرو فرماتے ہیں کہ میرا اَور سیوکوں کا سنگ پرمارتھ کا ہے اَور جو کوئی من کے وِکاروں میں برتیں گے، میں اُن کا سنگی نہیں ہو سکتا۔

5۔ کرم، اُپاسنا، گیان، وِگیان، یہ چار ہیں۔ سو بغیر ستگوُرو کے ایک بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ اگر گوُرو پُورے ملیں تو وہ جیسا جس کا اِدھکار[5] دیکھیں گے، اُس کو اُسی میں لگا دیں گے۔ اَور جو کوئی پاکھنڈی گوُرو ملا تو جیسی چیلے کی رُچی[6] دیکھی، ویسا ہی اُپدیش کر دیا، اِس میں فائدہ نہیں ہوتا ہے، بلکہ گھاٹا، کہ پھر وہ اَور کہیں کے کام کا نہیں رہتا۔

6۔ برہما کو جب کبیر صاحب نے سمجھایا اَور اُس کو شوق ہوا کہ ست پُرش کا کھوج کروں،

۱۔ خوار ہو رہے ہیں۔ ۲۔ سب سے پہلے۔ ۳۔ وغیرہ۔ ۴۔ بحث و مباحثہ۔ ۵۔ لیاقت، حق۔ ۶۔ دلچسپی۔

پر کال نے بہکا دیا۔ پھر جیو کی کیا طاقت کہ بنا مہر ستگوُرو کے ست پُرش کا کھوج کر سکے۔

7۔ فرمایا کہ پرچہ لینے والا کوئی بھگت ہووے تو پرچہ مِلے۔ اِس قدر بھگتی کسی کی نہیں ہے جو پرچہ دیویں۔ یہ جو تُم کر رہے ہو، یہ نقل ہے۔ سو چِنتا کی بات نہیں ہے۔ اب کے ایسی ہی مَوج ہے۔ ایسے ہی سب کو تاریں گے۔

8۔ سرن اَور کرنی[1] دونوں کے واسطے پریم ضرور ہے۔ بِنا پریم کے سرن اَور کرنی دونوں نہیں ہو سکتے۔

9۔ جیسے دُودھ میں گھی اَور کاٹھ[2] میں آگ ہے، پر بِنا پرگٹ ہوئے دُودھ، گھی کا کام اَور کاٹھ، اگنی[3] کا کام نہیں دے سکتا ہے، اِسی طرح برہم گھٹ میں ہے، پھر جو برہم کہتے پھرے اَور پرگٹ ہوا نہیں تو برہم اپنے کو کہنا جھوٹھا ہے۔

10۔ مُکھیہ گوُرو بھگتی ہے۔ جب تک یہ نہیں ہوگی، کچھ نہیں ہوگا۔ جیسے ہو سکے گوُرو بھگتی پُوری اَور سچّی کرنا ضرور ہے۔

11۔ مالک تمہارے میں ایسے ہے جیسے پھُول میں خوشبوُ۔ پھُول دِیکھتا ہے، پر خوشبوُ نہیں دِیکھتی۔ جن کے ناسِکا[4] اِندری ہے، وہ پھُول میں خوشبوُ کو پہچان سکتے ہیں، ایسے ہی جن کو گوُرو گیان ہے، وہ مالک کو انتر میں جانتے ہیں۔

12۔ تُم لوگ جو بھجن کرتے ہو سو تُمہارا بھجن ایسا ہے، جیسے کولہُو کا بَیل کہ دِن بھر چلا اَور رہا گھر میں، پر اہنکار ہو گیا کہ میں بارہ کوس چلا۔ ایسے ہی تُمہارے میں یہ من رُوپی بَیل ہے کہ بھجن میں بیٹھتا ہے، پر چڑھتا نہیں۔ اِس سے اہنکار بڑھتا ہے کہ میں نے دو گھنٹے بھجن کیا، پر رس نہیں آتا ہے۔ جو رس آوے تو اہنکار کیوں ہووے؟ سو جب تک ترِکٹی کے پرے نہیں جاؤ گے، نِرمل رس نہیں آوے گا۔

13۔ کُل جیو اَدِھکاری بھگتی کے ہیں۔ سو پُورا اَدِھکار تو بھگتی کا بھی نہیں ہے۔ پر بھگتی میں بِگاڑ نہیں ہے اَور مالک کو بھگتی پیاری ہے، اَور کچھ پیارا نہیں ہے، اَور بھگتی ستگوُرو کی منظوُر ہے۔

۱۔ عمل۔ ۲۔ لکڑی۔ ۳۔ آگ۔ ۴۔ ناک۔

اَور کسی کی بھگتی سے وہ راضی نہیں ہے۔

14۔اُونٹ والے کے ہاتھ میں ایک اُونٹ کی نکیل ہوتی ہے۔ایک کے بعد ایک ، ہزاروں چلے آتے ہیں۔اِسی طرح گُورمُکھ تو ایک ہی ہوتا ہے، اُس کے پرتاپ سے بہت سے جیو پار ہو جاتے ہیں۔

15۔ست سنگ پارس ہے۔اِس میں جو سچا ہو کر لگا، وہ کنچن[1] ہو گیا۔جیسے پارس کے پرسے[2] لوہا کنچن ہوتا ہے۔اَور جو انتر[3] رہا یعنی کپٹ رہا تو وہ لوہے کا لوہا رہا اَور ست سنگ تو پارس ہی ہے۔

16۔جو لوگ ست سنگی، وقت سیوا کے، آپس میں کرودھ میں بھر جاتے ہیں، یہ اُن کو مُناسب نہیں ہے۔یہ عادت سنساری جیوؤں کی ہے کہ جب اُن کے کسی کام میں وِگھن[4] پڑا تو وہ کرودھ میں بھر آئے۔جو ایسی ہی عادت ست سنگی کی بھی ہوئی تو وہ اَور سنساری ایک ہوئے۔کچھ فرق نہیں رہا۔ست سنگی کو کشما[5] ہونی مُناسب ہے۔یہ کرودھ کال کا چکر ہے۔اُس کو مت دھسنے دو۔جس وقت کوئی ہٹھ زبر کرے، اُس وقت کشما کرنی چاہیئے۔

17۔سُننا اَور سمجھنا سہج ہے، کیونکہ باہر سے سُن لیا اَور سمجھ بھی لیا اَور انتر میں نہیں دھسا تو وہ سُننا اَور سمجھنا وِرتھا[6] ہے اَور انتر میں جو دھسے گا تو اُس کا برتاؤ بھی اُسکے انُوسار[7] ہو گا۔جو انتر میں ہو گی، وہی باہر نکلے گی۔یہ نیم[8] ہے۔سو جو ست سنگی ہیں، اُن کو ہر وقت وِچار رکھنا ضرور ہے اَور ست سنگی کو ہر وقت وِچار رہتا ہی ہے، کیونکہ وہ ہر وقت اپنے سوامی کو سر پر رکھتا ہے اَور بِنا ستگُورو سوامی کو سر پر رکھے ہر وقت وِچار کا ٹھہرنا بنتا ہی نہیں ہے یعنی بِنا حمایتی کے یہ من بیری[9] وِچار کب آنے دیتا ہے؟ اِس سے تُم کو مُناسب ہے کہ ہر وقت ستگُورو سوامی اَور شبد کو اپنے سر پر رکھتے رہو۔اِس کو کبھی مت بِسارو۔

18۔جیسے سب کی چاہ سنساری پدارتھوں میں جنم جنم سے چلی آتی ہے ایسے ہی پرمارتھ

۱۔سونا۔ ۲۔چھُونے سے۔ ۳۔فرق۔ ۴۔خلل، رُکاوٹ، ۵۔معافی۔ ۶۔فضول۔ ۷۔مُطابق۔ ۸۔اصُول۔
۹۔دُشمن من۔

کی بھی ہووے، تب کچھ کام اِس جیو کا بنے۔

19۔ یہ سنسار جو کہ اُجاڑ ہے، اِس کو بستی سمجھ رکھا ہے اَور اُس کے پدارتھ[1] جو کہ ناشمان[2] ہیں، اُن کو ست[3] جانتے ہیں اَور جو اِس میں ست[3] ہے، اُس کی خبر بھی نہیں ہے تو کیوں کر اِس جیو کا گُزارہ ہووے اَور کیسے ست سنگ میں لگے۔

20۔ جیو کو سنتوں کے سنگ کا اَدھکار[4] ہی نہیں ہے۔ کچھ کال[5] ست سنگ کرے تو اَدھکاری یہاں بیٹھنے کا ہووے اَور بہتیرا سمجھاوٗ پر اپنی بُدھی کی چترائی پیش کیے بِنا مانتا ہی نہیں ہے اَور یہاں بُدھی کا کام نہیں ہے۔ یہ مارگ تو پریم کا ہے۔ سو پریم، بِنا ست سنگ کے، کیسے آوے؟ اَور ست سنگ میں کال لگنے نہیں دیتا ہے۔ پھر جیو بھی لاچار ہے۔ اِس کا بس نہیں ہے۔

21۔ سنتوں سے ایسی پریت کرنی چاہیے جیسے جل مچھلی کی پریت ہے۔ ایسی پریت جس نے سنتوں سے کری تو وہ اُن کا پیارا ہوا اَور وہی جگت سے نیارا ہوا۔

22۔ من کو اَور گُورو کو سنمکھ[6] کھڑا کرے۔ اُس وقت جو گُورو کا حکم مانا تو من کو مارا اَور جو من کے کہنے میں چلا تو گُورو سے بے مُکھ[7] ہوا۔ سو جس کو درد ہے، وہ تو گُورو کو ہی مُکھیہ رکھے گا اَور جس کو خوف نہیں ہے، وہ من کی لہروں میں بہے گا۔

23۔ سنتوں کی بانی کا پاٹھ کرنے اَور یاد کرنے سے کچھ نہیں ہوگا، جب تک کمائی نہ ہوگی۔ اِس واسطے جو بچن سُنو، اُس کی کمائی کرو، نہیں تو سُننا اَور سمجھنا بے فائدہ ہے۔

24۔ جیسے آج کل کے جیووٗں کی پریت ورت اَور تیرتھ اَور مُورتی میں ہے، اُس کا چوتھا حِصّہ بھی ست گُورو کے چرنوں میں نہیں۔ اِس سبب سے اِن کے انتر میں کچھ نہیں دھستا ہے۔ سُنیں تو اُوپر سے اَور درشن کریں تو اُوپر سے، نام لیں تو اُوپر سے۔ جو ست گُورو پُورے مِلیں تو سب دواروں سے انتر میں دھساویں۔ بِنا ست گُورو کے کسی کی طاقت نہیں جو انتر میں دھساوے۔

۱۔سامان۔ ۲۔فنا۔ ۳۔سچا، حقیقی۔ ۴۔لیاقت۔ ۵۔عرصہ۔ ۶۔سامنے۔ ۷۔مُنہ موڑا ہوا۔

25۔ جب تک اپنے وقت کے پُورے گُورو کی ٹیک نہ باندھو گے، کبھی چوراسی سے نہیں بچو گے۔ جو پچھلے سنتوں کے گھر کے ہو اَور سنتوں کی ٹیک رکھتے ہو اَور اپنے وقت کے پُورے ستگُورو پر بھاو نہیں ہے اَور اُن کا بچن نہیں مانتے ہو تو بھی چوراسی سے نہیں بچو گے، کیونکہ پچھلے جو سنت ہو گئے ہیں، اُن کا بھی یہی حُکم ہے کہ وقت کے پُورے ستگُورو کی سرن لو تو کارج ہو گا۔

26۔ اِس من مست کو وہی بس کرے گا جس کو سچی چاہ مالک کے ملنے کی ہے۔ جیسے مَست ہاتھی جنگل میں پھرتا ہے اَور جدھر چاہے اُدھر چلا جاتا ہے، کوئی نہیں روکتا ہے اَور جب ہاتھی بان کا انکُش اُس کے اُوپر لگا، تب وہی مست ہاتھی بادشاہ کی سواری میں آیا اَور سُکھ سے رہنے لگا، اِسی طرح جو گُورمُکھ ہیں، وہی محل میں دخل پاویں گے، اَور جو نگُورے ہیں، وہ چوراسی جاویں گے۔ اِس سے جہاں تک ہو سکے گُورمُکھتا[1] کرنے میں محنت کرنی چاہیئے اَور گُورو پُورا ہونا چاہیئے۔

27۔ جو کچھ ہم کہتے ہیں اَور سُناتے ہیں، بمُوجب جیوؤں کے اِدھکار کے ہے۔ اِس وقت کوئی پُورا اِدھکاری نظر نہیں پڑتا ہے۔ جو بڑے پرمارتھی کہلاتے ہیں، وہ سینکڑوں چیلے کرتے ہیں اَور چاہے گرہستی ہوئے چاہے بھیکھ، وِچار مالا پڑھا کر گیانی بنا دیتے ہیں۔ سو ایسے گُورو اَور چیلے دونوں بھرم میں پڑے ہیں۔ اُن کو سِوائے اہنکار کے اَور کچھ حاصل نہ ہو گا اَور جو گُورو نانک کے گھر میں ہیں، اُن کا یہ حال ہے کہ گرنتھ صاحب کو پوٹ باندھ کر رکھ لیا ہے اَور آرتی اُتارتے ہیں اَور ڈنڈوتیں کرتے ہیں اَور بہت روز تک ایسا کیا، پر گرنتھ میں سے یہ آواز نہیں آئی کہ نام چِت آوے اَور سُکھی رہو اَور یہ نہیں خیال کرتے ہیں کہ گرنتھ صاحب میں ست گُورو سنت کی مہما ہے، اُن کا بھی کھوج کرنا چاہیئے یا نہیں اَور جو بچن گُورو نے اِس وقت کے واسطے فرمایا ہے، اُس کو نہیں مانتے۔ ذرا پہلے وِچارو کہ جب گُورو نانک پرگٹ ہوئے تھے، تب گرنتھ صاحب کہاں تھا اَور اُنہوں نے اپنے ہی بچن سے جیوؤں کو سمجھایا ہو گا۔ اِس

---

[1] ۔ گُورو کے حُکم میں رہنا۔

سے ظاہر ہے کہ گرنتھ کی طاقت نہیں ہے کہ سنت بنا دیوے اَور سنت گرنتھ کے آسرے نہیں ہیں اَور سنتوں کو طاقت ہے کہ سنت بنا دیویں اَور جب چاہیں تب گرنتھ رَچ لیویں، اَور بہت سے ایسے ہیں کہ جنہوں نے سَو سَو بار پاٹھ کیا، پر یہ خیال میں نہ آیا کہ گرنتھ میں کیا بچن لکھا ہے۔ ایسے پاٹھ کرنے سے کچھ کام نہ ہوگا۔ سنت ست گُورو کا کھوجنا لازم ہے کہ جو سب بھرم کو مِٹاویں۔ سِوائے اِس کے چوراسی سے بچنے کا کوئی اُپائے[1] نہیں ہے۔

28۔ سنتوں کا ست سنگ ایسا کلپ ترُو[2] ہے کہ سب باسنا[3] دُور کر دیتا ہے اَور کہتے ہیں کہ کلپ ترُو سب باسنا پُوری کر دیتا ہے، پر آج تک کسی کو مِلا نہیں۔ لیکن ست سنگ تو نج[4] کلپ ترو ہے۔ اِس سے بارمبار ست سنگ کرنا چاہیئے۔ بہت نہ بن سکے تو تھوڑا کرے، پر سچوٹی کے ساتھ کرے، کپٹ سے نہ کرے کہ اُس میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔

29۔ جیسے ہیرا موتی کو بیندھتا[5] ہے، پتھر کو نہیں بیندھتا ہے، اسی طرح سنتوں کا بچن ادِھکاری کو اثر کرتا ہے، اَن ادِھکاری کو فائدہ نہیں کرتا، پر جو اَن ادِھکاری بھی برابر ست سنگ کرتا رہے گا تو ایک روز لائق ست سنگ کے ہو جاوے گا۔ پر دِقّت یہ ہے کہ اُس سے ست سنگ میں ٹھہرا نہیں جاوے گا۔

30۔ پرتھم[6] دُھندھوکار تھا۔ اُس میں پُرش سُن سمادھ میں تھے، جب تک کچھ رچنا نہیں ہوئی تھی۔ پھر جب مَوج ہوئی، تب شبد پرگٹ ہوا اَور اُس سے سب رچنا ہوئی۔ پہلے ست لوک اَور پھر ست پُرش کی کلا سے تین لوک اَور سب وِستار[7] ہوا۔

31۔ وہ جو پار برہم پرماتما ہے سو سب جیوؤں کے پاس موجُود ہے، پر سنسار رُوپی بھوساگر سے کسی کو نکال نہیں سکتا ہے۔ بجائے نکالنے کے اَور روز بروز پھنساتا جاتا ہے اَور جب وہی پار برہم پرماتما ستگو رو رُوپ رکھ کر اُپدیش کرتا ہے تو وہ سنسار کے بندھنوں سے جیو کو چھڑا سکتا ہے۔ پر لوگ ایسے اندھے ہیں کہ اِس سرُوپ کو جو اُدّھار کرنے والا ہے، نہیں

۱۔ ذریعہ، طریقہ۔ ۲۔ کلپ برکش، ایک روایتی درخت جس کے بارے میں روایت ہے کہ وہ تمام خواہشیں پُوری کر دیتا ہے۔ ۳۔ خواہشیں، تمنائیں۔ ۴۔ ذاتی، اپنا۔ ۵۔ سُوراخ کرتا ہے۔ ۶۔ سب سے پہلے۔ ۷۔ پھیلاؤ۔ پسارا۔

پکڑتے اَور غائب کا دھیان کرتے ہیں، سو وہ دھیان اُن کا قبوُل نہیں ہوتا کیونکہ مالک نے یہ قاعدہ مُقرّر کر دیا ہے کہ جو سَتگُرو رودوارے مُجھ سے ملے گا، اُس سے میں مِلوں گا۔ نِگُورے کو میرے دربار میں دخل نہیں ہے۔ اب جو کوئی یہ کہے کہ جیو سنتوں کا بچن کیوں نہیں مانتے ہیں، سو سبب اُس کا یہ ہے کہ خوف اَور شوق نہیں ہے۔ جس کو مالک کا خوف ہوگا، اُس کو شوق مِلنے کا بھی ہوگا۔ پہلے خوف ہونا چاہیئے۔

32۔ آج کل کے گُورو چیلہ تو کر لیتے ہیں اَور پتھر پانی میں جیو کو لگا دیتے ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اپنے سے پریت کراتے۔ سو وہ کیا کریں، اُنہوں نے آپ گُورو سے پریت کری ہوتی تو وہ بھی اپنی پریت کراتے۔ ایسے جو گُورو ہیں، اُن کا نام گُورو نہیں ہو سکتا ہے۔

33۔ جس کو درد پرمارتھ کا اَور ڈر چوراسی کا ہے، اُس کو مُناسب یہ ہے کہ پہلے پُورے گُورو کو پکڑے، کیونکہ جب تک گُورو سے پریت نہ ہوگی، انتہ کرن[1] شُدھ[2] نہیں ہوگا، اَور جب تک انتہ کرن شُدھ نہیں ہوگا، تب تک نام فائدہ نہیں کرے گا۔ جیسے کِسان جب بیج ڈالتا ہے تو پہلے کھیت کو کما لیتا ہے، جو بے کمائے ہوئے بیج ڈال دے تو کچھ نہیں پیدا ہوتا، اِسی طرح ہردے رُوپی زمین کی کمائی کے واسطے گُورو کا پریم ہے۔ جب تک گُورو کا پریم نہیں ہوگا، نام فائدہ نہیں کرے گا اَور آج کل کے لوگوں کا یہ دستُور ہے کہ نام کا سمرن گھر بیٹھے کیا کرتے ہیں اَور گُورو سے کچھ مطلب نہیں، سو ایسے لوگ دونوں سے خالی رہیں گے، نہ گُورو ہی مِلا اَور نہ نام ہی مِلے کیونکہ نام گُورو کے اختیار میں ہے اَور گُورو سے پریت نہیں کری پھر نام کیسے ملے؟

34۔ برہما سے آدی لے کر جتنے دیوتا ہیں اَور رام اَور کرشن سے آدی[3] لے کر جتنے اَوتار ہوئے ہیں، اِن سب کا درجہ سنتوں سے نیچا ہے اَور سنتوں کا درجہ سب سے اُونچا ہے۔ یہ سب کامدار اَور وزیر ہیں اَور سنت بادشاہ ہیں۔

35۔ ست سنگ مُکھیہ ہے۔ اِس میں پڑے رہنے سے بہت سے فائدے ہوتے ہیں، یہاں تک کہ جیسے پتھر جو پانی میں پڑا رہتا ہے تو شیتل[4] رہتا ہے، اگرچہ انتر میں اُس کے

۱۔ ہردے، من۔ ۲۔ صاف، پاک۔ ۳۔ لے کر، شروعات۔ ۴۔ ٹھنڈا۔

شیتلتا اثر نہیں کرتی ہے، پر پھر بھی جل کے باہر کے پتھروں سے بہتر ہے۔ ایسے جو جیو باہر سے ست سنگ میں آ بیٹھتے ہیں اور انتر میں اُن کے نہیں دھستا ہے تو کچھ حرج نہیں ہے، سنساری جیوؤں سے پھر بھی بہتر ہیں۔ آہستہ آہستہ انتر میں بھی اثر ہونے لگے گا۔

36۔ جب تک سوانسا ہے، گوُرو بھگتی کرے جانا چاہیئے۔ گوُرو بھگتی کُل مالک کی بھگتی تو ہے اور اُن سے کچھ نہ مانگے۔ اُن کو اختیار ہے، جب وہ اِدھکاری دیکھیں گے، جو چاہیں گے، سو بخش دیں گے۔

37۔ ستگوُرو کو دِینتا پسند ہے۔ جو دِینتا سچی ہے تو نہ من کی چنچلتا کا فکر کرے اور نہ راستے کے توشے کا سوچ کرے۔ ایک ستگوُرو کی سرن درِڑھ کرے اور اُن کی اوٹ لیوے، بیڑا پار ہے۔

38۔ جن کے جڑ چیتن کی گانٹھ بندھی ہے، وہ کام، کرودھ، لوبھ، موہ، اہنکار میں برتتے ہیں۔ کبھی شِیل[1] کشما[2] سنتوش[3] کا برتاؤ ہو جاتا ہے، سو بھی اُوپری، انتر میں تو وہی رس لیتے ہیں اور جن کی جڑ چیتن کی گانٹھ کھُلی ہوئی ہے اُن کے کبھی کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار پاس بھی نہیں آتے ہیں۔

39۔ مالک سب کے ساتھ ہر وقت موجوُد رہتا ہے۔ اچھا اور بُرا جو کوئی کام کرتا ہے، سب کی برداشت کرتا ہے۔ جب اُس کی مرضی ہوگی، تب اُس سے وہ کام نہیں کراوے گا۔ اور کسی کے کہنے سے کوئی نہیں مانے گا۔ ناحق کیوں کسی کو دُکھانا؟ جس کو اپنے اُوپر سردھا[4] اور پرتیت[5] ہووے، اُس کے سمجھانے میں دوش نہیں ہے اور وہی مانے گا۔

40 کرمی اور شرعی اور گیانی کبھی سنتوں کے بچن کو نہیں مانیں گے۔ یہ سنساری چاہ والے اور بُدھی کے بِلاس والے ہیں۔ اُن کو سنتوں کے ست سنگ میں آنا بھی مُناسب نہیں ہے۔ اور نِرملے سنیاسی گیانی ویدانتی نہنگ اور موُرت تیرتھ برت والے اور جو وید شاستر پُوران قُرآن کے قیدی ہیں اور پرمارتھ کا درد نہیں رکھتے، وہ سب اِسی طرح کے لوگوں میں سے ہیں۔ اِن سے سنتوں کو سِوائے تکلیف کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا، کیونکہ اِن کو کھوج ستگوُرو

۱۔ خیالات کی پاکیزگی۔ ۲۔ معافی۔ ۳۔ صبر وقناعت۔ ۴۔ اعتقاد، یقین۔ ۵۔ بھروسہ۔

کا نہیں ہے، صِرف ٹیکی ہیں۔

41۔ اِس کل جُگ میں تین باتوں سے جیو کا اُدّھار ہوگا۔ ایک ستگُورو پُورے کی سرن، دُوسرے سادھ سنگ اَور تیسرے نام کا سمرن اَور سرَون[1]۔ اَور باقی سب جھگڑے کی باتیں ہیں۔ اِس وقت میں سِوائے اِن تینوں باتوں کے اَور کاموں میں جیو کا اکاج[2] ہوتا ہے۔

42۔ یہ جیو سنسار میں واسطے تماشہ دیکھنے کے بھیجا گیا تھا، پر یہاں آن کر مالک کو بھُول گیا اَور تماشے میں لگ رہا۔ جیسے لڑکا باپ کی اُنگلی پکڑے ہوئے میلہ دیکھنے کو بازار میں نِکلا تھا سو اُنگلی چھوڑ دی اَور میلے میں لگ گیا سو نہ میلے کا آنند رہا اَور نہ باپ مِلتا ہے، مارا مارا پھرتا ہے، اِسی طرح سے جو اپنے وقت کے ستگُورو کی اُنگلی پکڑے ہوئے ہیں، اُن کو دُنیا میں آنند ہے اَور اُن کا پرمارتھ بھی بنا ہوا ہے اَور جن کو وقت کے ستگُورو کی بھگتی نہیں ہے، وہ یہاں بھی در بدر مارے مارے پھرتے ہیں اَور انت کو[3] چَوراسی میں جاویں گے۔

43۔ جو شبد کا رس چاہے تو مُناسب ہے کہ ایک وقت کھانا کھاوے اَور جو ہر روز دو یا تین بار کھانا کھاوے گا، اُس کو شبد کا رس ہرگز نہیں آوے گا۔

44۔ زندگی وہی سپھل[4] ہے جو ستگُورو سیوا اَور مالک کے بھجن میں لگے اَور دھن وہی سپھل ہے جو سنت ستگُورو اَور سادھ کی سیوا میں خرچ ہووے اَور لڑکے بالے اَور کٹمبی اِس کے وہی ہیں جو پرمارتھ میں سنگ[5] دیویں۔

45۔ جو ستگُورو کی پریت اَور اُن کا نِشچے کرے گا، اُس کو شبد بھی مِلے گا اَور جس کو ستگُورو کی پرتیت نہیں ہے، وہ شبد سے بھی خالی رہے گا۔

46۔ کام، کرودھ، لوبھ، موہ، اہنکار کی جڑ اَور آشا ترِشنا کی مَیل انتہ کرن میں ہے، سو یہ مَیل ستگُورو کی پریت سے جاویگی اَور پریم آوے گا۔ جب پریم آیا، تب ہی کام پُورا ہوا۔

47۔ سیوک کا دھرم یہ ہے کہ سِوائے ستگُورو کے اَور سب کی سرن توڑ دیوے اَور ستگُورو کو ہی مُکھیہ کر کے پکڑے اَور جو سیوک ایسا نہیں کرے گا تو ستگُورو اپنی دَیا سے آپ پکڑیں گے،

۱۔ سُننا۔ ۲۔ نُقصان۔ ۳۔ آخرکار۔ ۴۔ کامیاب۔ ۵۔ ساتھ۔

پر اُس کو ذرا تکلیف ہوگی۔

48۔ چیتن [1] کی سیوا سے چیتن کو پاوے گا اَور جڑ کی سیوا سے جڑ کو پاوے گا۔ سو سوائے ستگُورو کے اَور سب جڑ ہیں۔ ایک سنت ستگُورو ہی اِس سنسار میں چیتن ہیں۔ اِس واسطے اُن کی سیوا سب جیوؤں کو جو اپنا بھلا چاہتے ہیں اَور چیتن سے مِلا چاہتے ہیں، کرنا چاہیئے۔

49۔ پہلے گُورمُکھتا ہونی چاہیئے، بعد اِس کے نام ملے گا اَور جب تک گُورمُکھتا نہیں ہوگی، نام کبھی نہیں ملے گا۔ اِس واسطے سب کو چاہیئے کہ گُورمُکھ ہونے میں محنت کریں۔

50۔ سنساری جو اپنی تمام عُمر سنسار میں کھو دیتے ہیں، انت کال [2] اکیلے جاتے ہیں۔ مرگھٹ تک اُن کے سب سنگ رہتے ہیں۔ انت کال کا کوئی سنگی نہیں ہے۔ اَور جو ست سنگی ہیں، اُن کے ستگُورو سدا سنگ رہتے ہیں۔ اَور یہ بات ظاہر ہے کہ اکیلے تکلیف ہوتی ہے یعنی بنا دو کے سنسار میں بھی اَور انت کو بھی تکلیف رہتی ہے۔ یہاں تو اِستری اَور پُتر اِن کے سنگ آرام رہتا ہے اَور انت کو گُورو سہائے ہوتے ہیں۔ اِس دیہہ دھرے کا یہی پھل ہے کہ ستگُورو کا سنگ بار مبار کرے کہ انت کو پھر تکلیف نہ ہووے۔ جو باہر سے نہ بنے تو اُن کو اپنے انتر میں سدا سنگ رکھے۔

51۔ جیسے باچک گیانی بنا پریم کے خالی پھرتے ہیں، ایسے ہی ستگُورو بھگت بھی بنا پریم کے خالی رہتا ہے۔ جب تک پریم نہیں آوے گا، تب تک کچھ پراپتی نہیں ہوگی۔ پر اتنا فرق ہے کہ باچک گیانی نے تو پریم کی جڑ ہی کاٹ دی، اُس کو کبھی کچھ حاصل نہیں ہوگا اَور ستگُورو بھگت کو ایک روز پریم کی بخشش ضرور ہوگی۔

52۔ نام یعنی شبد بڑا پدارتھ [3] ہے۔ پر کسی کو اِس کی قدر نہیں ہے، کیونکہ نام کی یہ مہما ہے کہ سوتے پُرش کو پُکارو تو وہ جاگ پڑتا ہے اَور جو جاگتا پُرش ہے، اُس کو نام لیکر پُکارو تو کیوں نہیں سُنے گا؟ پر وہ تمہاری پکائی اَور سچائی دیکھتا ہے اَور جب تمہاری آنکھوں کو دیکھنے کے لائق اَور ہردے کو اپنے بیٹھنے کے لائق کر لے، تب پرگٹ ہووے۔ اتنے میں جو گھبرا جاوے اَور

۱۔ ذی ہوش، ہوش مند۔ ۲۔ موت کا وقت، آخری وقت۔ ۳۔ شے۔

چھوڑ دیوے تو وہ بھی چُپ ہو رہتا ہے اَور جس نے یہ سمجھ لیا کہ جب تک سوانس آتا جاتا ہے تب تک نام کو نہیں چھوڑوں گا، اُس کو پھر وہ ضرور ملتا ہے۔

53۔ جس کو ستگُورو مِلے اَور اُنہوں نے اپنی کرِپا سے نام اَور اُس کا بھید بخشا تو اُس کو چاہیئے کہ اُس کی کمائی کرے اَور ستگُورو کی پریت اَور پرتیت بڑھاتا جاوے اَور جو نہ ہو سکے تو اپنے من میں پچھتاوے اَور جتن کرتا رہے اَور کِسی کے سمجھانے کا اِرادہ نہ کرے۔ سمجھانے والا اپنا فکر آپ کر لے گا۔ اس کو چاہیئے کہ یہ اپنا فکر کرے۔

54۔ اِس کلجُگ میں سنتوں نے بجائے پُرانے تیرتھوں کے اَور ورتوں کے یہ تیرتھ اَور ورت مُقرر کیے ہیں یعنی ستگُورو کی آگیا[1] میں برتنا تو ورت اَور ستگُورو اَور سادھ کا سنگ تیرتھ۔ اِس سے جیو کو فائدہ ہوگا اَور پُرانے تیرتھ ورت کرنے سے سِوائے اہنکار کے اَور کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

55۔ یہ من بطور مست ہاتھی کے ہے، جدھر چاہتا ہے اُدھر چلا جاتا ہے اَور جیو کو سنگ لیے پھرتا ہے۔ جنگل کے ہاتھی کے لیے تو ہاتھی وان دُرست کرنے کو ضرور ہے اَور اِس من رُوپی ہاتھی کو ستگُورو ضرور ہیں۔ جب تک ستگُورو کا انکُس اِس پر نہ ہوگا تب تک اِس کی مستی نہیں اُترے گی۔ اِس جیو کو جو پرم پد کی چاہ ہے تو ستگُورو کرنا ضرور ہے۔ بِنا ستگُورو کے کبھی پرم پد حاصل نہ ہوگا۔ اِس بچن کو سچا مانو نہیں تو چوراسی جاؤ گے۔

56۔ سنت ستگُورو کا مت سرگُن اَور نِرگُن دونوں سے نیارا ہے اَور جو رچنا ست لوک میں ہے، وہ بھی ست[2] اَور اُس کا رچنے والا ست پُرش بھی ست ہے۔

57۔ جو سنت یا فقیر ہیں، وہ ذاتِ خُدا یعنی سرُوپ مالک کے ہیں۔ جو اُن کی خدمت کرے گا اَور اُن کی محبت اَور پرتیت کرے گا، وہ بھی ذاتِ خُدا ہو جاوے گا۔

58۔ گُورمُکھ ہونا مُشکل ہے۔ شبد کا کھلنا مُشکل نہیں ہے۔ سو ستگُورو کی مَوج سے ہوگا۔ بِنا اُن کی دَیا کے کچھ نہیں ہو سکتا۔

59۔ دسواں دوار جو اِس شریر میں گُپت ہے، سو اِس کلجُگ میں سنتوں نے اُس کے کھلنے

---

[1] حُکم۔ [2] لافانی۔

کا اُپاو[1] شبد کے راستے سے رکھا ہے۔ اَور سب مت والوں کا دسواں دوار، اَور رِیت[2] سے کھلنا گُپت ہو گیا۔

60۔ دونوں کام نہیں بن سکتے۔ بھگتی گُورو کی کرو گے تو جگت سے توڑنی پڑے گی اَور جگت سے رکھو گے تو بھگتی میں کسر پڑے گی۔ سو اِس بات کا نیم نہیں ہے۔ جن کے اچھے سنسکار ہیں اَور ستگُورو کی کِرپا ہے، اُن کے دونوں کام بخوبی بنتے چلے جاویں گے، کچھ دِقّت نہیں پڑے گی، اَور جن کے سنسکار نکرِشٹ ہیں، اُن سے ایک ہی کام بنے گا۔

61۔ جس کو شبد مارگ کی چاہ ہے اَور اُس کو اُس کے بھیدی سنت مِل جاویں تو مُناسب ہے کہ تن، من، دھن اُن کے ارپن[3] کر دے اَور اُن سے ذرا دریغ نہ کرے۔

62۔ نام رسائن کے برابر کوئی رسائن نہیں ہے۔ جس نے یہ رسائن بنالی، اُس کے پاس سب رسائن ہاتھ باندھے کھڑی ہیں۔ جب خاوند قبضے میں آ گیا تب جورُو کہاں جا سکتی ہے؟

63۔ مُکتی میں بڑے بھید ہیں۔ کوئی تیرتھ اَور ورت کرنا، اِسی میں مُکتی سمجھتے ہیں۔ کوئی جپ تپ کو مُکتی رُوپ جانتے ہیں۔ کوئی تیاگ میں مُکتی مانتے ہیں۔ سو یہ سب غلطی میں پڑے ہیں۔ سنت یہ کہتے ہیں کہ جب تک سُرت اپنے نج مُقام کو نہ پاوے گی تب تک مُکتی کا ہونا صحیح نہیں ہے۔

64۔ وید سے آدی لیکر جتنے شاستر ہیں اَور کھٹ درشن اَور چندرائن سے آدی لیکر جتنے ورت ہیں اَور جتنا پسارا اِس لوک[4] کا ہے، سب ناش ہونگے۔ ایک سنت اَور سیوک بچیں گے۔ اِس سے لازم ہے کہ سنساری پرِیتوں[5] کو کم کریں اَور سنتوں سے پرِیت بڑھاویں۔ اُنکی پرِیت سُکھ کی داتا ہے اَور دھن اَور مان اَور اِستری اَور پُتر کی پرِیت دُکھ کی داتا ہے۔

65۔ پنڈت اَور بھیکھ سے جیو کا اُدّھار نہیں ہوگا۔ جب تک سنت دَیال نہ ملیں گے اَور کسی سے اِس جیو کا اُدّھار نہیں ہوگا۔ سو جہاں تک بن سکے، سنت دَیال کا کھوج کر کے اُن کی سرن پڑے تو ایک ہی جنم میں اُدّھار ہے۔

۱۔ ذریعہ، طریقہ۔ ۲۔ ڈھنگ ۳۔ حوالے، سپرد۔ ۴۔ کائنات۔ ۵۔ پیار بھرے تعلقات۔

66۔ جو سنت گرہست میں رہتے ہیں، اُن سے بہت سے جیو پار ہوتے ہیں اَور جو بھیکھ میں ہوتے ہیں، اُن سے اُدّھار کسی کا نہیں ہوتا۔ پر جو سنت دَیال ہیں، وہ گرہست ہی میں رہتے ہیں۔

67۔ مالک نے یہ فرمایا ہے کہ سادھ اَور پریمی جَن میری دیہہ ہیں۔ جو میری سیوا کرنا چاہیں، تو میرے سادھوؤں اَور پریمیوں کی سیوا کریں اَور لوگ باولے، پانی اَور پتھر پُوجتے ہیں۔ گُورو بھگتی اَور ست سنگ اَور سادھ سیوا جو مُکھیہ ہے، کوئی نہیں کرتا ہے۔

68۔ اِس وقت کے جیوؤں کے واسطے پہلے گُورو بھگتی اَور ست سنگ چاہیئے۔ اِس کے بِنا کام نہیں ہوگا۔

69۔ ست سنگ میں آ بیٹھنے سے کرم نہیں کٹتے ہیں۔ ست سنگ کا جو کرم ہے، اُس کے کرنے سے کرم کٹتے ہیں۔

70۔ ہر کوئی نام کا سمرن کرتا ہے اَور کچھ بھی انگ [1] اُس کا نہیں بدلتا۔ سبب اِس کا یہ ہے کہ پوتھیوں کا لِکھا نام جپتا ہے۔ کسی سادھ کا بتایا ہوا نام جپے تو خبر نام کے رس کی پڑے، کیونکہ سنتوں نے اپنے ہردے رُوپی زمین کو کما کر نام رُوپی درخت لگایا ہے اَور اُس کا پھل کھاتے ہیں۔ جو کوئی کھوجی پریمی نام کا، اُن کے پاس جاوے، اُس کو نام کا پھل دیتے ہیں۔

71۔ جن کو ستگُورو نادی مِلے ہیں، اُنہوں نے انحد شبد سُنا ہے۔ اَور کسی کو یہ مارگ [2] حاصل نہیں ہے۔ اِس وقت میں وہی بھاگوان [3] ہے جس کو اِس مارگ کی پرتیت آ گئی اَور اِس کی کمائی میں لگ گیا۔

72۔ جو ست سنگ کرے اَور بچن بھی سُنے تو مَنن [4] بھی کرنا چاہیئے تا کہ نِدھیاسن یعنی ابھیاس کی سیڑھی پر آ جاوے اَور جو مَنن نہیں کرے گا تو کچھ فائدہ نہیں ہوگا، جیسے کا تیسا بنا رہے گا۔

73۔ جس کو ستگُورو تاڑیں، اُس کی ست سنگیوں کو سفارش کرنی مُناسب ہے اَور جس کا وہ آدر کریں، اُس کی اُن کو بھی خاطر کرنی چاہیئے۔

۱۔ پہلو۔ ۲۔ طریق، راستہ۔ ۳۔ خوش نصیب۔ ۴۔ غور و خوص۔

74۔ جو کوئی بنا بھاؤ کے سادھ کو کھلاتا ہے تو اُس کا تو فائدہ ہے پر سادھ کا نُقصان ہے۔

75۔ ظاہر میں پُوجا کرنے کی واسطے تو سنتوں کی اکال مُورت ہے اَور گُپت میں جس کا سنت دھیان کرتے ہیں، وہ بھی اکال پُرش ہے۔ پر سنسار جڑ کو چھوڑ کر ڈالیوں کو پُوجتا ہے۔ سو جڑ بھی ہاتھ نہیں آتی اَور ڈالیاں بھی سُوکھ جاتی ہیں۔ مطلب ڈالیاں پُجوانے سے یہ تھا کہ ایک روز جڑ تک آ جاوے گا۔ پر جیوؤں نے ڈالیوں کو ایسا پکڑا کہ چھڑائے نہیں چھوڑتے ہیں یعنی پنڈتوں کے بہکانے سے انیک طرح کی پُوجا کر رہے ہیں اَور کرنے لگتے ہیں۔ سبب اِس کا یہ ہے کہ اِس جیو کے سنگ کال کا وکیل یعنی من موجُود ہے۔ جو کوئی کال کا مت اِس کو سمجھاتا ہے تو من بھی مدد کرتا ہے کیونکہ کال کی حد سے باہر نہیں جاتا ہے اَور جب دَیال کا مت سنت اُپدیش کرتے ہیں، تب کال کا وکیل من اِس کو بہکا دیتا ہے اَور سنتوں کے بچن کا نشچے نہیں آنے دیتا ہے۔

76۔ چاہ[1] کی جڑ کاٹنی چاہیئے کیونکہ جس بات کی یہ چاہ کرتا ہے اَور وہ پُوری نہیں ہوتی تو بہت تکلیف پاتا ہے۔ جو کام کرے اُس کی مَوج پر کرے۔ اپنا اہنکار نہ کرے۔ پر اِس بچن کی باریکی کو سمجھنا چاہیے، نہیں تو کرنی سے ڈھیلا[2] پڑ جاویگا۔ یہ بات پُوری جب حاصل ہوگی جب مالک کا درشن اُسکو پرتیکش[3] ہوگا۔ بنا درشن یہ حالت نہیں آویگی۔ یہ گتی[4] سنتوں کی ہے کہ سب میں اُسکو پریرک[5] دیکھتے ہیں۔ جگت کا تماشہ سنتوں کو خُوب دِکھتا[6] ہے۔ دُوسرے کی طاقت نہیں ہے۔

77۔ جن لوگوں کو گُورو نانک یا کسی اَور سنت کی ٹیک ہے اَور اُن کا بچن مانتے ہیں، اُن کو گُورو اَور سنت کے گھر کا جان کر کے اَور اُنہیں سے ستگُورو یہ کہتے ہیں کہ گُورو نانک یا اَور سنت کو اپنا پِتا سمجھو اَور اُن کا بچن مانو۔ پِتا کا کام پالن پوشن[7] کرنے کا ہے۔ جیسے کہ پُتری[8] کو پِتا پالتا ہے اَور سب طرح سے اُس کی خبر لیتا ہے، پر جب اُس کو پُتر کی چاہ ہوتی ہے، تب اُس کو پتی[9] کے حوالے کرتا ہے، پِتا کے گھر میں پُتر نہیں ہو سکتا ہے، اِسی طرح سے گُورو نانک اَور سنت کہتے ہیں کہ ستگُورو کھوجو، جو پرا پتی سچ کھنڈ اَور ست نام کی چاہتے ہو۔ یہ کہیں نہیں کہا کہ

۱۔ خواہش۔ ۲۔ سُست۔ ۳۔ رُوبرُو۔ ۴۔ حالت۔ ۵۔ کارگر۔ ۶۔ نظر آتا ہے۔ ۷۔ پرورش۔ ۸۔ بیٹی۔ ۹۔ خاوند۔

گرنتھ اَور پوتھی کی ٹیک باندھوتو تُم کو سچ کھنڈ مِلے گا۔ اِس جنم میں تو سنتوں کے گھر کے اَور اُن کے ٹیکی[1] کہلائے اَور جو اُن کا بچن نہ مانا یعنی ستگوُرو وقت کا کھوج نہ کیا تو چوراسی میں جاؤ گے۔ اِتنا سمجھانا سنتوں کے گھر کے جیوؤں کو ہے۔ اَور جو پنڈتوں کے کِنکر[2] ہوئے، وہ سنتوں کے گھر کے نہ رہے۔ اُن سے کچھ کہنا نہیں چاہیئے۔ وہ مانیں چاہے نہ مانیں۔

78۔ جو دُنیا دار ہیں اُن کی آسکتی اِستری اَور دھن میں ہے اَور اُسی میں اُن کو رس آتا ہے۔ اِسی سے وہ سنساری کہلاتے ہیں اَور جن کو اپنے ستگوُرو کے درشن اَور بچن میں آسکتی ہے اَور رس مِلتا ہے، اُن کا نام گوُرمُکھ ہے۔ ستگوُرو کی پریت کرنے والے کم ہیں اَور دُنیادار بہت ہیں۔ پر جو ستگوُرو کے سنمُکھ آئے ہیں تو وہ اُن کو ایک روز گوُرمُکھ بنا کر چھوڑیں گے۔

79۔ بعضے جیو ستگوُرو سے کہتے ہیں کہ جو تُم ستگوُرو پُورے ہو تو ہم ایک تنکا توڑ دیں، تُم جوڑ دو۔ سو ستگوُرو فرماتے ہیں کہ جس کو تُم نے برہم مانا ہے، اُس سے تنکا ٹُوٹا ہوا جُڑواؤ۔ جو وہ جوڑ دیگا تو ہم بھی جوڑ دیں گے کیونکہ ستگوُرو اَور برہم ایک ہیں۔ پر برہم کی طاقت نہیں کہ ٹُوٹا ہوا تنکا جوڑ دیوے یا مُردے کو جِلا[3] دیوے اَور جو ستگوُرو سے پریت کرے گا اَور سر دھالا وے گا تو اُس کا تنکا بھی جوڑ دیں گے اَور مُردے کو بھی جِلا دیں گے کیونکہ جو سنساری ہیں، وہ مُردے ہیں اَور جن کو ستگوُرو وقت سے پریت ہے، وہی زندہ ہیں اَور اُنہیں کا تنکا ٹُوٹا ہوا جُڑا ہے۔

80۔ مُرید نام مُردے کا ہے کہ جس طرح گوُرو کہیں، اُسی طرح کرے۔ اپنی عقل کو پیش نہ کرے۔ سو جب تک یہ حالت نہ آوے، تب تک اپنے کو زِندہ اَور سنساری جانے اَور مُردہ نہ مانے۔ پر محنت کرے جائے اَور بچن مانے یعنی ستگوُرو کی سیوا اَور ست سنگ اَور بھجن کرتا رہے اَور اُن کے چرنوں میں پریت اَور پرتیت بڑھاتا رہے، ایک دِن مُرید ہو جاویگا۔

81۔ جو کوئی ست سنگی سے یہ سوال کرے کہ تُم کو سنتوں کا نِشچے کس طرح آیا اَور وقت کے ستگوُرو کو کیسے پُورا جانا، تو جواب یہ ہے کہ پچھلے سنجوگ[4] سے نِشچے آیا، کچھ سادھنا[5] نہیں کرنی پڑی، بچن سُنتے ہی نِشچے آیا، جیسے چکور کو چند[6] کا اَور پتنگ کو دیپک کا۔

۱۔ ماننے والے۔ ۲۔ پیروکار۔ ۳۔ زِندہ کرنا۔ ۴۔ تعلق، سنسکار۔ ۵۔ ابھیاس۔ ۶۔ چاند۔

82۔ جس مایا نے جگت کو بس میں کر رکھا ہے، اُس کو سنتوں نے ہی بس کیا ہے۔ جو مایا سے الگ ہونا چاہے، اُس کو چاہیئے کہ سنتوں کا سنگ کرے اَور تاڑ مار نِندا اُستُتی جو کچھ ہووے، سب کو سہے۔ تب سادھ بنے گا۔ اَور جس کو برداشت بالکل نہیں ہے یعنی جب تک خاطر داری کے بچن کہے جاویں، تب تک خوشی سے رہے اَور جب گھڑت[1] کے بچن کہے جاویں، تب ہی کمر باندھ کے چھوڑ کر چلنے کو تیار ہو تو اِس طرح سے کبھی سادھ نہیں بنے گا۔ سادھ جب ہی بنے گا جب ہر ایک بات کی برداشت کرے گا۔

83۔ جب تک سنتوں کے حُکم کے موافق کرم نہیں کرے گا، من نِرمل نہیں ہوگا اَور جب تک ستگُورو اَور شبد کی اُپاسنا نہیں کرے گا، چِت نِشچل نہیں ہوگا۔ جب یہ دو درجے بھلی پرکار کما لے گا، تب گیان کا اَدھکاری ہوگا۔ جب گیان ہوا تب آورن[2] دُور ہو جائے گا۔ آج کل کے گیانیوں کا یہ حال ہے کہ اُن کو اِس بات کی خبر بھی نہیں کہ ہمارا من نِرمل اَور چِت نِشچل ہوا ہے یا نہیں۔ پوتھیاں پڑھ کر گیانی ہو گئے اَور جو جیو اُن کے پاس جاتا ہے، اُس کو گیان کا اُپدیش کرتے ہیں۔ یہ نہیں جانتے کہ اِس کلجگ میں کوئی جیو گیان کا اَدھکاری نہیں ہے۔ اِس سے معلُوم ہوا کہ وہ اندھے ہیں۔ آپ چوراسی جاویں گے اَور جو اُن کے قابُو میں آوے گا، اُس کو بھی لے جاویں گے۔ جس کو چوراسی سے بچنا ہووے، وہ سنتوں کا بچن مانے اَور اپنی نردیہی[3] کو سُپھل[4] کرے کیونکہ مُشکل سے ہاتھ آئی ہے۔ اِس کو وِرتھا[5] نہیں کھونا چاہیئے اَور جو نہیں مانے تو اختیار ہے۔

84۔ بغیر سنت ستگُورو وقت کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ جب یہ ستگُورو وقت کی سیوا کرے اَور اُن کو پرسّن کرے، تب کچھ حاصل ہوگا۔ اَور جو نام کو یہ چاہتا ہے، چاہے جس قدر محنت کرے پر حاصل نہیں ہوگا۔ جب ستگُورو پرسّن ہوں گے، تب نام مِلے گا۔

85۔ جیسے آگ پر کانچ نہیں ٹھہرتا ہے، اِسی طرح سے یہ نردیہی بھی سنسار کے بھوگوں کی آگ میں دِن رات پگھلتی جاتی ہے۔ بڑ بھاگی[6] وہ جیو ہیں جن کو ستگُورو پُورے مِل گئے اَور

۱۔ گھڑنا، بنانا، سُدھارنا۔ ۲۔ پردہ۔ ۳۔ اِنسانی زِندگی۔ ۴۔ کامیاب۔ ۵۔ فضول۔ ۶۔ خوش نصیب۔

اُن کی سنگت میں اپنا تن من دھن خرچ کر رہے ہیں۔

86۔ سادھ کے سنگ سے پاؤ گھڑی میں کوٹی[1] جنم کے پاپ کٹ جاتے ہیں، پر ہووے سادھ پُورا۔ پہلے تو سچا سادھ مِلنا مُشکل ہے اَور جو سادھ بھی سچا بھاگ[2] سے مِلا تو سنگ نہیں کیا جاتا۔ جب تک سنگ نہیں ہوگا، پرتیت نہیں آوے گی اَور جو پرتیت نہیں آئی تو پھر پریم کہاں سے آوے گا اَور جب یہ دو باتیں نہیں تو پھر دَیا کیسے آوے گی اَور جو سادھ ستگُورو کی دَیا نہیں پراپت ہوئی تو پھر کارج بھی پُورا نہیں ہوگا۔ اِس سے مُکھیہ سنگ ہے۔ جو ایک جنم اِس کا ستگُورو کے کھوج میں گزر جاوے تو کچھ نقصان نہیں ہے، بلکہ بہت فائدہ ہے کیونکہ نردیہی کا بھاگی[3] ہو گیا اَور تیرتھ ورت، مُورتی پُوجا، چیٹک[4] ناٹک، سِدّھی شکتی، نیم آچار، کرم کانڈ، برہم گیان کے جھگڑوں میں پڑ گیا تو نردیہی بھی ہاتھ سے گئی اَور چوراسی کے دُکھ پھر بھُگتنے پڑے کیونکہ جب برہما وِشنو مہادیو اَور تینتیس کوٹی[5] دیوتا جن کا یہ پسارا پھیلایا ہوا ہے، سب جنم مرن میں پڑے ہیں تو جیو جو کہ اسمرتھ[6] ہے، کیسے بچ سکتا ہے؟ پر جو کہیں بھاگ سے ستگُورو پُورے مِل جاویں تو یہ سب جن کا نام اُوپر لِکھا گیا ہے، جنم مرن میں پڑے رہیں گے، پر وہ جیو اپنے نج ستھان کو ستگُورو کی مہر سے پا جاویگا۔ جو اِس بچن کی پرتیت نہیں ہے تو سنتوں کے بچن کی گواہی لے لو اَور جو نہ اِس بچن کی پرتیت ہے اَور نہ سنتوں کے بچن پر نِشچے ہے تو چوراسی کا راستہ کھُلا ہوا ہے، چلے جاؤ۔

87۔ گرنتھوں اَور پوتھیوں میں جو نام لِکھا ہے اُس کے پڑھنے اَور جپ کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ نام کا راستہ سادھ کے سنگ سے پراپت ہوگا۔ پر یہ کہنا اُن کے واسطے ہے جو کھوجی ہیں۔ سنساریوں کے واسطے یہ اُپدیش نہیں ہے۔

88۔ سنسار کے بندھنوں کی جڑ اہنکار ہے۔ جیسے مالا میں مُکھیہ سُمیر ہے، جب سُمیر کو پکڑ لیا تو کُل دانے مالا کے ہاتھ آ گئے اَور جو اُس میں سے سُوت کو نِکاس لیا، تب سب دانے الگ ہو گئے، اِسی طرح جن کے اُوپر ستگُورو کی کِرپا ہے، اُنہوں نے اہنکار کی جڑ کاٹ دی ہے اَور

۱۔ کروڑ۔ ۲۔ خوش قسمتی۔ ۳۔ حقدار۔ ۴۔ راس لیلا۔ ۵۔ تینتیس کروڑ۔ ۶۔ بے بس۔

سب سنسار کے بھوگوں کی واسنا[1] کو ہٹا کر کیول ایک ستگو رو وقت سے اپنا رشتہ لگا لیا ہے۔ اُنہیں کی نزدیکی سپھل ہے۔ اَور جن کو یہ بات حاصل نہیں ہے تو وہ منُش کی صوُرت ہوئے تو کیا، پشوُ[2] ہیں۔ اَور یہ بچن ست سنگی کے واسطے ہے۔ دُنیادار بجائے ماننے کے جھگڑا کرنے کو تیار ہوں گے۔

89۔ جگت کے جیوؤں کا حال کیا کہا جاوے اَور اُن سے کیا کہیں جب کہ سوامی اَور سیوک میں کوئی بِرلا سوامی نِرلوبھی[3] ہوگا اَور کوئی بِرلا ہی سیوک نِرلوبھی نکلے گا۔ یہ بات قابل یاد رکھنے کے ہے تا کہ اپنی وِرتی[4] کی پرکھ ہوتی رہے۔

90۔ ستگو رو کی سیوا اَور شبد کی کمائی سے ہَومَیں[5] رُوپی مَیل کو دُور کرنا چاہیئے۔ تب مالک راضی ہوگا۔ خُلاصہ یہ ہے کہ اہنکار کو کھونا چاہیئے اَور دِینتا حاصل کرنی چاہیئے کیونکہ وہ تو دین دَیال ہے، جب جیو دِین[6] ہوا، تب ہی وہ دَیال ہوا اَور تب ہی کام پُورا ہوا۔ پر دِینتا کا آنا مُشکل ہے۔

91۔ جو اپنے وقت کے ستگو رو کے حُکم کے بموجب کرم اَور اُپاسنا کریگا، اُسکو کچھ فائدہ ہوگا اَور جو پنڈتوں کے بہکانے میں آکر وید پُوران کے کرم کریگا، اُس کا بِگاڑ ہوگا۔

92۔ گوُرو کی پُوجا گویا مالک کی پُوجا ہے کیونکہ مالک آپ کہتا ہے کہ جو گوُرو دوارے مجھ کو پُوجے گا، اُس کی پُوجا قبوُل کروں گا اَور جو گوُرو کو چھوڑ کر اَور اَور پُوجا کرتے ہیں، اُن سے میں نہیں مِلوں گا۔ جو کوئی یہ کہے کہ گوُرو کی پہچان بتاؤ تو ہم کو یقین آوے، تب ہم گوُرو کی پُوجا کریں تو اُس سے یہ سوال ہے کہ تُم جو مالک کی پُوجا کرتے ہو، اُس کی پہچان بتاؤ کہ تُم نے اُس کی پہچان کیسے کری ہے، جو مالک کی پہچان ہے وہی گوُرو کی پہچان ہے کیونکہ ہری گوُرو ایک ہیں، اُن میں بھید نہیں، پر ہری کی پُوجا کرنے سے ہری نہیں مِلے گا اَور ستگوُرو کی پُوجا اَور سیوا کرنے سے ہری مِل جاویگا۔ اتنا غور کر لینا چاہیئے اَور جو کوئی یہ کہے کہ جب ہری گوُرو ایک ہیں تو ہم ہری کی ہی پُوجا نہ کریں، گوُرو کی پُوجا کیا ضرور ہے؟ سو یہ بات نہیں ہو سکتی ہے۔ پہلے بھگتی ستگو رو کی کرنی پڑے گی، تب وہ مِلے گا۔ یہ قاعدہ اُس نے آپ مُقرّر کیا ہے کہ

ا۔خواہش۔ ۲۔حیوان۔ ۳۔بغیر لالچ کے، بے طمع۔ ۴۔ذہنی حالت۔ ۵۔خودی کی غلاظت یا رُوکاوٹ۔ ۶۔عاجز۔

جو گُورو دوارے مُجھ سے ملے گا اُس سے میں مِلوں گا، نگُورے کو میرے یہاں دخل نہیں ہے اَور گُورو پُورا چاہیئے۔

93۔ جو جیو کو پُورا گُورو مِل جاوے اَور اُن پر پرتیت آ جاوے اَور اُن کی بھلی پرکار[1] دِینتا[2] کرے تو آج اِس جیو کو وہ پد پراپت ہو سکتا ہے جو برہما، وِشنو، مہادیو سے آدی لیکر جتنے ہوئے، کسی کو نہیں مِلا اَور نہ مِل سکتا ہے۔

94۔ نِندا اَور ستُتی دونوں کے کرنے میں پاپ ہوتا ہے کیونکہ جَیسا کوئی ہے وَیسا بیان نہیں ہو سکتا ہے۔ اِس سے مُناسب یہ ہے کہ ستُتی کرے تو اپنے ستگُورو کی اَور نِندا کرے تو اپنی۔ اِس میں اپنا کام بنتا ہے۔ اَور کسی کی نِندا استُتی میں وقت کھونا ہے۔ پر ایک جگہ کے واسطے منع نہیں ہے کہ کوئی اپنا ہے اَور کسی کے بہکانے میں آ گیا ہے یا آیا چاہتا ہے، اُس سے کہہ دینا ضرور ہے کہ یہاں سے تُم کو فائدہ نہیں ہوگا، یہ جگہ دھوکھے کی ہے۔ اِس میں پاپ نہیں ہے۔ پر ہر ایک سے کہنا ضرور نہیں۔

95۔ جب تک سُرت اپنے نج ستھان کو نہ پاویگی، سُکھی نہیں ہوگی۔ اِس واسطے مُناسب ہے کہ سب جھگڑے چھوڑ کر اپنے گھر کا فکر کرے، کیونکہ اِس نردیہی میں گھر کا راستہ مِل سکتا ہے۔ اب کے چُوکے ٹھیک نہیں ہے۔

96۔ جب تک وقت گُورو کی سیوا اَور نام کا بھجن سمرن نہ کرے گا، تب تک نام کسی طرح سے پراپت نہیں ہوگا۔ اِس واسطے مُناسب ہے کہ جس قدر ہو سکے وقت گُورو کی سیوا تن من دھن سے کرے تو ایک روز اُن کی کِرپا سے سب سے پریت ہٹ کر ایک ستگُورو کی پریت آ جاوے گی۔ پھر یہ صُورت ہو جاوے گی کہ چاہے کیسی ہی تکلیف اَور آفت آوے، اُس کو دُکھ نہیں ہوگا اَور جو سامان خوشی مُیسر آوے تو اُس میں ہرش[3] نہیں ہوگا۔ جب ایسی حالت ہو گئی تو جیتے جی مُکتی کو پراپت ہو گیا۔ اب کیا کرنا باقی رہ گیا؟

97۔ جس کسی کو خوف مرنے کا اَور چاہ مُکتی کی ہوگی، اُسی کو ست سنگ اَور ستگُورو پیارے

۱۔ اچھی طرح سے۔ ۲۔ عاجزی۔ ۳۔ خوشی۔

لگیں گے اَور جس کو چاہ دُنیا کی ہے اَور ڈر مرنے کا نہیں ہے، اُس سے ست سنگ میں نہیں آیا جاوے گا اَور نہ ستگوُرو سے پریت کری جاوے گی۔

98۔ نام تو سنسار جپ رہا ہے، کوئی خالی نہیں ہے، پر فائدہ کسی کو نہیں ہوتا ہے۔ اِس کا سبب یہ ہے کہ ستگوُرو دوارا نام نہیں لیا ہے۔ من مت نام جپتے ہیں۔

99۔ جو جیو سنتوں کے ست سنگ میں آ گیا اَور بھید بھی سنت مارگ کا لے لیا، پر یہ ایسا ہے جیسے بیجک کا سُنانا۔ جب تک اپنا یا نہیں جائے گا تب تک نام کا دھن نہیں مِلے گا۔

100۔ جب کوئی جیو ست سنگ میں آتا ہے تو اُس کو سنت پرکھ لیتے ہیں کہ اُس کو کتنا قرضہ کال کا دینا ہے۔ جو دیکھا کہ اِس کا قرضہ تھوڑا ہے اَور اِس جنم میں ادا ہو سکتا ہے تو اُس کو سنت چرنوں میں لگاتے ہیں۔ اَور جو دیکھا کہ ابھی کال کا کھاجہ ہے تو اُس کو سنت نہیں لگاتے ہیں۔ پر سنتوں کے سنمکھ آنے سے اُس کے بے شُمار کرم کٹ جاتے ہیں اَور آگے کو اُسے ادِھکاری بناتے ہیں۔

101۔ اہنکار کے مَیل کو نکالنا یہ پہلے ضرور ہے۔ آج کل بعضے جیو سمجھ سے کام تو وہی کرتے ہیں جس میں نام کی پراپتی ہووے اَور اہنکار کی مَیل جاوے، پر سوتنتر یعنی اپنے اہنکار کے سنگ کرتے ہیں، ستگوُرو کے آسرے نہیں کرتے ہیں۔ اِس سے اَور اہنکار زیادہ ہوتا جاتا ہے یعنی من مُکھتا کرتے ہیں اَور ستگوُرو کو مُکھیہ نہیں رکھتے۔

102۔ سنتوں کے مت میں مالک اَور جیو کا انس انسی[1] بھاوَ مانا جاتا ہے اَور ویدانتی کیول برہم ہی مانتے ہیں، جیو کو کچھ بھی نہیں گِنتے۔

103۔ جس کو ستگوُرو کی پریت ہے اَور اُنہیں کو چاہتا ہے، وہ ایک روز نج گھر میں پہنچ جاویگا اَور جو ست نام اَور ست لوک کی چاہ رکھتا ہے اَور ستگوُرو سے پریت نہیں ہے تو وہ نہ ستگوُرو کو پاوے اَور نہ ست نام سے مِلے اَور وہ ستگوُرو کا سنگ بھی نہ کر سکے گا۔

104۔ سنت گیان کا کھنڈن نہیں کرتے، پر یہ کہتے ہیں کہ پہلے انتہ کرن شُدھ کرنا چاہیئے، تب گیان کا ادِھکاری ہوگا۔ اِسواسطے چاہیئے کہ واچک گیانیوں[2] سے بچار ہے اَور بھگتی

۱۔ جزوکُل۔ ۲۔ کتابی علم رکھنے والے۔

سنت ستگوُروکی اَور سُرت شبد مارگ کی کرے جائے۔ اِس سے انتہ کرن بھی شدھ ہوگا اَور نام بھی مِل جاویگا۔

105۔ ست سنگیوں کو مُناسب ہے کہ جب کوئی سیوک یعنی گوُرو بھائی ہمت کا بچن بولے تو اُس کی مدد کریں اَور ہجو نہ کریں، کیونکہ جتنا وہ بچن اپنی طاقت سے زیادہ کا بولے پھر بھی اُس کی مدد کرنا چاہیئے، ستگوُرو اپنی مَوج سے اُس کو نباہ سکتے ہیں۔

106۔ جیسے پپیہا سوانتی کی بُوند کے واسطے تڑپتا ہے اَور مالک اُسکی تڑپ کو سُن کر میگھ[1] کو حُکم دیتا ہے کہ اب جا کر برسو اَور اُس کی تڑپ کو بُجھاؤ تب میگھ آن کر برستے ہیں، اِسی طرح سے جو نام رُوپی امرت کی پیاس رکھتے ہیں، اَور اُس کی پراپتی[2] کے واسطے تڑپ رہے ہیں، اُن کی تڑپ کو سُن کر مالک انترجامی[3] ستگوُرو کو حُکم دیتا ہے کہ تُم جا کر اُن جیوؤں کی تڑپ کو امرت رُوپی بچنوں سے بُجھاؤ، تب ستگوُرو پرگٹ ہوتے ہیں اَور امرت رُوپی بچن سُنا کر جیوؤں کی تڑپ کو بُجھاتے ہیں۔ مالک آپ اُن کی آگ کو نہیں بُجھا سکتا ہے۔ اِس سے ستگوُرو کی مہما زبر ہے اَور بڑبھاگی[4] وہی جیو ہیں جن کو ستگوُرو وقت کے مِل جاویں اَور اُن کے اُوپر نِشچے آجاوے۔ اُنہیں کی نردیہی سُپھل ہے۔

107۔ شبد دوارا یہ جیو بند میں آن پڑا ہے اَور جب تک شبد بھیدی[5] گوُرو اُس کو نہیں مِلیں گے، تب تک اپنے نج ستھان کو نہیں جاویگا کیونکہ شبد کے ہی راستے سے یہ چڑھ کر پہنچ سکتا ہے۔ اَور کوئی راستہ اِس بند سے نکلنے کا نہیں ہے۔

108۔ بعضے لوگ ست سنگ میں آتے ہیں پر کپٹ[6] لیے ہوئے آتے ہیں۔ باہر سے باتیں بہت بناتے ہیں، پر انتر میں اُن کے بھگتی ذرا بھی نہیں ہے۔ سو یہ بات نامُناسب ہے۔ سنسار میں چاہے کپٹ سے برتے، پر ستگوُرو کے سنگ نشکپٹ[7] ہوکر برتنا چاہیئے۔ چاہے تھوڑی پریت ہووے، پر سچی ہووے تو ایک روز پک جاویگی اَور مالک پرسنّ[8] ہوگا اَور کپٹ

۱۔ بادل۔ ۲۔ حاصل کرنا۔ ۳۔ من کی بات جاننے والا۔ ۴۔ خوش قسمت۔ ۵۔ شبد ابھیاسی، شبد کا واقفکار۔ ۶۔ دھوکہ، فریب۔ ۷۔ دِل کا صاف، سچا۔ ۸۔ خوش۔

کی بھگتی چاہے جتنی کرو، قبول نہیں ہوتی ہے۔

109۔ جب آندھی کا غُبار ہوتا ہے تو کچھ نہیں دِکھتا ہے۔ اِسی طرح پنڈت اَور بھیکھوں کو جن کو سنسار پرمارتھی اَور بڑا جانتا ہے، اُن کے لوبھ رُوپی غُبار انتر میں چھا رہا ہے، اُن کو بالکل خبر نہیں ہے کہ پرمارتھ کس کو کہتے ہیں۔ اُن سے مالک کیسے راضی ہوگا؟ اِس واسطے وہ اَور سب اُن کے سیوک چوراسی جاویں گے۔

110۔ اُپدیش کرنا دُرست ہے، پر نِرپکش [1] ہوکر کرنا چاہیئے کیونکہ پہلے پہچان نہیں ہوسکتی کہ سنتوں کے اُپدیش کا اِدھکاری کون ہے، پر اُپدیش کرنے سے پہچان ہوسکتی ہے۔ جو اِدھکاری ہوگا، وہ بچن کو مانے گا اَور جو اِدھکاری نہیں ہے وہ تکرار اَور واد [2] کرے گا۔ اِس سے پہچان ہوجاوے گی۔ پھر اُس سے ہٹھ نہیں کرنا چاہیئے۔ اُپدیش کرنا بالکل منع نہیں ہے، کیونکہ جو اُپدیش نہیں ہوگا تو سنتوں کا مت کیسے پرگٹ ہوگا۔

111۔ مالک کو دِینتا پیاری ہے۔ مُناسب یہ ہے کہ پہلے وہ کام کرنا کہ جس سے دِینتا آوے اَور یہ سنتوں کے سنگ سے حاصل ہوگی۔ پنڈت اَور بھیکھ کے سنگ سے جو سِوائے دھن اَور بھوجن کے کچھ نہیں چاہتے، اُن کے سنگ نہ دِینتا آوے گی اَور نہ مالک راضی ہوگا۔ جس کو یہ بات حاصل کرنی منظوُر ہووے، اُس کو چاہیے کہ اپنے وقت کا ستگوُرو تلاش کرکے اُن کی بھگتی کرے، تب مالک راضی ہوگا۔ اَور جب تک سنت دَیال نہ مِلیں تب تک کسی کو اپنا گوُرو نہ بناوے۔

112۔ جس کو نصیحت کی جاتی ہے وہی بُرا مان جاتا ہے۔ اِس سبب سے موقعہ دیکھ کر بات کرنی چاہیئے۔ اَور جو کوئی نہ مانے تو اُس کے ساتھ ہٹھ کرنا مُناسب نہیں ہے اَور اُس کے قائل کرنے کا اِرادہ نہیں کرنا چاہیئے۔

113۔ ستگوُرو کی پہچان اُس کو ہوگی جو سنسار کی تاپوں میں تپ رہا ہے اَور جو اُن تاپوں کو سُکھ رُوپ جانتا ہے، وہ کبھی ستگوُرو کو نہیں پہچان سکتا ہے اَور مُکھیہ پہچان وہ ہے جو ستگوُرو آپ

۱۔ لاتعصب بِنا پکش پات۔ ۲۔ بحث۔ دلیل بازی۔

بخششیں، اِس سے بڑھ کر اَور کوئی پہچان نہیں ہے۔

114۔سنت فرماتے ہیں کہ یہ کچھ ضرور نہیں ہے کہ جس کا آدی ہووے اُس کا انت بھی ہووے یعنی سنتوں نے مَوج سے ایسی رچنا بھی رچی ہے کہ جس کا آدی ہے پرانت نہیں ہے۔

115۔نام دو پرکار کا ہے۔ورناتمک [1] اَور دُھناتمک [2]۔دُھناتمک کا پھل بہت ہے اَور ورناتمک کا تھوڑا۔جس کو ڈر چَوراسی کا ہے، اُس کو مُناسب ہے کہ دُھناتمک نام کی پراپتی والا ستگُورو کھوجے تو چَوراسی کے چکر سے بچے گا اَور جو ورناتمک نام میں رہے تو اُن کی چَوراسی نہیں چھوٹے گی

116۔سب کام چھوڑ کر ایک اپنے وقت کے ستگُورو کا حُکم ماننا چاہیئے اَور اُس کے موافق عمل کرنا چاہیئے۔اِس میں اِس کا کام بنے گا۔سب کا خُلاصہ یہ ہے۔

117۔جیسے سنسار کے پدارتھوں کا یہ جیو محتاج ہے، ایسے ہی پرمارتھ کا محتاج نہیں ہے اَور جیسے سنساری پدارتھوں کے واسطے دِین [3] ہوتا ہے، ایسا نام کے واسطے دِین بھی نہیں ہوتا ہے اَور جو کبھی دِین بھی ہوتا ہے تو کپٹ [4] کے ساتھ۔پر ستگُورو انترجامی [5] ہیں، وہ اِس طرح کب نام کی بخشش کرتے ہیں؟ اَور سبب سچی دِینتا نہ آنے کا یہ ہے کہ یہ جیو بےغرض [6] ہے۔سچ یہ ہے کہ جب تک یہ جیو ستگُورو کے سامنے سچا دِین نہ ہوگا، تب تک جو مالک بھی اُس کو تارنا چاہے تو نہیں تار سکتا ہے۔

118۔جیو جو باہرمُکھ [7] ہیں، وہ انتر کا حال نہیں جانتے اَور جب تک انترمُکھ اُپاسنا شبد کی نہ ہوگی، تب تک کارج [8] نہیں سرے گا۔باہر ستگُورو کی اُپاسنا اَور ست سنگ اَور انتر میں شبد کی اُپاسنا، دونوں برابر کرنی ضرور ہیں۔

119۔جو وید کے مت کو مانتے ہیں اُن کو وید کے ستھان کی پراپتی بھی بنا ستگُورو وقت کے نہیں ہوگی۔اِس سے وقت کے پُورے ستگُورو کی کھوج کرنا ضرور چاہیئے اَور اُن کی جتنی

۱۔صِفاتی۔ ۲۔ذاتی۔ ۳۔عاجز، حاجت مند۔ ۴۔دھوکہ، فریب۔ ۵۔من کی بات جاننے والا۔ ۶۔پرمارتھ کی طلب نہ رکھنے والا۔ ۷۔باہری یا دُنیاوی رُجحان والے۔ ۸۔کام۔

ستُتی کرے، سب مُناسب ہے اَور جب وہ بھاگ [1] سے مِل جاویں تو اُن کی مہما کا وار پار بھی نہیں ہے اَور جو اُن کو برہما سے آدی لیکر جتنے ہو گئے، اُن سب سے بڑا کہیں تو کچھ حرج نہیں ہے، کیونکہ سب طرح سے وقت کے پُورے ستگُورو کی بڑائی ہے۔ جو کہ گزر گئے، ہر چند وہ پُورے تھے، پر ہم کو اُن سے اب کچھ حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔ جو کچھ حاصل ہوگا، اپنے وقت کے سنت ستگُورو سے حاصل ہوگا۔

120۔ کرم ہی بُھلانے والا ہے اَور کرم ہی چِتانے [2] والا ہے۔ جیسے ایک لڑکے کو دو چار لڑکے بہکا کر لے گئے اَور کھیل میں لگا لیا اَور پھر وہی لڑکے جب کھیل چُکے تب اُس کو اُس کے گھر پہنچا گئے۔ اِسی طرح کرم کے بس جیو بھُولا ہے اَور کرم ہی کے بس چیتتا ہے۔

121۔ اِس وقت میں سِوائے گُورو بھگتی اَور سُرت شبد کی کمائی کے اَور کچھ جیو سے نہیں بن سکتا ہے اَور جو کوئی اَور اُپائے یا جتن کرتے ہیں، وہ جیسے بانبی [3] کا ٹھوکنا ہے، اُس سے سانپ نہیں مارا جاوے گا۔ مُناسب تو سانپ کا پکڑنا ہے سو ستگُورو اَور شبد کی اُپاسنا سے ہاتھ آوے گا۔ اَور جتن سے نہیں پکڑا جاوے گا۔ جو اِس بچن کو نہ مانیں گے، وہ خالی رہیں گے اَور اُن کو کچھ حاصل نہ ہوگا، اَور جو جیو کہ اُن کا اُپدیش مانیں گے، وہ بھی خراب ہوں گے۔

122۔ سنت کہتے ہیں کہ نام کا رس میٹھا ہے، پر کوئی لیتا نہیں ہے اَور مٹھائی جو کھلاؤ تو جلدی کھا جاتا ہے۔ سبب اِس کا یہ ہے۔ کوئی روگی [4] کو مٹھائی کھلاؤ تو کڑوی لگتی ہے اَور اصل میں مٹھائی کڑوی نہیں ہے، روگ کے سبب سے کڑوی لگتی ہے تو معلوم ہوا کہ جگت روگی ہے۔ اب وہ اُپائے کہ جس سے مٹھائی میٹھی لگے، کرنا چاہیئے اَور وہ اُپائے یہ ہے کہ حکیم کی سرن لیوے تو وہ ایک روز اِس کے روگ کو کھو دے گا اَور پھر وہ مٹھائی جو کڑوی لگتی تھی میٹھی معلوم ہوگی۔ اَور پرمارتھ میں جو نام کا رس چاہتے ہیں، اُن کو مُناسب ہے کہ سب اُپائے چھوڑ کر ایک ستگُورو کی شرن پکی کریں تو وہ سمرتھ [5] ہیں، اِس جیو کو نِرمل اَور چنگا کر لیں گے یعنی انتہ کرن جو بھوگوں کو باسنا سے بھرا ہوا ہے اَور کام، کرودھ، لوبھ، موہ اہنکار کی کیچڑ میں سنا [6] ہوا ہے،

۱۔ خوش قسمتی۔ ۲۔ ہوش میں لانیوالا۔ ۳۔ بل، سوراخ۔ ۴۔ بیمار۔ ۵۔ قابل۔ ۶۔ گندگی سے بھرا ہوا۔

اُس کو صفا کر دیں گے اَور مَیل اَور بیماری جس کے سبب سے نام کا رس اِس کو نہیں آتا ہے، سب دُور کر دیں گے اَور نام کا رس بھی بخش دیں گے۔ اَور جو یہ اُپائے نہیں کیا جاوے گا تو چَور اسی کے دنڈ کا اِدھکاری ہوگا۔

123۔ گُورو اَور پِتا کا کرودھ جل[1] کے سمان[2] ہے۔ جب ہووے گا تب فائدہ کرے گا، جیسے جل ہر چند گرم ہووے، پر جب اگنی پر پڑے گا تو اُس کو بُجھا دیتا ہے۔ اَور دُنیا داروں کا کرودھ اگنی کے سمان ہے کہ جہاں پڑے گا، وہاں آگ لگا دے گا اَور اُس کو جلا دے گا۔

124۔ اپنے وقت کے ستگُورو سے ایسی پریت ہونی چاہیئے جیسے لڑکے کی ماتا سے۔ جب وہ اپنی ماتا کا دُودھ پیتا ہے، اُس وقت جو کوئی چُھڑاوے تو کیسا ویاکُل[3] ہوتا ہے کہ سنبھالے نہیں سنبھلتا ہے۔ اَور جو گُورو کو چھوڑ کر چلے جاویں اَور اُن کا خیال بھی نہ کریں اَور اِستری پُتر کو ایک روز بھی نہ چھوڑیں اَور گُورو کو مہینوں چھوڑ دیں تو ایسی پریت کا کیا ٹھکانہ ہے اَور اُن کو نام کیسے مِلے اَور اِس سنسار سے اُن کا اُدھار[4] کیسے ہووے؟ اِس واسطے جس کو اپنا اُدّھار منظُور ہے تو اُس کو چاہیئے کہ ستگُورو سے پُوری پریت کرے تو سب کام بنے گا۔

125۔ ست سنگیوں کو اَور سادھوؤں کو جو ستگُورو کے چرنوں میں ست سنگ کرتے ہیں، سب لوگ یہ جانتے ہیں کہ صِرف روٹی کھانے کو پڑے ہیں، پر یہ خیال نہیں کرتے کہ وہ چار چھ گھنٹے روز ست سنگ کرتے ہیں اَور جتنا جس سے ہوسکتا ہے، بھجن بھی کرتے ہیں اَور نیند بھر کے سوتے بھی نہیں ہیں اَور چرنامرت اَور پرشادی کا آدھار[5] رکھتے ہیں۔ یہ کتنا بڑا بھاگ ہے؟ اَور دُنیا دار پیٹ بھر کے کھاتے ہیں نیند بھر کے سوتے ہیں اَور پرمارتھ جانتے بھی نہیں کہ کس کو کہتے ہیں۔

126۔ جس کو ستگُورو کے چرنوں میں ایسی پریت ہے کہ جب تک دُور ہے تبھی تک دُور ہے اَور جب سنمکھ آیا تب ہی من نشچل ہوگیا اَور ایسا لگ گیا کہ جیسے مکھی اُڑتی پھرتی ہے اَور جب شہد مِلا، تب ایسی چمٹی کہ نہیں چھوڑتی، اُسی کو ایسی پریت کا پھل بھی مِلتا ہے۔ اَور یوں تو

۱۔ پانی۔ ۲۔ مانند۔ ۳۔ بے چین۔ ۴۔ کلیان، مُکتی۔ ۵۔ سہارا۔

بہتیرے آئے اَور چلے گئے۔ ہر چند فائدہ اُن کو بھی ہوتا ہے پر کم۔

127۔ ست سنگیوں کی آپس میں پریت ہونی چاہیئے اَور جو ایرشا رہی تو کچھ آنند ست سنگ کا نہیں آوے گا۔ جو پریت ہووے تو ست سنگ اَور بھجن کا آنند دیکھنے میں آوے۔

128۔ سنتوں کا کرودھ داتی[1] ہے اَور سنساریوں کا کرودھ گھاتی[2] ہے، پر اِس بات کو سنساری نہیں جانتے ہیں۔ وہ سنتوں کو کرودھی جانتے ہیں۔ یہ خبر نہیں ہے کہ سنتوں کے کرودھ میں بھی دات[3] ہے اَور مُورکھوں کی دَیا میں بھی گھات[4] ہے۔

129۔ دوست اَور دُشمن دونوں میں مالک آپ بیٹھا ہے۔ پھر دوست کی دوستی پر اَور دُشمن کی دُشمنی پر خیال نہیں کرنا چاہیئے۔ دونوں میں مالک پریرک ہے۔ پر یہ درِشٹی سب کی نہیں ہوسکتی ہے۔ جو اپنے میں مالک کا درشن کرتے ہیں، اُن کی ایسی درِشٹی ہے۔ اَور جو کہ تُم ست سنگ کرتے ہو، تُم کو بھی ایسی عادت کرنا چاہیئے کہ جس سے وِرودھ چِت میں نہ آنے پاوے۔ سو یہ بات جلدی حاصل نہیں ہوگی۔ جب ہر روز ست سنگ کرو گے اَور نِت انترمُکھ ابھیاس کرو گے تب کوئی کال[5] میں حاصل ہوگی۔

130۔ سکل[6] پسارا آدی سے انت تک مانس[7] کا ہے، پر اِس میں نام اُتم[8] ہے۔ سو جنہوں نے ستگوُرو کو مُکھیہ کر لیا ہے، وہ تو بچیں گے، نہیں تو جیسے اَور جیوؤں کا مانس پکایا جاتا ہے، اُسی طرح اُن کا مانس چوراسی کی اگنی میں پکایا جاوے گا۔

131۔ وِشیوں[9] کی پریت میں جو کہ بار مبار نرک کی لے جانے والی ہے، یہ مَن دوڑ کر جاتا ہے اَور نام اَور ستگوُرو کی پریت سے، جو کہ سدا سُکھ دینے والی ہے، بھاگتا ہے۔

132۔ سنت کرامات نہیں دِکھاتے ہیں۔ اپنے سوامی کی مَوج میں برتتے ہیں اَور گُپت رہتے ہیں۔ جو سوامی کو پرگٹ کرنا اپنے بھگت کا منظوُر ہووے تو کرامات دِکھاویں اَور جو گُپت رکھنا ہے تو کرامات نہیں دِکھاتے ہیں، کیونکہ کرامات دِکھائے پر سنتوں کو جلد گُپت ہونا پڑتا ہے

۱۔ رحیم، بخشند۔ ۲۔ نُقصان دہ، جان لیوا۔ ۳۔ بخشش۔ ۴۔ نُقصان، خطرہ۔ ۵۔ عرصہ۔ ۶۔ تمام۔ ۷۔ گوشت۔
۸۔ افضل، بڑھیا۔ ۹۔ نفسانی لذات۔

اَور سچوں کا اکاج[1] اَور جھوٹھوں کی بھیڑ بھاڑ ہوتی ہے۔ اِس وقت میں کرامات دِکھانے کا حُکم نہیں ہے اَور جو کرامات دیکھنے کی چاہ رکھتے ہیں، وہ پرمارتھی بھی نہیں ہیں۔

133۔ ہندو اَور مُسلمان دونوں میں جو اندھے ہیں، اُن کے واسطے تیرتھ ورت مندر اَور مسجدوں کی پُوجا ہے اَور جن کو آنکھ ہے، اُن کے واسطے وقت کے ستگوُرو کی پُوجا ہے۔ ہر ایک کے واسطے یہ بات نہیں ہے۔ صِرف ست سنگی کو اَور جن کو آنکھ ہے اُنہیں کو ستگوُرو کی قدر ہوگی۔ دِرشٹانت[2]:- ایک شخص ہے کہ وہ لُقمان حکیم کی تعریف کرتا ہے اَور وقت کے حکیم کی نِندا کرتا ہے۔ اِس سے معلوُم ہوتا ہے کہ اُس کو بیماری اَور درد نہیں ہے۔ اگر درد ہوتا تو وقت کے حکیم کی تعریف کرتا، کیونکہ لُقمان چاہے بہت اچھا حکیم تھا، پر اب کوئی بیمار چاہے کہ اُس کے نام سے روگ کھووے تو کبھی نہیں دُور ہو سکتا ہے۔ جب تک وقت کے حکیم کے پاس نہ جائے گا، روگ دُور نہ ہوگا۔ اِس طرح سے جو دردی پرمارتھ کا ہے اَور سنسار کے سُکھ کو وِش[3] رُوپ دیکھتا ہے، اَور موکش کی چاہ رکھتا ہے سو وہ جب تک کہ وقت کے پُورے ستگوُرو کے پاس نہیں جاوے گا، اُس کو چین نہیں آوے گا اَور وہی مہما وقت کے ستگوُرو کی جانے گا، اَور جو جھُوٹھے ہیں، وہ تیرتھ برت اَور مُورتی پُوجا اَور پچھلوں کی ٹیک میں بھرمیں گے اَور ستگوُرو کی مہما نہیں جانیں گے۔

134۔ کرنی[4] اَور دَیا دونوں سنگ چلیں گی۔ دَیا بنا کرنی نہیں بنے گی اَور کرنی بِنا دَیا نہیں ہوگی اَور جو دَیا کو مُکھیہ کرو گے تو آلسی ہو جاؤ گے اَور پھر کرنی نہیں بنے گی۔

135۔ چوَراسی لاکھ جون بھُگت کر جیو کو گائے کی جون مِلتی ہے اَور پھر نر دیہی مِلتی ہے۔ اِس میں جو جیو سے اچھی کرنی بنے گی تو برابر نر دیہی مِلتی چلی جائے گی، جب تک کہ کام پُورا نہیں ہوگا۔ سو اچھی کرنی یہ ہے کہ اپنے کُل[5] کی یاد کرنا، کیونکہ جون بدلتی ہے پر جیو کا کُل نہیں بدلتا ہے۔ وہ ایک ہی ہے یعنی سب جیو ست نام بنسی[6] ہیں۔ سو یہ بات بِنا ستگوُرو بھگتی کے اَور کوئی جتن سے حاصل نہیں ہوگی۔

۱۔نُقصان۔ ۲۔مِثال۔ ۳۔زہر کی مانند۔ ۴۔عمل، ابھیاس۔ ۵۔اصل ذات۔ ۶۔ونشی، ونش یا خاندان سے۔

136۔انت[1] میں جس نے جا کر باسا[2] کیا، وہی بسنت ہے اَور وہی اچھا بسنت ہے اَور اُن کو ہی ہمیشہ بسنت ہے جو چڑھ کر، جہاں سب کا انت ہے، وہاں بسے ہیں۔

137۔رجوگُن، تموگُن، ستوگُن اِن تینوں کو چھوڑ کر سار گُن جو بھگتی ہے، لینا چاہیئے، جب گیان حاصل ہوگا اَور پوتھیوں کے گیان کا بھروسہ نہیں اَور جو ستگوُرو بھگتی کی کمائی کر کے گیان حاصل ہوگا، وہ سچا اَور پُورا گیان ہے۔

138 سوال سیوک کا ستگوُرو سے:- سُرت شبد کو کیوں نہیں پکڑتی، کیونکہ شبد سارے ہے اَور سنت کہتے ہیں کہ سب پسارہ شبد کا ہے اَور سُرت شبد کی انش ہے۔

جواب ستگوُرو کا:- حقیقت میں شبد سارے ہے پر جب سے سُرت پِنڈ میں اُتری ہے، تب سے باہر مُکھ ہوگئی ہے اَور باہر شبد میں رچ گئی ہے۔ جو شبد میں نہیں رچتی تو سنسار کا کام کس طرح سے چلتا؟ اب جب تک ستگوُرو پُورے نہ مِلیں اَور اُن کی سرن نہ لیوے، تب تک انتر مُکھ شبد کو نہیں پا سکتی ہے۔ جیسے ماتا اَور پِتا کی سرن لینے سے سنسار میں پھنس گئی ہے، ایسے ہی جب ستگوُرو اَور اُن کے ست سنگ کی سرن لے گی، تب اِس سنسار کے جال سے نکلے گی۔

139۔اِس وقت میں من کو نرمل کرنے کے لیے سِوائے ستگوُرو اَور نام کی بھگتی کے اَور کوئی اُپائے اَور جُگت نہیں ہے اَور جو لوگ تیرتھ اَور ورت اَور اَور جتن واسطے نِرمل کرنے من کے کر رہے ہیں، سو اُن سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ یہ سچ ہے کہ ستگوُرو پُورے کا ملنا مُشکل ہے پر کھوجی اَور سنسکاری کو سہج میں مِل جاتے ہیں۔

140۔کوئی نادان مُسلمان ایسا کہتے ہیں کہ مُرشد یعنی ستگوُرو کو کِسی سے سجدہ کرانا نہیں چاہیئے، کیونکہ مُرشد کو تو سب میں خُدا نظر آتا ہے، اِس لیے خُدا سے سجدہ کرانا مُناسب نہیں ہے۔ سو یہ اُن کی کم فہمی[3] ہے۔ مُرشد کا خُدا دانا ہے اَور مُرید کا خُدا نادان ہے۔ اِس صُورت میں نادان خُدا کو دانا خُدا کا سجدہ کرنا واجب ہے اَور مُرشد اپنے تئیں خُدا نہیں کہتے، وہ تو اپنے تئیں بندہ ہی مانتے ہیں۔ پر مُرید پر فرض ہے کہ وہ اپنے مُرشد کو خُدا مانے۔ جب تک خُدا نہیں

۱۔آخری مقام، مقامِ حق۔ ۲۔رہائش۔ ۳۔کم عقلی۔

مانے گا، کام پُورا نہیں ہوگا۔ مولوی رُوم نے بھی کہا ہے:

چونکہ کردی ذاتِ مُرشد را قبُول ہم خُدا در ذاتش آمد ہم رسُول

حوالہ کتاب البیعت، ص ۸

یعنی مُرشد کی ذات میں خُدا اَور پیغمبر دونوں آ گئے۔ یہ اُپدیش طریقت والوں کے واسطے ہے، شریعت والوں کے واسطے نہیں ہے اَور معلوُم ہووے کہ جس وقت میں پیغمبر صاحب ظاہر ہوئے تھے، اُس وقت میں اِنسان کو نجات یعنی موکش اپنے درجے کی دے سکتے تھے، پر اب کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔ اب اِس وقت میں جس اِنسان کو مُرشد کامل ملیں گے اَور وہ اُن کو خُدا مانے گا، تب کام پُورا ہوگا۔ اَور طرح کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ پُورانی چال کتابوں سے یا مولویوں سے سیکھ کر چلایا کریں، پر کسی کے دِل میں عشق پیدا نہ ہوگا اَور جب تک عشق نہ ہوگا، وصل [1] مُشکل ہے۔ سو یہ عشق پُورے ستگوُرو کی سیوا اَور نِشچے سے حاصل ہوگا۔ اَور کوئی جتن اِس کی پراپتی کا نہیں ہے۔

141۔ پہلے منُش کو سیدھی سڑک مِلنی چاہیئے۔ پھر مقام کو پہنچ سکتا ہے۔ اَور سڑک سیدھی بِنا ستگوُرو پُورے کے پراپت نہیں ہوگی۔ سو ستگوُرو کا تو کوئی کھوج نہیں کرتا ہے، تیرتھ مُورت برت اَور نماز روزہ اَور حج یا وِدیا پڑھنے میں محنت کرتے ہیں۔ اِن کرموں سے سِوائے اہنکار کے اَور کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ اَور سچّے راستے اَور سچّے مقام کا بھید ستگوُرو پُورے سے ہی ملے گی۔

142. جو لوگ کہ شریعت یعنی کرم کانڈ کے بندھوئے [2] ہیں، وہ ہمیشہ سنسار میں بندھے ہوئے رہیں گے، کبھی مالک کے دربار میں نہیں جاویں گے اَور جو ستگوُرو وقت کی سیوا تن من دھن سے کریں گے، وہی سچے مالک کے دربار میں دخل پاویں گے اَور ستگوُرو آپ ہی مالک ہیں، جو اُن کی سیوا ہے وہ مالک کی سیوا ہے اَور جو ستگوُرو کو چھوڑ کر مالک کو ڈھونڈتے ہیں، اُن کو مالک کبھی نہیں مِلے گا اَور جو ستگوُرو کی سیوا میں لگے ہیں، اُن کو مالک مِل گیا، جب آنکھ کھُلے گی تب پہچان لیں گے اَور جب تک پُوری آنکھ نہ کھُلے، تب تک سنت ستگوُرؤں کے بچن کے دوارے [3] پرتیت کر کے سیوا میں لگے رہیں اَور ست سنگ کرتے رہیں، اَور ستگوُرو

۱۔ مِلاپ۔ ۲۔ غلام۔ ۳۔ ذریعہ۔

کے چرنوں میں پریت اَور پرتیت بڑھاتے رہیں، ایک دِن سب بھید کھُل جاوے گا۔

143۔ مُکھیہ جتن ستگُورو وقت کی سیوا ہے۔ اِسی سے انتہ کرن شُدھ ہوگا۔ جب انتہ کرن شُدھ ہو گیا، تب ہی بخشش نام کی ہوگی۔ اِس واسطے جو ستگُورو کی سیوا میں لگے ہیں، اُنہیں پر ستگُورو کی کرپا ہے۔

144۔ انتر اَور باہر کی صفائی بِنا شبد کے نہیں ہو سکتی ہے۔ سو پہلے ستھُول کی صفائی ہو کے پھر انتر کی صفائی ہوگی۔ اِس واسطے پہلے باہر کا بچن ماننا چاہیئے اَور جب تک یہ نہ مانا جائے گا تب تک انتر کا شبد پراپت نہیں ہوگا۔

145۔ بھگتی چار پرکار کی ہے، تن من دھن اَور بچن سے۔ بچن کی بھگتی ہر کوئی کر جاتا ہے یعنی جو پنڈت بھیکھ آدِک آتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ آپ پُورے سنت ہیں اَور آپ کے سمان[1] اِس وقت دُوسرا نہیں ہے اَور ہار بھی چڑھا دیتے ہیں، پر جب اُن کو وہ ہار پرشادی ہو کر دیا جاوے تب گردن موڑ لیتے ہیں تو معلوم ہوا کہ اُن کا جتنا کہنا ہے، وہ کپٹ کا ہے اَور اپنا براہمن اَور بھیکھ دھاری ہونے کا اہنکار نہیں چھوڑتے اَور ستگُورو کو گرہستی جانتے ہیں۔ ایسے بچن کی بھگتی بالکل جھُوٹھی ہے۔ سچی بھگتی اُس کی ہے کہ جس نے تن من دھن ستگُورو کے ارپن کر دیا ہے یعنی اِن سب پرکار سے سیوا کرتا ہے۔ اَور باقی سب کپٹی ہیں۔ اِن کو بھاو[2] نہیں آوے گا۔ یوُنہی باتیں بنایا کریں گے۔

146۔ سنت ستگُورو کے ست سنگ میں جیو کا آنا مُشکل ہے اَور جو کسی سبب سے آ بھی گیا تو ٹھہرنا مُشکل ہے، کیونکہ جس وقت سنت وید پُوران اَور قرآن سب کو کھنڈن کر کے اپنا مت سب سے اُونچا اَور نیارا ورنن کریں گے، اُس وقت اُس سے ٹھہرا نہیں جائے گا۔ کوئی کھوجی یا دردی ٹھہرے گا۔ کیونکہ ویدمت کا بھی نشچے سُننے سے آیا ہے، کچھ دیکھا نہیں ہے۔ پنڈت اَور براہمنوں کے کہنے سے پرتیت کری ہے۔ اِسی طرح سنت بچن کی بھی پرتیت کر کے جس مقام کو سنت کہتے ہیں، مان لینا چاہیئے۔ پر یہ بات کھوجی سے بنے گی، ٹیکی نہیں مانے گا۔

۱۔ برابر۔ ۲۔ یقین، اعتقاد۔

147۔ ستگو رواَور ست سنگ اُسی کو پیارے لگیں گے جو سنسار میں دُکھی ہے۔ پر اِس کا کچھ نیم نہیں ہے۔ کوئی سنسار میں دُکھی بھی ہے، پر ست سنگ کی بالکل چاہ نہیں ہے۔ پر مارتھیوں کی قِسم ہی جُدی ہے۔ وہی پر مارتھی ہیں جن کو چاہے سنسار کا سُکھ بھی بھلی پرکار پراپت ہووے، پر بنا ستگو رواَور ست سنگ کے اُس سُکھ کو دُکھ رُوپ دیکھتے ہیں اَور سنساری وہ ہیں کہ جو سنسار کے سُکھوں کو چاہتے ہیں اَور اُن کے نہ مِلنے اَور چھوڑنے میں دُکھی ہوتے ہیں اَور یہ نہیں جانتے کہ سنسار کے سُکھ، سب دُکھ رُوپ ہیں اَور آخر کو دھوکھا دینگے۔

148۔ اِس جیو کی مَیل دُور کرنے کیلئے سِوائے ست سنگ کے اَور کوئی اُپائے نہیں ہے۔ جیسے صابن میں یہ طاقت رکھی ہے کہ کیسا ہی مَیلا کپڑا ہووے اَور جب صابن لگا کر دھویا، تُرنت[1] صاف ہو گیا یا کہ گھاس کا ڈھیر جمع ہے جب اُس میں ایک چِنگی ڈال دی ایک چِھن میں سب بھسم ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح ست سنگ ہے کہ اِس میں جنم جنم کے کرم کٹ جاتے ہیں اَور سنسکار دِن بدِن بدلتا جاتا ہے۔

149۔ سنتوں کے بچنوں کو جو وید سے مِلاتے ہیں، وہ بڑے نادان ہیں۔ سنتوں کی مہما آپ وید کا کرتا نہیں جانتا ہے۔ پھر وید کیا جانے؟ اَور سنت کسی کے قیدی نہیں ہیں جس وقت جو مصلحت اَور مُناسب جانتے ہیں، وہی راستہ جاری فرماتے ہیں۔ جو مانیں گے اُن کو فائدہ ہوگا اَور جو نہیں مانیں گے، وہ ابھاگی رہیں گے، کیونکہ دُنیا میں بھی جس راجہ کا راج ہوتا ہے، وہ اپنا قانُون چلاتا ہے۔ جو اُس کو مانتے ہیں وہ فائدہ اُٹھاتے ہیں اَور جو حُکم عدُولی کرتے ہیں، وہ اپنا نُقصان کرتے ہیں اَور حُکم عدُولی کی سزا کے بھاگی[2] ہوتے ہیں۔

150۔ سنت دَیال اِس جیو کو پُکار پُکار کر کہتے ہیں کہ تُو ست پُرش کا پُتر ہے، ایسی کرنی مت کر جو جم کی چوٹ کھانی پڑے۔ پر یہ جیو نہیں مانتا ہے اَور سنتوں کے بچن کی پرتیت نہیں کرتا ہے۔ وہی کام کرتا ہے کہ جس سے جم کی چوٹ کھاوے۔ سنتوں کو اِتنی طاقت ہے کہ چاہیں تو اِس کو زبردستی منا سکتے ہیں اَور جم کو بھی ہٹا سکتے ہیں، پر وہ اپنی دَیالُوتا کا انگ[3] نہیں

۱۔ ایکدم۔ ۲۔ حق دار۔ ۳۔ خاصیت۔

چھوڑتے ہیں۔ سوائے بچن کے اَور کسی طرح سے جیو کو نہیں تارتے ہیں۔ جو بڑبھاگی[1] ہیں، وہ اُن کے بچن کو مانتے ہیں اَور جو ابھاگی[2] ہیں، وہ نہیں مانتے ہیں۔

151۔ سنتوں کا مطلب جیو کو سمجھانے اَور بُجھانے سے یہ ہے کہ یہ سب طرف سے ہٹ کر ایک ستگوُرو کو ایسے پکڑے کہ جیسے اِستری پتی کو پکڑتی ہے کہ پھر دُوسرے سے اُس کو غرض نہیں رہتی۔ پر آج کل کے گوُروؤں کا یہ حال ہے کہ چیلہ تو کر لیتے ہیں اَور اُس کو اُپدیش تیرتھ برت اَور مُورت کا کرتے ہیں، اپنی پُوجا نہیں بتاتے ہیں۔ سبب اِس کا یہ ہے کہ یہ لوگ گوُرووائی کے لائق نہیں ہیں۔ اُن کو گوُرو بنانا نہیں چاہیئے۔ یہ تو آپ ہی بھرمے[3] ہوئے ہیں اَور اَوروُں کو بھی بھرماتے اَور بھٹکاتے ہیں۔ گوُرو پدوی صِرف سنتوں کی ہے اَور جیو کا اُدّھار جب ہوگا، تب سنت ستگوُرو کے دوارے ہوگا۔ سنساری گوُروؤں سے اُدّھار نہیں ہوسکتا ہے۔ برہما، وِشنو، مہادیو اَور ایشور جیو کی چَوراسی نہیں چھڑا سکتے ہیں۔ پر سنت بچا سکتے ہیں اَور سنتوں کے ست سنگ میں وہی جیو آویگا، جو سنسار کا ڈرا ہوا اَور تپا ہوا ہے۔ اَور کسی کا کام نہیں، جو سنتوں کے سنمکھ ٹھہر جاوے۔ جب سنتوں کی مہما اِس طرح پر جیو کے چِت میں سما جاوے تو پھر پنڈت اَور بھیکھ کے پھندے میں نہیں پھنسے گا۔ صِرف ستگوُرو سنت کی طرف سردھا لاوے گا اَور اُنہیں کو پکڑے گا اَور یہی چاہیئے ہے کہ جب تک سنت ستگوُرو پُورے نہ مِلیں، تب تک اُن کا کھوج کرے جائے، جو اُن کے کھوج میں جیو کی دیہہ بھی چھُوٹ جائے تو کچھ حرج نہیں ہے، کیونکہ پھر نر دیہی مِلے گی اَور سنت ستگوُرو بھی ضرور مِلیں گے اَور جو چاہ زبرہو گی تو اِسی جنم میں میلہ[4] ہو جاویگا اَور پنڈت اَور بھیکھ کے جال میں پھنس گیا تو چاہے سنسار میں دھن، پُتر، اِستری اَور مان پراپت ہو جاوے، پر چَوراسی کے چکر سے نہیں بچے گا اَور پھر نر دیہی ملنے کا بھروسہ نہیں ہے۔

152۔ گوُرمُکھ وہی ہے جو ستگوُرو کے حُکم میں برتے، حُکم سے باہر نہ ہووے اَور جب تک ایسا انگ نہ ہوگا، تب تک اُس پد کو بھی نہیں پاوے گا۔ یہ بات مُشکل ہے۔ پر جو کوئی ایسی

۱۔ خوش نصیب۔ ۲۔ بدقسمت۔ ۳۔ بھٹکے ہوئے۔ ۴۔ مِلاپ۔

ہوشیاری رکھے کہ جس میں ستگوُرو راضی ہوویں، وہی کام کرے یعنی جو سیوا بھی کرے تو اُس میں رضامندی ستگوُرو کی مُکھیہ رکھے اَور اتنی پہچان کرتا رہے کہ میری سیوا ستگوُرو کو پسند ہے یا نہیں یا میری ناراضگی کا خیال کر کے قبُول کر رہے ہیں۔ جو یہ سمجھ میں آ جاوے کہ اِس میں ستگوُرو کو تکلیف ہے، یا صِرف میری ہٹھ سے منظوُر کر رہے ہیں تو اُس سیوا کو فوراً چھوڑ دیوے اَور جس کا ایسا انگ ہے، وہی گوُرمُکھ بنے گا اَور جس کی ایسی حالت نہیں ہے، اُس کو مُناسب ہے کہ ست سنگ نیم[1] سے کرے اَور بچن کو چت[2] سے سُنے اَور یاد رکھے کہ اُس کا انگ بدلتا جاوے گا۔

153۔ اہنکار کی مَیل سب جیوؤں کے ہردے میں دھری ہوئی ہے اَور جب تک یہ نہ جاوے گی، تب تک پرمارتھ نہیں بنے گا اَور یہ مَیل باہر مُکھ اُپاسنا سے نہیں جا سکتی۔ اِسواسطے لازم پڑا کہ انتر مُکھ اُپاسنا کی جاوے اَور اِس اُپاسنا کا بھید سِوائے پُورے ستگوُرو کے اَور کوئی نہیں دے سکتا ہے۔ اِس واسطے ہر ایک جیو، پرمارتھی کو مُناسب ہے کہ پہلے اپنے وقت کا پُورا ستگوُرو کھوجے اَور اُن کی سیوا کرے، تب کام پُورا بنے گا۔

154۔ اِس جیو کے سب بیری[3] ہیں، کوئی مِتر نہیں۔ من جو تین گُن سے مِلا ہوا ہے، وہ بھی اِس جیو کو ایسے دیکھتا ہے جیسے بلّی چوُہے کے کھانے کا اِرادہ رکھتی ہے۔ سِوائے اِس کے جو جیو کال کے ہیں اَور اُس کا حُکم مانتے ہیں یعنی من کے کہنے میں چلتے ہیں تو بھی کال اُن کو دُکھ دیتا ہے۔ اِسی طرح سب جیو دُکھی رہتے ہیں۔ پر جو جیو ستگوُرو کے ہیں، اُن کے اُوپر ستگوُرو کی دَیا ہے اَور کال بھی اُن سے ڈرتا ہے اَور اُن کا سہائک[4] رہتا ہے۔ اِس واسطے سب کو چاہیئے کہ ستگوُرو وقت کی سرن لیویں تو یہاں بھی اَور وہاں بھی اُن کا بچاؤ اَور رکشا[5] ہوگی۔

155۔ جب کوئی شخص ہزار دو ہزار آدمی بھرتی کرنا چاہتا ہے تو ہزاروں اُمیدوار جمع ہوتے ہیں۔ پر اُن میں سے سَو پچاس قابل پسند نکلتے ہیں۔ اَور باقی درجے بدرجے کم ہوتے ہیں اَور کوئی بالکل نالائق نکلتے ہیں۔ اِسی طرح سے جب سنت ستگوُرو ست سنگ جاری فرماتے

۱۔ بلاناغہ۔ ۲ توجہ۔ ۳۔ دُشمن۔ ۴۔ مددگار۔ ۵۔ حفاظت۔

ہیں تو بہت سے جیو انیک طرح کی باسنا[1] لیکر آتے ہیں۔ جو جو نِرمل[2] باسنا پرمارتھ[3] کی رکھتے ہیں، اُن کو ستگوُرو چھانٹ لیتے ہیں اَور باقی کو اُمیدوار کرتے ہیں اَور جو بھاگیہ وان[4] پرمارتھ کے ہیں، وہی سنتوں کے ست سنگ میں ٹھہرتے ہیں۔ باقی آپ ہی ہٹ جاتے ہیں، اُن سے وہاں کی جھٹک نہیں سہی جاتی، کیونکہ سچّی اَور نِرمل چاہ پرمارتھ کی نہیں رکھتے ہیں۔ اِس واسطے سنت بھی اُن پر زور نہیں کرتے ہیں۔ آئندہ کے واسطے دَیا کرتے ہیں۔

156۔ ہزاروں برہما، ہزاروں گورکھ، ہزاروں ناتھ اَور ہزاروں پیغمبر، تِرشنا کی اگنی میں جل رہے ہیں، کیونکہ اُن کو ستگوُرو نہیں مِلے اَور اگر کوئی یہ سوال کرے کہ جب ایسے بڑے بڑوں کو ستگوُرو کی پہچان نہیں ہوئی تو پھر جیو کیسے پہچان سکتا ہے، اُس کا جواب یہ ہے کہ یہ سب اپنے اپنے اہنکار میں رہے، اِن کو ستگوُرو پر نِشچے نہیں آیا اَور اِسی سبب سے ستگوُرو نے آپ کو اِن پر پرگٹ نہیں کیا کیونکہ یہ رچنا کے کام کے اَدھکاری[5] تھے اَور اُن سے یہی کام لینا منظوُر تھا، اگر اُن کو ستگوُرو پر نِشچے آجاتا تو پھر اِن سے رچنا کا کام نہیں ہوسکتا اَور دُنیا کا بالکل بِگاڑنا بھی منظوُر نہیں ہے۔ جو جیو کہ سنساری ہیں، اُن کے واسطے یہ لوگ پیدا کیے گئے ہیں کہ اُن کی سنبھال کریں۔ اُن کے لیے ستگوُرو کا اُپدیش نہیں ہے اَور نہ وہ ستگوُرو کے اُپدیش کو مانیں گے اَور نہ ستگوُرو کا بھاوَ اُن کے چِت میں سماوے گا۔ اب ستگوُرو پُکار کر کہتے ہیں کہ جب ایسے بڑے بڑے کہ جن کا نِشچے ہزاروں جیو باندھے ہوئے ہیں، چَوراسی کے چکر اَور نرک کی آگ سے نہ بچے تو پھر جیو کیسے بچیں گے؟ پر اِس بچن کی پرتیت وہی جیو لاویں گے، جن کا بھاگ پرمارتھ کا ہے اَور چَوراسی سے چھٹکارہ ہونے والا ہے، یعنی جن کو سچّی اَور نِرمل چاہ سچے مالک سے مِلنے کی ہے اَور جنکے سنساری باسنا انیک طرح کی دھسی ہوئی ہے، وہ ستگوُرو کے بچن کی پرتیت نہیں کر سکتے۔ پر یہ سب کو معلوُم ہونا چاہیئے کہ جنم مرن سے بچانے والے اَور سدا سُکھ کے ستھان کے بخشنے والے اَور نج دھام میں پہنچانے والے صِرف سنت ستگوُرو ہیں۔ اَور برہما، وِشنو، مہادیو اَور اَوتار اَور دیوتا اَور پیر، پیغمبر اَور اَولیا آپ ہی نگوُرے ہیں یعنی اِن کو

۱۔ خواہشیں۔ ۲۔ خالص۔ ۳۔ رُوحانیت۔ ۴۔ خوش نصیب۔ ۵۔ حقدار۔

سنت ستگوُ رو نہیں مِلے اَور نہ چَوراسی کے چکر سے آپ بچے اَور نہ دُوسرے کو بچا سکتے ہیں۔ جو جو اِس بچن کی پرتیت لاکر ستگوُ رو کا کھوج کریں گے، وہی ستگوُ رو کے اِدھکاری جیو ہیں اَور اُنہیں کو ستگوُ رو مِلیں گے اَور اپنی دَیا سے اُن کا کام بنا دیں گے اَور پھر وہی جیو جنم مرن سے رہت[1] ہو جاویں گے۔

157۔ دو شیر اِس جیو کے پیچھے پڑے ہیں۔ ایک کال، دُوسرا مَن۔ جب تک یہ دونوں نہ مارے جاویں گے، تب تک پرمارتھ نہیں بنے گا، اَور سِوائے سنت ستگوُ رو کے اِن کا مارنے والا اَور کوئی نہیں ہے۔ اِس واسطے جو کوئی سنت ستگوُ رو کی سرن لے گا، وہی اِن پر فتح پاوے گا اَور وہی پار جاوے گا۔

158۔ جو ستگوُ رو کے منگتا ہیں، اُن کی مان[2] پرتِشٹھا نہیں جاتی ہے، کیونکہ سب ستگوُ رو کے منگتا ہیں۔ ایسا رچنا میں کوئی نہیں ہے جو ستگوُ رو کا منگتا نہ ہووے اَور جن کو ستگوُ رو سے مانگنے میں لاج اَور شرم ہے، وہ کال کے رُوبرو دِین[3] ہوں گے اَور اُس کے ڈنڈ اُٹھاویں گے۔ بڑ بھاگی وہی ہیں جو ستگوُ رو کے منگتا ہیں۔

159۔ وید اَور پُوران کا جن کو نِشچے ہے وہ کہتے ہیں کہ لَو ماتر[4] کے ست سنگ سے جیو کے پاپ دُور ہو جاتے ہیں۔ پھر سنتوں کے ست سنگ کے پھل کا کیا ورنن کیا جاوے کہ جس کی مہما وید اَور پُوران بھی نہیں کہہ سکتے؟ جن کو سنتوں کا ست سنگ پراپت ہے تو اِس میں کچھ شک نہیں ہے کہ اُنکے دِن بھر کے پاپ تو ضرور صاف ہوتے ہوں گے۔ یہ پھل تو اُن کو حاصل ہوگا جو سادھارن[5] طور پر نت ست سنگ میں آتے ہیں اَور بچن سُنتے ہیں اَور جو کہ سنتوں کا نِشچے رکھتے ہیں اَور ستگوُ رو وقت سے پریت کرتے ہیں، اُس کے پھل کا تو کچھ ورنن نہیں ہو سکتا۔

160۔ سنتوں کی جو ستُتی کرتا ہے، یا نِندا کرتا ہے، دونوں کا اُدّھار ہوگا۔ پر جو سیوک ہو کر نِندا کرے گا، اُس کا اکاج ہوگا۔ اُس کی نِندا کی برداشت نہیں ہے۔

161۔ فائدہ انتر کے سُننے اَور ماننے سے ہوتا ہے۔ باہر کے کہنے اَور سُننے والوں کے

۱۔ آزاد، ۲۔ عزت و آبرُو۔ ۳۔ بھکاری، عاجز۔ ۴۔ پل بھر۔ ۵۔ عام طور پر۔

بچن میں اثر نہیں ہوتا، کیونکہ بہت سے پنڈت اَور بھیکھ پوتھیاں پڑھاتے اَور سُناتے ہیں، پر ذرا بھی اثر اُن کے دِل میں نہیں دِیکھتا۔

162۔ جب تک ستگوُرو کی دَیا نہ ہوگی تب تک جیو کو نِشچے نہیں آوے گا اَور جس کو ستگوُرو کے چرنوں میں پریت اَور پرتیت ہے، اُسی کو دَیا پاتر سمجھنا چاہیئے۔ بہت سے لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے رِشتے دار اَور کٹمبیوں کو ستگوُرو کے چرنوں میں نِشچے آجاوے۔ یہ چاہ تو بُری نہیں ہے، پر اتنا سمجھنا چاہیئے کہ جب تک ستگوُرو دَیا درِشٹی[1] نہ فرماویں گے، تب تک پریت اَور پرتیت آنی مُشکل ہے۔ یہ بات ستگوُرو کی مَوج پر چھوڑ دینا چاہیئے، کیونکہ جب وہ چاہیں گے، ایک چھِن[2] میں پریت اَور پرتیت بخش دیں گے اَور سنسار کے جال سے نکال لیویں گے۔

163۔ سنتوں کے ست سنگی کو مرتے وقت تکلیف نہیں ہوتی، بلکہ اَور سوُرتا[3] آجاتی ہے، کیونکہ وہ پہلے سے موت کو یاد رکھتا ہے اَور سنسار میں کارج ماتر[4] برتتا ہے۔ اُس کی سنسار کی جڑ پہلے سے کٹی ہوئی ہے۔ جیسے کٹے ہوئے درخت کی ہریالی چند روز کی ہے، اِس طرح سنتوں کے ست سنگی کا سنساری[5] بیوہار سمجھنا چاہیئے۔

164۔ سنتوں کا ست سنگ کرنا بہت مُشکل ہے۔ کسی کا یہ حال ہے کہ ست سنگ کرتے ہیں اَور پھر نہیں کرتے یعنی بیٹھے بچن سُنتے نظر آتے ہیں، پر ماننے کے واسطے نہیں سُنتے۔ پھر اُن کو ست سنگ کیا فائدہ کرے گا؟ سُننا اَور سمجھنا اُن کا ہی دُرست ہے جن کے ہردے میں اثر ہوتا ہے اَور اُن کے موافق تھوڑا یا بہت برتاؤ بھی ہے۔

165۔ گرنتھوں میں سب جگہ تھوڑا یا بہت رَولا[6] پڑا رہتا ہے۔ کہیں ایک بات کا کھنڈن[7] اَور کہیں منڈن[8] کیا ہے۔ جیو کِس کو مانے اَور کِس کو نہ مانے۔ اِس واسطے جب تک ستگوُرو پُورے نہ مِلیں، جیو کی طاقت نہیں کہ اِس بات کا نرِنے[9] کر سکے۔ گرنتھ سے گواہی مِل سکتی ہے، مارگ ہاتھ نہیں آسکتا۔ مارگ کے بھیدی سنت ستگوُرو ہیں۔ یہ اُن سے مِلے گا اَور کسی سے نہیں ہاتھ لگ سکتا ہے۔

۱۔ نظرِ کرم۔ ۲۔ پل میں۔ ۳۔ ہمت۔ ۴۔ برائے نام۔ ۵۔ دُنیاوی۔ ۶۔ جھگڑا۔ ۷۔ مخالفت۔ ۸۔ حمائت۔ ۹۔ فیصلہ۔

166۔ سادھ وہی ہے، جس نے سب آسرے چھوڑ کر ایک ستگوُرو کا آسرا سادھ لیا ہے اَور سب سنتوں کا مُول[1] مت، جو شبد ہے، اُس کو دِرڑھ[2] کر پکڑا ہے اَور جس کام میں کہ گوُرو بھگتی میں کسر پڑے، اُس کو نہیں کرتا ہے۔ اِس واسطے وہی گوُرو بھگت ہے اَور وہی سادھ ہے۔

167۔ جن کو شوق پرمارتھ کا اَور خوف چوراسی کا ہے، وہی ستگوُرو سے پریت کریں گے اَور پرتیت بھی ستگوُرو کی اُنہیں کو آوے گی اَور جو پرچہ چاہتے ہیں اَور بِنا پرچے پرتیت نہیں کرتے، وہ پرمارتھی نہیں ہیں۔ اُن کو ستگوُرو کا پربھاو نہیں آوے گا اَور پرچہ دے کر پرتیت کرانے کی مَوج نہیں ہے، کیونکہ پرچے کی پرتیت کا بھروسہ نہیں ہے۔ پرتیت اُنہیں کی سچی ہے، جن کو ستگوُرو کے درشن اَور بچن پیارے لگتے ہیں اَور بِنا اُن کے دِل کو چین نہیں آتا۔ ایسے جو جیو ہیں وہ پرچہ بھی دیکھتے ہیں اَور جو نِرے[3] پرچے اَور کرامات کے گاہک ہیں، اُن کو پرچہ دِکھانے کی مَوج نہیں ہے۔

168۔ سِوائے شبد کے اَور کوئی راستہ اِس جیو کو اپنے مقام میں پہنچانے کا نہیں ہے اَور جو اَور راستے ہیں، وہ کال کے راستے ہیں۔ شبد ہر ایک کے گھٹ میں موجوُد ہے۔ اِس لیے اُس کو سُننا چاہیئے۔ جو نہیں سُنتے ہیں وہ انت[4] میں دُکھ سہیں گے۔ باہر کے گانے بجانے سے یہ بات حاصل نہ ہوگی۔ اَور زیادہ مار اُن پر پڑے گی، جو سنتوں کے گھر میں ہیں اَور پھر شبد کا کھوج نہیں کرتے۔

169۔ پنڈتوں نے اپنی قدر یُوں کھوئی کہ جیوؤں کو تیرتھ اَور مُورت میں لگایا اَور جو سنتوں نے اپنا مت وید اَور شاستر سے نیارا کہا، پر پنڈت اَور بھیکھ نے اُس کی قدر نہ جانی اَور جیوؤں کو بھرما دِیا اَور اپنی قدر کھوئی۔ اب سنت پرگٹ یہ کہتے ہیں کہ تیرتھ کرنے والے اَور شاستر پڑھنے والے اَور مُورتی کے پُوجنے والے سب چوراسی میں چلے جاتے ہیں اَور سنت دَیا کر کے سمجھاتے ہیں کہ کرم بھرم چھوڑ کر ستگوُرو وقت کا کھوج کر کے اُن کی سرن لو۔ اَور کوئی اُپائے چوراسی سے بچنے کا نہیں ہے۔ جب چاہو تب کرو۔ پر جب کرو گے، تب یہی

۱۔ بُنیادی تعلیم۔ ۲۔ مستقل مزاجی سے۔ ۳۔ صِرف۔ ۴۔ آخر کار۔

جتن کرنا پڑے گا۔ بنا اِس کے چوراسی سے بچاؤ نہیں ہو سکتا، چاہے مانو، چاہے نہ مانو۔

170۔ جیو اَور برہم دونوں بھائی ہیں۔ صِرف اِتنا فرق ہے کہ اُس کو کامداری مِلی ہے اَور جیو سب اُس کے حُکم میں ہیں۔ دیہہ کا بنانا اَور پالن[1] کرنا سپُرد برہما، وِشنو، مہادیو کے ہے اَور سنسار میں پھنسانا بھی اِنہیں کا کام ہے۔ پر مُکتی کا دینا سوائے سنتوں کے دُوسرے کے اختیار میں نہیں ہے، کیونکہ اُس مالک کے کہ جس کے انس یہ جیو اَور برہم ہیں، صِرف سنت ہی شریک ہیں یعنی وہ آپ مالک ہیں، کیونکہ اُس مالک نے آپ سنت سرُوپ جیوؤں کے اُدّھار کے نِمت[2] دھرا ہے، اَور اِس سرُوپ سے جیو کو وہ ستھان دیتا ہے، جو برہما، وِشنو، مہادیو کو بھی حاصل نہیں ہے، پر سنت چرن پر پریت اَور پرتیت دِرڑھ[3] ہونی چاہیئے۔

171۔ پہلے ایک ہی تھا۔ پھر دو ہوئے۔ پھر تین ہوئے اَور پھر انیک، ہزاروں، لاکھوں اَور بے شُمار پر نوبت پہنچی۔ اب جسکو پُورے ستگُورو جو کہ اُس ایک سے ایک ہو رہے ہیں اَور اُسی ایک کا سرُوپ ہیں، مِلیں، تب وہ اُن کی دَیا سے انیکتا[4] کے بھرم[5] سے بچے اَور اپنے نج ستھان میں پہنچے۔

172۔ سنسار کی جو کرتُوت ہے، اُس کا پھل جیو کو پرتکش نظر آئی دیتا ہے، اِس سبب سے سنسار میں جلدی پھنس جاتا ہے، اَور پرمارتھ کا پھل گُپت ہے، اُس پر جلدی نِشچے نہیں آتا ہے اَور پہلے نِشچے ضرور ہے، کیونکہ بِنا نِشچے کے کرتُوت کچھ نہیں بنے گی اَور جب کچھ کرتُوت نہ بنی تو پھل کیسے مِلے اَور ترقی کیسے ہووے؟

173۔ وہ جوست ہے، جپ، تپ، اَور مَون سادھن[6] سے نہیں ملتا ہے۔ ایسی کرتُوت والے سب تھک رہے۔ کسی نے اُس سچ کا جس کو سنتوں نے پایا ہے، بھید نہیں پایا۔ وہ بھید ستگُورووقت کی سیوا اَور سرن سے مِل سکتا ہے، کیونکہ اُس ست[7] نے آپ ستگُورُوروُپ دھرا ہے۔ اِس واسطے سب جیوؤں کو جوست کی پراپتی کی چاہ رکھتے ہیں، چاہیئے کہ اَور کرم اَور بھرم چھوڑ کر ستگُورووقت کی پرسنتا[8] کے لیے محنت کریں تو ایک روز اُس پد کو پاویں گے۔

۱۔ پرورش۔ ۲۔ کی خاطر۔ ۳۔ پکی۔ ۴۔ دویت، دُوئی۔ ۵۔ وہم۔ ۶۔ خاموشی اختیار کرنا۔ ۷۔ حقیقت۔ ۸۔ خوشی۔

174۔بال وِدھوا[1] اور بال سادھ کو وقت یعنی عُمر کا کاٹنا نہایت مُشکل ہو جاتا ہے اور بہتیرے تو خراب ہو جاتے ہیں۔ پر جو اُن کو ستگوُرو پُورے مِل جاویں اور اُن پر نِشچے آ جاوے تو دونوں کا وقت سہج[2] میں کٹ جاوے۔ اور جو وِدیا گوُرو[3] مِلے تو وِدیا یا تیرتھ برت میں یا مُورتی پُوجا میں وِرتھا جنم اُن کا برباد جاوے گا اور جنم مرن کی پھانسی نہیں کٹے گی۔ اِس واسطے اُن کو اور سب جیوؤں کو چاہیئے کہ جتنی ہو سکے، ستگوُرو پُورے کے کھوج میں محنت کریں۔ جو اُن کے کھوج میں اِس کا شریر بھی چھُوٹ جائے تو بھی سوچ نہ کرے، کیونکہ جب ستگوُرو کے مِلنے کی آشا اِس کے اِس کے چِت میں درِڑھ ہوئی تو وہ ٹھیک بھگتی سچے مالک کی ہے۔ اُس کو مالک، ستگوُرو رُوپ سے، ضرور مِلے گا۔

175۔جیو اِس وقت میں ایسے ابھاگی ہیں کہ سنتوں کے بچن کی پرتیت نہیں کرتے اور وید شاستر قُرآن پُوران کی بات کو خوُب پکڑتے ہیں، یہاں تک کہ وہاں کچھ پرچہ بھی نہیں مِلتا، پر کال نے ایسا اڑنگا لگایا ہے کہ اپنے مطلب کے بچن کو جیو سے منوا لیتا ہے اور سنت جو دَیا کر کے اِس کو بھلی پرکار[4] سمجھاتے ہیں سو نہیں مانتا ہے اور اُن سے پرچے مانگتا ہے۔ اِس سے معلوُم ہوا کہ یہ جیو کال کے ہیں، جو بِنا پرچے سنتوں کا بچن نہیں ماننا چاہتے اور کال کا بچن بِنا پرچے مانتے ہیں۔ ایسے جیوؤں پر سنت بھی توجہ نہیں کرتے۔

176۔پران جوگ اور بُدھی جوگ کی گم[5] آکاش تک ہے۔ اِس کے آگے سُرت، شبد کے آسرے جا سکتی ہے اور وہاں پہنچ کر عجائب پُرش کا درشن پراپت ہو سکتا ہے جو کہ ست یُگ، دواپر، تریتا میں سب سے گُپت رہا، کسی کو اُس کا بھید نہیں مِلا، اب کل یُگ میں سنتوں نے پرگٹ کیا ہے۔ جن کو سنتوں کے بچن کی پرتیت ہے، وہی اُس عجائب پُرش کا درشن پاویں گے اور مُکتی پد کو پراپت ہوں گے۔

177۔آج کل ایسا اندھیر ہو رہا ہے کہ بہتیرے سادھو پنڈت ہونے کی ابھِلاشا[6] کر کے کاشی جاتے ہیں اور پنڈتوں کے سنگ میں اپنا جنم گنواتے ہیں۔ اُن کو مُناسب تھا کہ جب

۱۔بچپن سے بیوہ۔ ۲۔آسانی سے۔ ۳۔عالم۔ ۴۔اچھی طرح سے۔ ۵۔رسائی۔ ۶۔خواہش۔

سادھو ہوئے تھے تو ستگُورو پُورے کا کھوج کر کے اُن کی سیوا اَور ست سنگ اَور کچھ انتر مُکھ ابھیاس یعنی سادھنا کرتے، جس سے سادھ بن جاتے اَور اپنے نج ستھان کو پاتے، نہ کہ وِدیا پڑھنے میں اپنے جنم کو گنوایا۔ پنڈتوں کے سنگ سے کوئی بھی جنم مرن سے نہیں بچ سکتا، کیونکہ برہما جو کہ وید کا کرتا ہے، آپ ہی چَوراسی کے چکر سے نہیں نکل سکتا، پھر پنڈتوں کی کیا طاقت ہے کہ اِس سے بچیں اَور آج کل کے پنڈت اَور گیانی تو نِرے[1] باچک ہیں اَور سچی پنڈتائی اَور سچا گیان بھی اُن کو پراپت نہیں ہے۔ یہ سب چَوراسی کے اِدھکاری ہیں، کیونکہ سِوائے ستگُورووقت کے اَور کِسی کی طاقت نہیں کہ جیوؤں کو چَوراسی سے بچا کر نج گھر میں پہنچا دیں۔

178 کال نے اپنا جال سنسار میں کس خوبصُورتی کے ساتھ بچھایا ہے کہ جو جیو پر مارتھ کر رہے ہیں اَور جانتے ہیں کہ ہم بڑے پر مارتھی ہیں اَور لوگ بھی اُن کی تعریف کرتے ہیں کہ یہ بڑا پر مارتھ کما رہے ہیں، اُن کا حال جو غور کر کے دیکھا جاوے تو پر مارتھ کا ایک کِنکا[2] بھی نہیں پایا جاتا یعنی تیرتھ برت اَور جپ اَور مُورتی پُوجا میں محنت کر رہے ہیں اَور نیم آچار[3] بہت بھانتی[4] کرتے ہیں۔ اِس سے سِوائے اہنکار کے اَور کچھ نہیں پراپت ہوتا۔ اِس وقت میں یہ کرتُوت مالک کو منظور نہیں ہے اَور نہ یہ چَوراسی سے بچا سکتی ہے۔ اِس واسطے سب چَوراسی میں چلے جاتے ہیں۔ جس کو چَوراسی سے بچنا منظُور ہے، اُس کو چاہیئے کہ ستگُورووقت کی بھگتی کرے۔ سوائے اِس کے دُوسرا اُپائے بچنے کا نہیں ہے۔ پر کیا کہا جاوے کہ جیوؤں کو اَور سادھنا میں تو محنت کرنا منظُور ہے پر ستگُورو بھگتی قبُول نہیں کرتے۔ بعضے گرنتھ وغیرہ کی ٹیک[5] میں بندھے ہوئے ہیں اَور اُسی کو گُورو مانتے ہیں۔ اَور غور کرنا چاہیئے کہ گرنتھ کو گُورو ماننے سے کیا فائدہ ہوگا اَور کہاں ایسا حُکم ہے؟ گرنتھ تو جڑ ہے۔ اُسکی کوئی سیوا نہیں ہو سکتی ہے۔ پھر کیا گُورو بھگتی ایسے جیوؤں سے بن آوے گی؟ گرنتھ کی بھگتی یہ ہے کہ جو اُس میں بچن لِکھا ہے، اُس پر عمل کرے یعنی اُس میں جو لِکھا ہے کہ ستگُورو کا کھوج کر کے اُن کی سیوا کرے اَور سرن لیوے، اِس بچن کو مانے اَور جب یہ بچن نہ مانا گیا تو گرنتھ کی ٹیک جھوٹھی

۱۔کورے۔ ۲۔ذرا بھی۔ ۳۔اصول کے مُطابق۔ ۴۔کئی طرح سے۔ ۵۔آسرا، سہارا۔

ہے۔ اِن کا بھی وہی حال سمجھنا چاہیے' جو کہ مُورت والوں کا ہے۔ پر سبب اِس غلطی کا یہ ہے کہ جیووُں کو کوئی سچا سمجھانے والا نہیں ملتا۔ اِس سبب سے سب بھرم اَور بھُول میں پڑے ہیں اَور جو گوُرو اُن کو ملتے ہیں، وہ آپ کبھی چیلے نہیں ہوئے ہیں اَور جیووُں کو بھٹکاتے اَور بھرماتے ہیں۔ کیا پنڈت کیا بھیکھ، سب کا یہی حال ہے۔ اِن میں کوئی بھی ستگوُرو اَور ستگوُرو بھگتی کی مہما کو نہیں جانتا۔ کتاب اَور پوتھی اَور پُرانی رسم اَور لِیک میں آپ بھی بندھے ہیں اَور اُنہیں میں جیووُں کو بھی باندھتے چلے جاتے ہیں۔ ستگوُرو بھگتی کا اُپدیش کہ جس سے جیو کا چھٹکارہ ہووے اَور نج گھر اپنا ملے، کوئی نہیں کرتا۔ یہ اُپدیش صِرف سنت یعنی آپ ست پُرش جب سنسار میں پرگٹ ہوتے ہیں، کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ سب سے اُتم مارگ ہے اَور جلدی سے جیو کا اُدّھار اِس میں ہوتا ہے۔ پر اِس اُپدیش کو وہ جیو جو کہ سنسکاری ہیں، مانیں گے اَور ستگوُرو کا کھوج بھی وہی کریں گے اَور جو لوگ کہ اُوپری کھیل اَور چمتکار میں راضی ہوتے ہیں، اُن سے ستگوُرو بھگتی کی کمائی جس میں تن، من اَور دھن پر چوٹ پڑتی ہے، نہیں بنے گی اَور اُتم سنسکاری وہی ہیں، جو ستگوُرو اَور نام کی مُکھیتا[1] کریں۔

179۔ سنساری جیو میٹھا سلونا بھوجن کھا کر پرسن[2] ہوتے ہیں اَور اچھے وستر[3] پہن کر مگن ہوتے ہیں۔ سو یہ سب وِرتھا ہیں۔ اَور گوُرمُکھ کو کونسا پدارتھ میٹھا اَور سلونا اَور کونسا وستر پیارا لگتا ہے، اُس کا ورنن[4] سنت ستگوُرو اِس طرح کرتے ہیں کہ گوُرمُکھ وہ ہے جس کو ستگوُرو کا بولنا میٹھا لگتا ہے، کیونکہ اِس سے زیادہ کوئی پدارتھ رسیلا نہیں ہے اَور ستگوُرو کے بچن کا سُننا سلونا لگتا ہے اَور ستگوُرو کے اُوپر بھاو کا آنا گوُرمُکھ کا پیراہن[5] ہے۔ سب کا سار یہ ہے۔ پر یہ حال سچے اَور نرمل پرمارتھی کا ہے۔ اُسی کو یہ پدارتھ ایسے پیارے لگیں گے جیسا کہ اُوپر کہا ہے۔ اَور سنساری جیووُں کو اِن سے نفرت ہوگی۔

180۔ آج کل کے گیانی وید کو پہلے کہتے ہیں اَور سنتوں کو پیچھے بتاتے ہیں۔ یہ اُن کی بڑی بھُول ہے اَور سبب اِس کا یہ ہے کہ یہ اُن کو سنت جانتے ہیں کہ جو وید کو پڑھ کر اُس کے

۱۔ سب سے افضل مانیں۔ ۲۔ خوش۔ ۳۔ کپڑے۔ ۴۔ بیان۔ ۵۔ لباس۔

موافق چلتے ہیں اَور جن کو کچھ تھوڑی سی سادھ گتی حاصل ہوئی ہے۔ پر جو سنت کہ وید کے کرتا کے کرتا ہیں، اُن کی اِن کو بالکل خبر نہیں ہے۔ جو وید پڑھ کر سنت کہلاتے ہیں، وہ اِن سنتوں کے سیوکوں کی بھی برابری نہیں کر سکتے ہیں۔ جیسے ایک شخص نے وِدیا تو پڑھی پر نوکری نہ پائی، دُوسرے نے وِدیا کم پڑھی پر نوکری بڑے دربار میں پائی اَور اُس پر ہوشیار ہے، پھر وِدیا والا اُس کی برابری نہیں کر سکتا ہے۔ یہی حال آج کل کے گیانیوں کا ہے، کہ وِدیا تو خُوب پڑھی پر نوکری نہیں کری یعنی ستگوُرو کی بھگتی پراپت نہیں ہوئی اَور سنتوں کے سیوک چاہے مُورکھ بھی ہیں پر اُن کو بھگتی اَور سرن پُورے ستگوُرو کی پراپت ہے، تو وہ ایک روز پُورے پد کو پاویں گے اَور باچک، جوگی اَور گیانی چوراسی میں بھٹکا کھاویں گے۔

181۔ پانچوں شاستروں کا دوش[1] تو ویدانت نے نکالا اَور ویدانت کا دوش اب سنت ستگوُرو نکالتے ہیں۔ ست جُگ، تریتا اور دواپر میں اِن شاستروں کی پول نہیں نکلی کیونکہ جب سنت پرگٹ نہیں ہوئے تھے۔ اب کل جُگ میں واسطے اُدّھار جیوؤں کے سنتوں نے چرن پدھارے ہیں اَور سب متوں کے دوش اَور غلطیوں کو کھول کر جناتے ہیں اَور سچا اَور سیدھا راستہ اُدّھار کا بتلاتے ہیں۔ پر جیوؤں کی ایسی اوچھی[2] متی ہے کہ اُن کے بچن کو نہیں مانتے اَور اُن پر پرتیت نہیں لاتے ہیں۔ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ویدمت کا نِشچے بھی تو پڑھ کر یا سُن کر کیا ہے، کچھ کمائی اُس کی نہیں کری اَور نہ کر سکتے ہیں، کیونکہ جو ابھیاس کہ وید میں لِکھا ہے، اُس کی کمائی اِس جُگ میں نہیں بن سکتی ہے اَور کمائی والے پر اِن کو پرتیت نہیں، نہیں تو اُس سے جگت کمائی کی سنتوں کی رِیت سے دریافت کر کے ابھیاس میں لگ سکتے ہیں۔ اَور جو صِرف پوتھیوں کے آسرے رہے اَور اُنہیں کو پڑھا کیے تو ہرگز جگت اُن سے حاصل نہیں ہوگی۔ پر وِدیا کا اہنکار پیدا ہوگا کہ وہ اَور بھی انتہ کرن کو ملِین کرے گا اَور قابل کمانے جُگتی کے بھی نہیں رہے گا۔ آج کل یہی حال دیکھنے میں آتا ہے کہ باتیں تو بہت سی بناتے ہیں پر کمائی کچھ بھی نہیں۔ اِس واسطے پرمارتھی جیوؤں کو مُناسب ہے کہ سِوائے ستگوُرو بھگتی یا کھوج ستگوُرو

۱۔غلطیاں، خامیاں۔ ۲۔ادنےٰ، گھٹیا۔

کے اَور کچھ کام نہ کریں، کیونکہ اَور کوئی کرتُوت سے انتہ کرن کی شُدھی[1] اِس جُگ میں نہیں ہو سکتی ہے اَور جب انتہ کرن کی شُدھی نہ ہوئی تو مُکتی کیسے پراپت ہوگی؟ اَور سِوائے سنت ستگُورو کے کوئی جُگتی[2]، پراپتی دُھرپد[3] کی نہیں بتلا سکتا ہے، کیونکہ اُس گھر کے بھیدی صِرف وہی ہیں، اَور کسی کو یہ بھید نہیں معلوُم ہے۔ اَور ایسے جو سنت ستگُورو ہیں، اُنہیں کی سیوا اَور بھگتی سے انتہ کرن کی شُدھی اَور پھر اُنہیں کی دَیا اَور مہر سے مُکتی پد کی پراپتی ہوگی اَور جُگتی کی کمائی بھی بن آوے گی۔ سِوائے اِس کے اَور دُوسرا اُپائے اُدّھار کا نہیں ہے۔

182۔ بھگتی کا بیج سِوائے سنت ستگُورو کے اَور کوئی نہیں ڈال سکتا ہے۔ جو سنت ستگُورو دَیال ہیں وہی اِس جیو کو سیدھا راستہ بتاویں گے اَور باقی سب بھرمانے اَور بھٹکانے والے ہیں اَور آپ ہی بھرم میں پڑے ہوئے ہیں، کیونکہ غور کرو کہ اِینٹ پتھر کے بنے ہوئے جو مندر ہیں اَور اُن میں پتھر کی بنائی ہوئی مُورت جس کو آپ آدمی نے گھڑا[4] ہے، رکھ کر بھگوان مانتے ہیں اَور لوگوں سے اُس کو پُجواتے ہیں اَور جو مندر کہ مالک کا بنایا ہوا ہے اَور جس میں وہ آپ آن کر بیٹھا ہے اَور جہاں گھنٹہ شنکھ اَور نانا پرکار[5] کے باجے ہر وقت بج رہے ہیں اَور نِت آرتی ہو رہی ہے، اُس کا بھید اِس جیو کو نہیں بتاتے ہیں۔ اِس لیے ایسے جو اندھے ہیں، وہ جب آپ ہی بھُول میں پڑے ہیں، وہ اَور کو بھی راستہ بھُلاتے ہیں اَور بجائے جیوؤں کے کارج[6] سنوارنے کے اُن کا اکاج کرتے ہیں۔ اندھا اندھے کو کیا راستہ بتاوے گا؟ اِس واسطے کہا جاتا ہے کہ ست گُورو کھوجو۔ جب تک ستگُورو نہیں ملیں گے، تب تک انتر کا بھید ہرگز پراپت نہیں ہوگا اَور ستگُورو وہی ہیں جن کا عشق شبد میں لگا ہوا ہے اَور انتر کا بھید اَور راستہ نج گھر کا شبد کے راستے سے بتاتے ہیں اَور اگر باہر کی کرتُوت سے کوئی اُن کو پرکھا چاہے تو ہرگز پرکھ میں نہیں آویں گے۔ کُل جیو نادان اَور اندھے ہیں۔ اِن کی کیا طاقت ہے کہ سنت ستگُورو جو سُجھاکے ہیں، اُن کو پرکھ لیویں اَور پکڑ لیویں؟ اندھا سُجھاکے کو نہیں پکڑ سکتا ہے۔ پر سُجھاکا جس کو چاہے اپنے کو پکڑا سکتا ہے۔ اِس واسطے دُنیا کے جیوؤں کی طاقت نہیں ہے کہ ستگُورو کو،

۱۔ صفائی، پاکیزگی۔ ۲۔ ترکیب۔ ۳۔ آخری مقام۔ ۴۔ تراشا، بنایا۔ ۵۔ کئی قسم کے۔ ۶۔ کام۔

پہچان لیویں اَور ستگُو رو اپنی مَوج سے چاہیں تو ہر طرح سے اِس کو جنا سکتے ہیں۔ پہلے اِسی قدر پہچان کافی ہے کہ جو گھٹ کا بھید بتاویں، شبد مارگ کا اُپدیش کریں، اُن کو ستگُو رو جانے اَور اِتنا دیکھ لیوے کہ وہ آپ بھی شبد میں رت [1] ہیں یا نہیں۔ گھٹ کا بھید سِوائے سنت ستگُو رو کے دُوسرے کے پاس نہیں ہے یا جس کو اُنہوں نے بخشا ہوگا۔ اَور ستگُو رو کسی بانی بچن یا گرنتھ کے آسرے نہیں ہیں۔ وہ آپ مالک رُوپ ہیں۔ اَور جب تک کہ گھٹ میں ابھیاس سنت ستگُو رو کی دَیا اَور مہر لے کر نہ کرے گا، تب تک نج پد کو پراپت نہیں ہوگا۔ اَور سنت ستگُو رو کی مَوج ہے کہ چاہے جس جیو کو جیسے چاہیں پار کریں یعنی اُن کی پریت اَور پرتیت مُکھیہ ہے، پھر چاہے وہ پہلے ست سنگ کراویں یا ابھیاس شبد کا کراویں، چاہے پہلے سیوا میں لگا دیں، وہ سب طرح سمرتھ [2] ہیں۔ اَور جو پرسنّ ہوویں تو ایک چھن میں چاہیں جو بخش دیویں۔ پر اُن کا پرسنّ ہونا ضرور ہے۔

183۔ جس کو ایک وقت وِرہ [3] اُٹھی یعنی شوق مالک کے ملنے کا پیدا ہوا، جو اُس حالت میں ستگُو رو پُورے نہ مِلے تو وہ بِرہ نشپھل [4] جاویگی۔ اگر وِرہی یہ دعوٰے کرے کہ بِنا ستگُو رو کے پد [5] کو پاؤں گا، یہ غلط ہے کیونکہ بِنا ستگُو رو وقت کے مِلے پد کا مِلنا ناممکن ہے۔ چاہے وِرہی ہووے یا نہیں، دونوں کو ستگُو رو کی ضرورت ہے۔ اَور جو بِرہ کسی قدر سچی بھی ہوئی اَور ستگُو رو پُورے نہ مِلے تو ادھُورے گُورو کے ساتھ جاتی رہے گی۔ پھر جو گُورو اُس کو پُورا بھی مِلے تو اُس کی چاہ نہیں رہتی۔ اَور جس کو وِرہ اَور پریم نہیں ہے اَور وہ ستگُو رو پُورے کی سرن میں آ گیا تو ستگُو رو دَیال اپنی دَیا سے اُس کی وِرہ اَور پریم بڑھا کر کام پُورا کر دیں گے اَور جو ادُھورے گُورو سے مِلا تو وہ اپنی وِرہ کے اہنکار میں رہے گا اَور کام بھی پُورا نہیں بنے گا۔ سب طرح سے مُکھیّتا ستگُو رو پُورے کی ہے۔ اِس سے جاننا چاہیئے کہ بِنا اُن کے مِلنے کے کسی کا کارج پُورا نہیں ہوسکتا۔

184۔ ستگُو رو کی سرن کا درجہ بہت اُونچا اَور کٹھن ہے۔ اَور ویسے تو ہر کوئی کہتا ہے کہ ہم

۱۔ غلطاں۔ ۲۔ قابل۔ ۳۔ جُدائی کی تڑپ، وِصال کی دُھن۔ ۴۔ بے فائدہ۔ ۵۔ اعلیٰ رُوحانی مقام۔

نے سرن لے لی۔ پُورے سرن والوں کی یہ حالت ہے کہ اُن کو سِوائے ستگوُرو کے اَور کوئی وِشیش[1] پیارا نہیں لگتا ہے۔ جس کی یہ حالت ہے اُس کا کہنا سب دُرست ہے۔ پہلے جو سنت ہوئے، اُنہوں نے جب تک جیو نے تن من دھن نہیں بھینٹ کیا، اُدّھار نہیں کیا۔ پر اب رادھاسوامی دَیال جیوؤں کو دُکھی اَور بل ہین[2] دیکھ کر تھوڑی دِینتا اَور پریت پر اُدّھار اپنی طرف سے دَیا کر کے فرماتے ہیں۔ اِس واسطے جس کو پُورے ستگوُرو کے درشن اَور سیوا اَور ست سنگ اَور شبد کا ابھیاس پراپت ہے، وہی جیو بڑ بھاگی[3] ہے:

سُت دارا اَور لکشمی، سب کا ہُو کے ہوئے
ستگوُرو سیوا سادھ سنگ، کلی میں دُرلبھ دوئے

185۔ رام جو کرتا تین لوک کا ہے اَور اُن کا پالن اَور پوشن اَور سنہار[4] کر رہا ہے، سو جیو کا مُدّعی ہے، کیونکہ اُس نے اصلی رُوپ سے جُدا کر کے جیو کو گربھ باس دیا، اَور پھر انیک پرکار کے دُشمن انتر اَور باہر جیو کے سنگ لگا دیئے یعنی انتر میں تو کام کرودھ لوبھ موہ اہنکار اَور باہر ماتا پِتا سُت[5] اِستری مِتر دھن دھام اَور بھوگوں میں پھنسا دیا۔ اِس لیے ایسے دُکھدائی کو کیا مانے؟ اِس واسطے ستگوُرو کو ماننا چاہیئے کہ جن کے پرتاپ سے ایسے مُدّعی کے جال سے نِکل کر سدا سُکھ کا ستھان پراپت ہووے۔ اَور کوئی بچانے والا کال کے جال سے اِس سنسار میں نہیں ہے۔

186۔ سنت ستگوُرو نے جس نام کا ذِکر کیا ہے، وہ وید شاستر میں نہیں ہے اَور سنت ستگوُرو وہی ہیں، جن کے پاس وہ پُورا نام ہے اَور یُوں تو بہتیرے بھیکھ دھاری اپنے تئیں سادھ اَور سنت کہتے ہیں، پر وہ سادھ اَور سنت ہو نہیں سکتے۔ سچے اَور پُورے سنتوں کے پرتاپ سے روٹی کھاتے ہیں۔ پر سنتوں کا پد وہی پاوے گا، جو اُن کا پیارا ہووے گا اَور پیارا وہی ہوگا، جو اُن کے چرنوں میں پریت اَور پرتیت کرے گا اَور پریت اَور پرتیت اُن کی مہر اَور سیوا اَور ست سنگ سے آوے گی۔ اَور ترلوکی ناتھ کا نام اَور پد بھی سنتوں کی دَیا اَور

۱۔ خاص۔ ۲۔ کمزور۔ ۳۔ خوش قسمت۔ ۴۔ ناش کرنا، ختم کرنا۔ ۵۔ بیٹا۔

اُن کی جگتی کی کمائی سے ملے گا۔ اَور کسی طرح اِس کل یُگ میں نہیں ملے گا۔

187۔ جِس کو ستگوُرو کے چرنوں میں پریت ہے، اُس کو سِوائے مہما ستگوُرو کے اَور کوئی بات نہیں سُہاتی ہے اَور جِس کو ستگوُرو کا نشچے ہے، وہ ستگوُرو میں کوئی اَوگن [1] نہیں دیکھتا ہے۔ اَور جو اَوگن درِشٹی [2] آئی تو ستگوُرو بھاو جاتا رہا۔ اِس واسطے ستگوُرو کی نِسبت کبھی اَوگن درِشٹی لانا نہیں چاہیئے اَور جسکی ایسی دشا [3] ہے، وہی گوُرمُکھ ہوگا اَور اُسی کو ایک دِن پرم پد [4] ملے گا۔

188۔ اِیشور کو سروتر [5] آکاش اَور پاتال میں ویاپک بتاتے ہیں، پر کسی کو ملتا نہیں۔ پھر اُس کے سرو ویاپک [6] ہونے سے جیو کو کیا فائدہ؟ کیونکہ وہ رُوپ کسی کو پراپت نہیں ہوتا۔ اَور جب مالک نے ستگوُرو رُوپ دھارن کیا تو اِس رُوپ سے جیووں کو درشن بھی دیتا ہے اَور بھید سمجھا کر اپنی دَیا کے ساتھ جگتی کی کمائی کرا کر نج گھر میں پہنچاتا ہے اَور اپنے نج رُوپ کا درشن دیتا ہے۔ اب غور کرنا چاہیئے کہ ستگوُرو رُوپ بڑا ہے کہ ویاپک رُوپ۔ اِس سے کِسی کا کارج نہیں بنتا اَور ستگوُرو رُوپ سے جس وقت کہ جیو کو ست سنگ اَور سیوا کر کے اُس پر نِشچے آ گیا تو سہج میں کارج بنتا ہے۔ بِنا مِلاپ ستگوُرو وقت کے کسی کو مالک کا پُورا نشچے نہیں ہوسکتا ہے اَور جب پُورا نشچے نہیں ہوا تو پُوری پریت اَور پرتیت بھی نہیں آئی اَور جب پریت اَور پرتیت نہیں تو اُدّھار کیسے ہوگا؟ پھر جو کچھ کرتُوت پرمارتھی بنے گی، وہ کرم کا پھل چوراسی یونی میں دے گی۔ پر سچے مالک کی بھگتی کبھی نہیں آوے گی، جب تک ستگوُرو وقت کے نہ مِلیں گے، اَور اُن کے بچن پر نِشچے نہ آوے گا۔

189۔ سادھ براہمن کشتری آج کل اہنکاری ہو گئے ہیں۔ نہ سادھ میں سادھتا [7] اَور نہ براہمن میں براہمنتا اَور نہ کشتری میں راج [8] اَور بل [9] رہا ہے۔ خالی اہنکار کرتے ہیں۔ پر وَیش اَور شوُدر ابھی کچھ اپنی چال پر ہیں۔ سنت فرماتے ہیں کہ سادھ سنگ کرو۔ پر جب سادھ دُرلبھ [10] ہوئے تو کہاں سے سنگ پراپت ہووے؟ اَور بِنا سنت اَور سادھ سنگ، اُبار نہیں

۱۔ بُرائی۔ ۲۔ نظر۔ ۳۔ حالت۔ ۴۔ اعلیٰ ترین رُوحانی مقام۔ ۵۔ ہر جگہ۔ ۶۔ ہر جا موجود۔ ۷۔ سادھوُپن۔

۸۔ حکومت۔ ۹۔ طاقت۔ ۱۰۔ کمیاب۔

ہے۔ سو اب سمجھنا چاہیئے کہ بِنا سنسکار سنت یا سادھ نہیں مِلیں گے۔ جس کا بھاگ زبر ہے، اُس کو ضرور سنت ستگُورو اتھوا سادھ مِلیں گے۔ اَور جو کوئی یہ کہے کہ سنسکاری کو سادھ سنگ کی کیا ضرورت ہے؟ سو غلط ہے۔ چاہے سنسکاری ہووے چاہے اسنسکاری، دونوں کو سادھ سنگ کی ضرورت ہے۔ پر اِتنا فرق ہوگا کہ سنسکاری کو بچن جلدی اثر کرے گا اَور وہ اُس کو سہج میں مان سکے گا اَور اسنسکاری سے بچن کم مانا جاوے گا اور کم برتا جاوے گا، پر اُس کے بیجا[1] پڑے گا اَور آگے اُس سے کمائی بنے گی۔ اَور سنسکاری اُس کو کہتے ہیں جو پچھلے جنم سے سنت ستگُورو اتھوا سادھ سے مِلتا اَور اُن پر بھاو اَور نِشچے لاتا چلا آتا ہے اَور جس کا بھاگ اُن کی دَیا سے سہج سہج بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اَور سنت ستگُورو کی دَیا سے اسنسکاری بھی سنسکاری ہو سکتا ہے اَور سنت ستگُورو کی تو ایسی مہما ہے کہ جو اُن کا درشن کرے، اُس کا کسی قدر اُدّھار ہوتا ہے اَور چَوراسی سے بچ جاتا ہے اَور بہتیرے دُکھ وکلیشوں سے رکشا[2] ہو جاتی ہے اَور آگے کو راستہ اُدّھار کا اُن کی کرپا سے جاری ہو جاتا ہے۔ اِس واسطے کُل جیوؤں کو چاہیئے کہ اپنے فائدے اَور سُکھ کے لیے جہاں کہیں سنت ستگُورو پرگٹ ہوویں، ضرور جس قدر بن سکے، اُن کے درشن اَور سیوا سے اپنا بھاگ بڑھاویں۔

190۔ نردیہی اُسی کی سپھل ہے، جس کو ستگُورو وقت کی سیوا پراپت ہے۔ اَور سیوا میں اِتنا بھید سمجھنا چاہیئے کہ درشنوں کے واسطے چلنے سے پاؤں پِوتر[3] ہوتے ہیں اَور درشن سے آنکھیں پِوتر ہوتی ہیں اَور ہاتھوں کی سیوا سے جیسے چرن دابنے اَور پنکھا کرنے سے ہاتھ پِوتر ہوتے ہیں اَور جل بھرنے کی سیوا سے کُل دیہہ پِوتر ہوتی ہے اَور چِت سے بچن سرون[4] کرنے اِور وِچارنے اَور جس قدر بن سکے، ماننے سے انتہ کرن پِوتر ہوتا ہے۔ اِسی طرح جب سیوا میں جیو لگا، پھر ستگُورو کی دَیا اَور اُن کے ست سنگ کا پھل اپنے آپ دیکھتا چلا جاوے گا اَور جو کچھ کہ آنند اَور درجہ اُسے پراپت ہوگا، اُس کی مہما بیان میں نہیں آ سکتی ہے۔

191۔ آج کل گرہستی اَور بھیکھ جب اپنے ستھان سے چلتے ہیں، تو تیرتھ کا بھاو کر کے

ا۔ بیج۔ ۲۔ حفاظت، بچاؤ۔ ۳۔ مُبارک۔ ۴۔ سُننا۔

نکلتے ہیں اَور ست سنگ جو سب کا سار ہے اُس کی کسی کو تلاش نہیں ہے اَور نہ اُس کا کچھ بھاو ہے۔ اَور جس کو کہ وہ لوگ ست سنگ سمجھتے ہیں، وہ اصل میں ست سنگ نہیں ہے۔ ست سنگ، ستگوُرو کے سنگ کا نام ہے۔ اَور جہاں قصّے کہانی لڑائی جھگڑا اَور وِدّیا کی باتیں ہوویں، اُس کا نام ست سنگ نہیں ہے۔ ستگوُرو رُوپ، آپ ست پُرش کا ہے۔ اِس لیے اُنہیں کے سنگ کا نام ست سنگ ہے اَور باقی سب جھگڑے ہیں۔ اِن سے کبھی جیو کا اُدّھار نہیں ہوگا۔

192۔ جو لوگ کہ رام اَور برہم کو سرو ویاپک سمجھ کر ٹیک باندھ رہے ہیں اَور اُس کا اِشٹ رکھتے ہیں اُن کو سمجھنا چاہیئے کہ ایسی ٹیک سے جیو کا کارج ہرگز نہیں ہوگا، کیونکہ ویاپک رُوپ رام اتھوا برہم دیپک کے سمان ہے، سب کو چاندنا دِکھا رہا ہے، اُسی چاندنے میں چور چوری کرتا ہے، شرابی شراب پیتا ہے، وِشئی[1] وِشے بھوگتا ہے پرمارتھی پرمارتھ کماتا ہے، پر وہ کسی سے کچھ نہیں کہتا ہے۔ پھر ایسے نام کے جپنے یا اِشٹ باندھنے سے چوراسی نہیں چھوٹے گی اَور من اپنے ناچ نچاتا رہے گا۔ اَور جس کو کہ ستگوُرو رُوپ مالک کی ٹیک ہے اَور اُن کا ست سنگ پراپت ہے، تو وِشئی وِشے بھوگ چھوڑ دے گا اَور چور چوری سے ہٹ جاوے گا اَور جو کھوٹے کام ہیں، اُن سے دِن بدِن بچتا ہوا نرمل ہو جائے گا اَور ایک دِن اپنے نج پد اَور نج رُوپ کو پا جاوے گا اَور رام برہم یا کوئی اَور نام یا اِشٹ جپتے جپتے عُمر گذر جائے گی، پر وِکار دُور نہ ہوں گے اَور نہ بھوگوں کی آشا اَور ترشنا کی جڑ کاٹی جاوے گی۔ پھر کیسے اُدّھار ہو سکتا ہے؟

193۔ جو کوئی یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم نے تو سب تیاگ دیا یا پوتھیاں پڑھ پڑھ اَور وِچار کر کے سب چھوڑ دیا، یہ بڑی بھُول اَور دھوکھا ہے۔ اُن کو اپنے من اَور اِندریوں کی پرکھ نہیں آئی۔ جب بھوگ نانا[2] پرکار کے سنمکھ آویں یا کوئی مان[3] اَور آدر[4] کرے یا کوئی دھن وان[5] یا راج دھاری[6] بات پُوچھے، تب دیکھنا چاہیئے کہ من کیسا مگن ہو کر اُن کی طرف متوجہ ہوتا ہے اَور جب نرادر[7] ہووے یا مطلب کی بات حاصل نہ ہووے تب کیسا دُکھی ہوتا ہے اَور کرودھ میں بھر جاتا ہے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ اِچھا، مان اَور بڑائی، اَور چاہ، بَیر اَور

۱۔ بدکار۔ ۲۔ کئی قسم۔ ۳، ۴۔ عزت۔ ۵۔ دولت مند۔ ۶۔ حاکم۔ ۷۔ بےعزتی۔

تماشے اَور ناموری کی، ابھی بہت زبر انتر میں دھسی ہوئی ہے۔ جو کوئی اِن باتوں کو یعنی ظاہری تیاگ اَور وَیراگ اَور وِچار وغیرہ میں لگے رہنے اَور گیان کے گرنتھوں کے پڑھنے کو پرمارتھ سمجھتا ہے، یہ بھی بھُول ہے، کیونکہ اِن باتوں سے من نہیں مرتا ہے۔ من کے مارنے کی جُگت یہ ہے کہ پُورے ستگُورو یا پُورے سادھ کی سیوا اَور اُن کا ست سنگ اَور رُوکھا سُوکھا ٹکڑا کھا کر اُن کی جُگت یعنی سُرت شبد مارگ کے ابھیاس میں من کو جوڑنا۔ اَور جب اِن باتوں کا ذِکر بھی نہیں، تو من کیسے بس آوے گا اَور پرمارتھ کیسے بنے گا؟ اَور جب حال یہ ہے کہ زبان سے تو کہتے ہیں کہ اِس لوک اَور پرلوک کے وِشے بھوگ[1]، کاگ وِشٹھا[2] کے سمان[3] ہیں اَور من میں چاہ اَور تلاش اُنہیں بھوگوں کی دھری ہوئی ہے تو پھر اُن کو کیا فائدہ ہوگا؟ افسوس ہے کہ وہ ایسے غافل ہیں کہ اُن کو یہ بھی تمیز نہیں ہوتی کہ ہم کہتے کیا ہیں اَور کرتے کیا ہیں؟ پر سنسار اُن سے بھی زیادہ غافل ہے کہ اُنہیں کو پرمارتھی جانتا ہے اَور ڈُوبے ہوؤں کے پیچھے لگ کر ڈُوبتا چلا جاتا ہے۔

194۔ بعضے وِدیاوان ایسا کہتے ہیں کہ بھوگوں کی چاہ اَور کام کرودھ آدک من اَور اِندریوں کے سوبھاو[4] ہیں اَور جیو کا سرُوپ اِن سے نیارا[5] ہے اَور جو اُس کو وِچار کر کے سمجھ لیا تو یہ اُس کا کچھ بِگاڑ نہیں سکتے۔ اب سمجھنا چاہیے کہ یہ بڑا دھوکھا ہے کہ جب بھوگ اَور بِلاس کی چاہ اَور من اِندریوں کے وِکار[6] اُن کے سوبھاو ہوئے، پھر سنساری جیو اَور گیانی میں کیا بھید ہوا۔ جیسے وہ اِن کے پھل چوراسی میں بھوگیں گے، یہ بھی ایسے ہی بھوگیں گے، کیونکہ بھوگتے وقت دونوں ایک سے آسکت[7] ہو کر اپنے آپے کو بھُول جاتے ہیں یعنی دیکھنے میں آتا ہے کہ جب ایسے صاحبوں کا کوئی نرادر کرے یا طعن مارے یا اَلزام لگاوے یا جب وہ دُوسرے کی مان پرتِشٹھا ہوتی ہوئی دیکھیں تو اُسی وقت اُن کو کرودھ اَور اِیرشا ستاتی ہے اَور جب آسا کسی بھوگ کی پُوری نہ ہووے تو دُکھی ہوتے ہیں اَور انیک جتن اُس کے پُورے ہونے کے لیے کرتے ہیں اَور ہر ایک سے مدد چاہتے ہیں اَور سوال کرتے ہیں۔ اب غور کرنا چاہیئے کہ یہ کیا

۱۔ لذاتِ نفسانی۔ ۲۔ غلاظت گندگی۔ ۳۔ مانند۔ ۴۔ خاصہ، خاصیت۔ ۵۔ الگ۔ ۶۔ عیب۔ ۷۔ مائل ہو کر۔

حالت ہے۔ بھوگ تو کاگ وِشٹھا کے سمان ہوئے اَور وہ بھی اُن کے بھوگنے کے لیے مہا نیچ[1] سیڑھی پر اُتر بیٹھے کہ جہاں سے چَوراسی کا راستہ کھُلا ہے۔ اِس واسطے یہ بات دَیا کر کے کہی جاتی ہے کہ جس کسی کو اپنے جیو کا اُدّھار منظوُر ہے، اُس کو مُناسب ہے کہ وِدیا گیانی کے سنگ سے بچ کر، جیسے بنے، ستگوُرو کا کھوج کر کے، اُن کے چرنوں کا آسرا لیوے تو کارج ہوگا۔ اَور کِسی اِشٹ سے یا پنڈت یا بھیکھ کے سنگ سے چَوراسی سے نہیں بچیں گے۔ بھیکھ اَور پنڈت کو کھلانا پلانا اَور جو بنے سو دینا مُناسب ہے، پرتن من ستگوُرو کے چرنوں میں ارپنا[2] ضرور ہے۔ یہ بات اُسی کے لیے ہیں اَور اُسی سے مانی جاوے گی جس کو مالک سے ملنے کی چاہ ہے اَور اپنے جیو کا اُدّھار منظوُر ہے۔ بھیکھ اَور پنڈت اَور سنساریوں کو یہ بچن پیارے نہیں لگیں گے۔

195۔ وِدیاوان اَور چتر[3] ستگوُرو کے سنگ کے لائق نہیں ہیں، کیونکہ یہ اہنکاری ہوتے ہیں اَور اِن کو سنت ستگوُرو پر بھاو نہیں آتا۔ سنت دیکھی ہوئی کہتے ہیں اَور یہ نادان سُنی ہوئی بکتے ہیں اَور اپنی عقل کے زور سے وِدھی[4] مِلانا چاہتے ہیں۔ اَور جو جُگتی کہ اُن کو بتائی جاوے، اُس میں اِن کا من جو کہ سیلانی[5] اَور اہنکاری اَور بھوگوں کی چاہ والا ہے، نہیں لگتا اَور کرامات کی چاہ رکھتے ہیں اَور کرامات دِکھانے کی سنتوں کی مَوج نہیں ہے، کیونکہ جو پریت کرامات کے زور سے ہووے گی، اُس کا کچھ بھروسہ نہیں ہے۔ کرامات اُن کے واسطے ہے جن کی پرمارتھ کی سچی چاہ ہے، اَور اپنے جیو کے کلیان کے واسطے سنتوں پر بھاو اَور پرتیت لائے ہیں۔ ایسے شخص ہمیشہ کرامات دیکھتے ہیں اِور جن لوگوں کو اصلی چاہ سنسار کی بڑائی اَور بھوگوں کی پراپتی کی ہے اَور پرمارتھ کی سچی چاہ نہیں ہے، وہ قابل کرامات دِکھانے اَور ست سنگ میں لگانے کے نہیں ہیں۔ اِس واسطے جو جیو کہ پرمارتھی ہیں، اُن کو چاہیئے کہ ایسے لوگوں کے سنگ سے ہوشیار رہیں۔

196۔ سنت اگر ظاہر میں کرودھ اَور لوبھ بھی کریں تو اُس میں جیو کا اُپکار ہے اَور

۱۔ سب سے نچلی۔ ۲۔ قربان کرنا۔ ۳۔ چالاک۔ ۴۔ ترکیب۔ ۵۔ گھومنے پھرنے کا شوقین۔

سنساریوں کا کرودھ اَور لوبھ چَوراسی لے جانے والا ہے۔ پر اِس باریکی کو مُورکھ نہیں سمجھتے۔ یہ بات بھی ست سنگی جانتے ہیں۔ مُورکھ نِندا کرتے ہیں۔ پر سنت دَیال ہیں، اپنی دَیا سے اُن کا بھی اُدّھار کرتے ہیں۔

197۔ سنساری جیو مرنے سے ڈرتے ہیں، کیونکہ وہ سنسار اَور اُس کے پدارتھوں میں آسکت ہیں اَور جو سادھ ہے، وہ مرنے سے نہیں ڈرتا، کیونکہ وہ سنسار اَور اُسکے پدارتھوں کو دُکھ رُوپ دیکھتا ہے اَور اُس کو اپنا گھر نہیں جانتا، مُسافروں کے طور سے رہتا ہے اَور پُورن پرمانند سرُوپ جو ستگُورو کا ہے، اُس کا آنند لینے کو چاہتا ہے۔ اِس سبب سے مرنے کا دُکھ اُس کو نہیں ہوتا بلکہ سادھ جیتے جی مر لیتے ہیں اَور ستگُورو کے نج[1] سرُوپ کے آنند میں مگن رہتے ہیں۔

198۔ سنتوں کے دربار میں کوئی قاعدہ خاص سیوا بھجن اَور ست سنگ کا مُقرر نہیں ہے اَور نہ سنت کِسی پر زبردستی کرتے ہیں۔ صِرف بچن سُنا کر دُرستی کرتے ہیں۔ جو اُتم[2] جیو ہیں، وہ جلد مانتے ہیں اَور سمجھ جاتے ہیں اَور جو مدّھم[3] ہیں وہ آہستہ آہستہ مانتے ہیں اَور جو نہیں سمجھتے اَور نہیں مانتے، وہ ست سنگ میں ٹھہر نہیں سکتے۔ پر ست سنگیوں کو مُناسب ہے کہ کسی سے اِیرشا نہ کریں اَور نہ یہ اِرادہ کریں کہ یا تو ہمارے اَنُوسار ہر کوئی برتے اَور نہیں تو چلا جاوے، کیونکہ چلے جانے میں اُس کا نُقصان ہے اَور ست سنگی کا کوئی فائدہ نہیں اَور جو وہ ست سنگ میں پڑا رہا تو ایک روز سمجھتے سمجھتے سمجھ جاوے گا اَور پھر سب کے اَنُوسار برتنے بھی لگے گا۔

199۔ بھگتی وان پُتری بہتر ہے ساکت پُتر سے، کیونکہ بھگتی وان اِستری دونوں کُلوں[4] کا اُدّھار کرے گی اَور ساکت پُتر دونوں کا اکاج کرے گا۔ اِس واسطے بڑ بھاگی وہی کُل ہے کہ جس میں پُتر یا پُتری بھگتی وان پیدا ہووے، جس کُل میں ایک بھگت پیدا ہووے، اُس کے اشٹ کُلوں کا اُدّھار ہوتا ہے اَور ساکت[5] چاہے جتنے ہوویں، وہ نرک میں لے جاویں گے۔

200۔ جب کہ جیو ستگُورو کے ستھُول سرُوپ کو جو کہ اُنہوں نے واسطے اُدّھار جیوؤں کے دھارن کیا ہے، نہیں پہچان سکتا ہے تو سُوکشم رُوپ کو کیسے پہچانے گا؟ سو سِوائے گُورمُکھ کے

ا۔ ذاتی سرُوپ یا ہستی۔ ۲۔ اچھے، بہتر۔ ۳۔ درمیانہ درجے کے۔ ۴۔ خاندانوں۔ ۵۔ من مُکھ، نفس پرست۔

اَور کِسی کو پُوری پہچان نہیں آوے گی، جیسے پارس کے سنگ جب لوہا ملتا ہے، سونا ہوجاتا ہے، پر اَور کوئی دھاتُو سونا نہیں ہوسکتی۔ اَور جیوؤں کا یہ حال ہے کہ گُورمُکھ ہونا تو چاہتے ہیں پر گُورو بھگتی جیسی کہ چاہیئے، نہیں کرتے۔ اِس واسطے چاہیئے کہ ستگُورو وقت کی بھلی پرکار[1] بھگتی کریں تو آہستہ آہستہ گُورمُکھ بن جاویں گے۔ کوئی مُورکھ جیو یہ کہتے کہ ستگُورو پُورے ہم جب جانیں، جب کسی کو ستگُورو بنایا ہووے۔ اب خیال کرو کہ جو کسی کو ستگُورو بنایا بھی ہوگا تو اُن کو اُس سے کیا حاصل ہوگا؟ جو وہ آپ ستگُورو بننا چاہیں تو ستگُورو بھگتی کریں؛ تب آپ دیکھ لیں گے۔ سو بھگتی تو بنتی نہیں ہے، وِرتھا نردیہی گنواتے ہیں۔ پر اِس میں بھی مَوج ہے، کیونکہ جو سب گُورمُکھ ہوجاویں تو سنسار کی رچنا کیسے رہے۔

201۔ بھیکھ اَور براہمن کا سنسار میں آدر ہے۔ پر اِن کو بڑا وہی جانتے ہیں جو پرمارتھ کی چاہ نہیں رکھتے، کیونکہ وہ جگُتی جس سے جیو اپنے نج ستھان کو پاوے، اِن کے پاس نہیں ہے۔ اُنہوں نے تو بھیکھ اَور وِدیا کیول سوارتھ[2] کے لیے حاصل کی ہے۔ جو جیو کہ دردی پرمارتھ کا ہے اُس کے چِت میں اِن دونوں کا آدر نہیں رہے گا، چاہے باہر سے وہ اِن کی خاطر داری کردے اَور دھن بھی دیدے، پر من اُن کو نہیں دے سکتا۔ اِس واسطے پنڈت اَور بھیکھ کو چاہیئے کہ ایسے لوگوں کے یعنی سچے پرمارتھیوں کے ست سنگ میں نہ جاویں اَور جو جاویں تو کپٹ نہ کریں کیونکہ اُن کے رُوبرُو پاکھنڈ اَور کپٹ کی باتیں پیش نہیں جاویں گی۔ وہاں سچوٹی سے برتنا چاہیئے تو کچھ حاصل بھی ہوگا، نہیں تو اپنا نرادر کراویں گے اَور جہاں کہ سنت آپ پرگٹ ہیں اَور اُن کا دربار لگتا ہے، وہاں جاکر جھُوٹی اَور کپٹ کی باتیں بنانی اپنی گُت[3] کرانی ہے، کیونکہ سنت تو سمرتھ ہیں، وہ برداشت کرلیتے ہیں، پر اُن کے جو ست سنگی ہیں، اُن سے برداشت نہیں ہوتی ہے، وہ اُن کی کپٹ کو کھول دیتے ہیں، کیونکہ اُس ست سنگ میں رات دِن سچے کی چھانٹ ہوتی رہتی ہے، وہاں کپٹی اَور پاکھنڈی کا کیسے گزارہ ہوسکتا ہے؟

202۔ اِیشور کے دربار کے دربانی برہما، وِشنو اَور مہادیو ہیں اَور سنت ستگُورو کے دربار

ا۔ اچھی طرح۔ ۲۔ خودغرضی۔ ۳۔ بُری حالت۔

کے دربانی اُن کے سیوک ہیں اَور اِن کا درجہ اِتنا اُونچا ہے کہ برہما، وِشنو، مہادیو اَور خود اِیشور جو اُن کا مالک ہے، سنتوں کے سیوک کو روک نہیں سکتے اَور نہ اُس کا مُقابلہ کر سکتے ہیں، کیونکہ سنت سب سے بڑے ہیں، اَور اِس واسطے اُن کے سیوکوں کو بھی وہ درجہ مِلتا ہے کہ جس کی برابری اِیشور اَور دیوتا نہیں کر سکتے۔

203۔ سنت کے بچن کا ارتھ[1] سنت ہی خوب کر سکتے ہیں۔ اَور کِسی کو طاقت نہیں ہے کہ اُن کی بانی کا ارتھ کر سکے۔ جو کوئی کرے گا وہ اپنی بُدھی[2] انُوسار کرے گا اَور بُدھی کی اُس میں گم[3] نہیں ہے۔ کیونکہ سنتوں کی بانی انُوبھوی[4] ہے اَور اُس کے ارتھ بھی انُوبھوی ہیں۔ وِدیا وان کی طاقت نہیں کہ اُس کو جیوں کا تیوں سمجھ سکے۔

204۔ جو نام[5] میں شکتی ہوتی تو ہزاروں جپ رہے ہیں، کسی کو تو اثر ہوتا۔ اِس سے معلُوم ہوا کہ نام میں شکتی نہیں۔ شکتی ستگُورو میں ہے۔ بڑبھاگی وہ جیو ہیں، جو ستگُورو کو سیو[6] رہے ہیں۔ جو گُنہگار بھی ہیں اَور ستگُورو کو پکڑ لیا ہے تو وہ معاف ہو جاویں گے اَور جو بے گُناہ ہیں اَور ستگُورو کو نہیں پکڑا ہے تو وہ بڑھ کے گنہگاروں میں گِنے جاویں گے۔

205۔ بعضے مانی[7] اَور اہنکاری لوگ جو ست سنگ میں آتے ہیں، اُن کو ست سنگ کا رس نہیں آتا ہے، کیونکہ وہ دوش[8] درِشٹی لے کر آتے ہیں اَور جو سمجھاؤ تو کچھ نہیں سمجھتے۔ اَور ظاہر میں گرنتھ کا تو بہت بھاؤ کرتے ہیں پر بچن ایک بھی نہیں مانتے۔ اَور جو لوگ بچن مانتے ہیں اَور جتنا ہو سکے اُس کی کمائی بھی کرتے ہیں اَور ستگُورو کو مُکھیہ رکھتے ہیں، اُن کو وہ اوچھا[9] سمجھتے ہیں۔ ایسے اہنکاریوں کو سنتوں سے کبھی کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ وہ گرنتھ کے ٹیکی ہیں اَور جو گرنتھ میں حُکم ہے کہ ستگُورو کا کھوج کرو، اُن کی سیوا سے کچھ فائدہ پراپت ہوگا، اُس کو نہیں مانتے ہیں۔ گرنتھ ہی کو گُورو مانتے ہیں۔ یہ لوگ بر خلاف گُورو نانک کے بچن کے عمل کرتے ہیں، کیونکہ گرنتھ گُورو نہیں ہو سکتا، وہ تو جڑ[10] ہے، خود بولتا نہیں ہے اَور نہ اُپدیش کر سکتا ہے۔ یہ کام

۱۔ معنی۔ ۲۔ عقل کے مُطابق۔ ۳۔ رسائی۔ ۴۔ تجربے پر مبنی۔ ۵۔ صفاتی نام، جو لکھنے پڑھنے اَور بولنے میں آتا ہے۔ ۶۔ سیوا کر رہے ہیں۔ ۷۔ مغرُور۔ ۸۔ عیب جوئی کی نظر۔ ۹۔ چھوٹا، ناچیز۔ ۱۰۔ بے جان۔

ستگوُروہی کا ہے۔ اگر گرنتھ اُپدیش کرسکتا تونِرملے اَور اُداسی کاشی میں جاکر پنڈتوں کے ِکنکر نہ ہوتے اَور گرنتھ کو وید شاستر سے کم نہ سمجھتے اَور تیرتھ اَور برت میں نہ بھرمتے اَور اپنے چیلوں کو یہ اُپدیش نہ کرتے کہ بعد اُن کے مرنے کے اُن کی گیا[1] کرو۔ گرنتھ میں وہ بھید ہے جو کہ وید کے کرتا برہما کو بھی معلوُم نہ ہوا۔ پر ِسوائے ستگوُرو پُورے کے دُوسرا کوئی اُس بھید کو بیان نہیں کرسکتا۔ اِس واسطے سب کو چاہیئے کہ مُکھیتا ستگوُروکی کریں۔ وہ گرنتھ کا بھید بھی کہہ سکتے ہیں اَور بِنا گرنتھ بھی اُدّھار کرسکتے ہیں اَور جولوگ ستگوُرووقت کا کھوج نہیں کرتے، وہ چوراسی میں بھرمیں گے۔

206۔ باچک گیانی کی مُکتی نہیں۔ وہ ِصرف باتیں بناتے ہیں۔ اَور جو سچے گیانی ہیں، اُن کے ستھوُل کرم کٹتے ہیں، پر سُوکشم نہیں دُور ہوتے ہیں۔ وہ بغیر سنتوں کے پد میں پہنچنے کے نہیں کٹ سکتے ہیں۔ اَور معلوُم ہووے کہ اِس جُگ میں مُکتی بھی سنتوں کے دوارا ہوسکتی ہے، کیونکہ بغیر ستھوُل اَور سُوکشم کرم کٹے ہوئے مُکتی کیسے ہوگی اَور کرم کاٹنے کی جُگتی گیانیوں کے پاس نہیں ہے۔

207۔ گوُرمُکھ اُس کا نام ہے جو ستگوُروکو مالکِ کُل سمجھے اَور اُن کی ِکسی کرتُوت پر ترک[2] نہ کرے اَور ابھاو نہ لاوے۔ جیسے ِکسی کے گھر میں مَوت ہوگئی یا کوئی دُکھ آکر پڑا یا نُقصان ہوگیا یا گرمی زیادہ ہوئی یا سردی زیادہ ہوئی یا بارش زیادہ ہوئی یا بالکل نہ ہوئی یا بیماری یا مری یا اَور کوئی مُشکل پڑی تو اُس وقت ایسا نہ کہے کہ ایسا مُناسب نہ تھا یا یہ بےجا یا بُرا ہوا بلکہ یہ سمجھنا چاہیئے کہ جو ہوا سوموَج سے ہوا اَور ایسا ہی مُناسب ہوگا اَور اِسی میں مصلحت[3] ہوگی۔ سو یہ بات ِکسی پُورے گوُرمُکھ سے بن آوے گی۔ اَور ِکسی کی طاقت نہیں ہے۔

208۔ رام سب کے گھٹ میں ویاپک ہے، پر کوئی اُس کو نہیں پہچانتا اَور اُس کے دیکھتے جیو اَوگن[4] کرتے ہیں اَور وہ منع نہیں کرتا اَور چوراسی بھگتواتا ہے۔ پھر ایسے رام سے کیا مطلب نکلے گا؟ جب ستگوُرو ِملیں اَور اُس کا پتہ بتاویں کہ اِس سرُوپ سے رام تُمہارے

ا۔ روائتی آخری رسومات۔ ۲۔ بحث۔ ۳۔ بہتری۔ ۴۔ بدکاریاں۔

گھٹ میں ویا پک ہے، تب اِس جیو کو خبر پڑے اَور بُرے کاموں اَور چوراسی سے بچے۔ اِس واسطے کھوج ستگوُرو کا ضرُور ہے، کیونکہ وہ پرگٹ رام ہیں اَور جو گُپت رام ہے، اُس کا کھوج بِنا ستگوُرو کے نہیں ہوسکتا۔ اَور جو ایسا نہیں کرتے، اُن کو نہ رام مِلے گا نہ چوارسی چھُوٹے گی اَور دُرلبھ[1] نر دیہی مُفت برباد ہوگی اَور جو ستگوُرو کا کھوج سچا ہوکر کرے گا تو وہ ضرُور ہی مِلیں گے کیونکہ ستگوُرو نِتیہ[2] اَوتار ہیں اَور ہمیشہ سنسار میں موجُود رہتے ہیں۔

209۔ انتر میں جو شبد ہوتا ہے اُس کا سُننا، یہ شبد بھگتی ہے اَور جِس گھٹ میں شبد پرگٹ ہے اُن سے پریت کرنا اَور سیوا کرنا، یہ ستگوُرو سیوا ہے اَور وہی ستگوُرو ہیں اَور شبد اُن کا نج سرُوپ ہے۔ اُن کے بچن کا ماننا اَور اُس پر عمل کرنا، یہ باہر مُکھ بھگتی ستگوُرو کی ہے اَور انتر میں شبد کا سُننا، انتر مُکھ بھگتی ستگوُرو کی ہے۔ مگر پہلی سیڑھی یہ ہے کہ جِس سرُوپ سے ستگوُرو اُپدیش کرتے ہیں، اُس سے پریت ہونی چاہیئے۔ تب ستگوُرو کے شبد سرُوپ سے پریت ہوگی اَور جس کو دیہہ سرُوپ ستگوُرو کے پریت نہیں ہے، اُس کو شبد سرُوپ میں بھی پریت نہیں ہوگی۔ اَور چاہے جتنی محنت کرے، اُس کو شبد نہیں کھُلے گا۔ اَور جس کو ستگوُرو کے دیہہ سرُوپ سے پریت ہے، پر شبد میں ایسی پریت نہیں ہے، اُس کا اُدّھار ستگوُرو اپنی دَیا سے کریں گے۔ پر جن کو ستگوُرو سے پریت ہے اُن کو شبد میں بھی پریت ضرُور ہوگی۔ پہلے پریت اَور بھگتی ستگوُرو کے دیہہ سرُوپ کی ہونی چاہیئے۔ بغیر اِس کے کام نہیں بنے گا۔

210۔ نارد مُنی جن کو پرتیکش رام کا درشن ہوا، پر اِتنی طاقت رام کی نہ ہوئی کہ اُن کو چوراسی سے بچا لیوے۔ اِس سے تو گوُرو نے ہی بچایا۔ پھر آج کل جو لوگ رام کا نام جپتے ہیں کہ جس کو کبھی آنکھ سے نہیں دیکھا اَور پُورے گوُرو سے مِلے نہیں تو یہ چوارسی سے کیسے بچیں گے؟ اِسواسطے چاہیئے کہ اپنے وقت کا ستگوُرو کھوجیں اَور اُن کی سرن لیویں۔

211۔ نِرملے گیانیوں سے پُوچھنا چاہیئے کہ جو تُم گوُرو نانک کے گھر کے ہو تو گوُرو نے گرنتھ رچا ہے، اُس پر عمل کیوں نہیں کرتے اَور وید شاستر کے کِنکر[3] کیوں ہوتے ہو یعنی

ا۔ کمیاب، مُشکل سے مِلنے والی۔ ۲۔ ہمیشہ رہنے والا۔ ۳۔ غُلام، قیدی۔

گوُرو نے جو بھگتی کہی ہے، اُس کی کمائی اَور جیسی دِینتا ورنن کی ہے اُس کی دھارنا کیوں نہیں کرتے؟ اَور جو اپنے کو گیانی مانتے ہو، یہ بڑی بھُول ہے۔ بغیر بھگتی، گیان کیسے پراپت ہوا؟ یہ تو پوتھیوں کا گیان ہے جس وقت مایا کا چکر آوے گا، سب اُڑ جاوے گا۔ اِسواسطے ستگوُرو پُورے کی بھگتی کرو، تب سچا گیان پراپت ہوگا۔ اَور ویاس اَور وشِشٹ جو اپنے مت میں پُورے تھے، اُن پر بھی مایا نے چھاپا مارا۔ پھر تُم کیسے بچو گے؟ مایا سے کیول سنت بچے ہیں یا وہ جو اُن کی سرن میں آیا۔ اَور کوئی ہرگز نہیں بچے گا۔ جو تُم کو سنتوں کی پریت نہیں ہے تو کال کے جال میں پھنسے رہو گے۔ اَور جو نردیہی سپھل کرنا چاہتے ہو تو وِدیا اَور بُدھی کا اہنکار چھوڑ کر سنت ستگوُرو کے آگے دِینتا کرو۔ وہ سمرتھ ہیں، مایا اَور کال دونوں سے بچا کر نج ستھان کو پہنچا دیں گے۔ آگے تُم کو اختیار ہے، چاہے اِس بچن کو مانو یا نہ مانو۔ تُمہارے بھلے کے واسطے کہا گیا ہے۔

212۔ کل جُگ میں بادشاہ سنت ہیں۔ جو جیو اُن کے حُکم میں چلیں گے یعنی جو کرم اَور اُپاسنا سنتوں نے اِس کل جُگ کے واسطے کہی ہے، اُس کو کریں گے، وہ خوش رہیں گے اَور اُن کا اُدّھار ہوگا اَور جو اِس حُکم کے برخلاف عمل کریں گے یعنی پچھلے جگُوں کے کرم اَور اُپاسنا اَور گیان، جو شاستر اَور پُورانوں میں لِکھا ہے، کریں گے تو اُن سے وہ کرم وِدھی پُورو ک[1] نہیں بن سکیں گے اَور اُلٹا اہنکار بڑھے گا، کیونکہ پُرانے جو قانُون ہیں، وہ سب ردّ اَور خارج ہوُئے۔ اب جو کوئی اُن کی ٹیک رکھے گا اَور اُن پر چلے گا، اُس کا کام ہرگز نہیں بنے گا اَور چوراسی سے نہیں بچے گا۔ اِس واسطے سب جیوؤں کو چاہیئے کہ سنتوں کا حُکم مانیں۔ اَور سنتوں نے یہ کرم اَور اُپاسنا مُقرر کی ہے کہ ستگوُرو کا ست سنگ اَور سیوا اَور درشن اَور اُن کی بانی کا پاٹھ اَور سروَن[2] اَور اُن کے نام کا سمرن، یہ کرم ہے اَور ستگوُرو کے سرُوپ میں پریت اَور اُن کا دھیان اَور انتر میں اُن کے شبد کا سُرت سے سروَن، یہ اُپاسنا ہے۔

213۔ براہمن اَور کشتری نے اپنا کرم اَور دھرم تو چھوڑ دیا پر اہنکار نہیں چھوڑا۔ پچھلے

ا۔ اصوُل کے مُطابق۔ ۲۔ سُننا۔

جُگوں کے جو کرم کرتے ہیں، وہ وِدھی پُوروک نہیں بنتے اَور اُن کے آچاریوں نے جو کل جُگ کے واسطے کرم کہے ہیں، وہ نہیں کرتے ہیں۔ اِس سبب سے ابھاگی[1] رہتے ہیں، اَور لاچار ہیں کہ اِس وقت میں پرمارتھ جیو کا کے آدھین ہے اَور پچھلے وقت میں پرمارتھ کے آدھین جیو کا تھی۔ پر اب کل جُگ میں جو سنت پرگٹ ہوئے ہیں، اُنہوں نے وہ جُگت نِکالی ہے کہ جو اُس کی کمائی کرے تو سچا براہمن بن جاوے اَور کشتری سچا ہو جاوے۔ پر یہ لوگ اہنکار کر کے سنتوں کے بچن کی پرتیت نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ نِندا کرتے ہیں۔ سبب اِس کا یہ ہے کہ یہ لوگ سنسار سے نکلنا نہیں چاہتے کیونکہ نرک کا کیڑا نرک میں خوش رہتا ہے۔ اِس واسطے سنساریوں کو سنتوں کا بچن بُرا لگتا ہے اَور سنت تو اُن کے بھلے کی بات بتاتے ہیں۔

214۔ مالک جیو کے پاس ہے اَور یہ مُورکھ جیو اُس کو باہر ڈھونڈتا پھرتا ہے یعنی کاشی اَور پریاگ والے ایودھیا اَور ورِنداون، اَور ہری دوار اَور بدری ناتھ میں اَور ایودھیا اَور ورِنداون کے باسی[2] پریاگ میں بھرمتے پھرتے ہیں۔ یہ بھرمنا سِوائے ستگُورو پُورے کے اَور کوئی نہیں چھُڑا سکتا ہے۔ اِس واسطے ستگُورو کا کھوج کرنا چاہیئے۔ اَور پنڈت اَور بھیکھ آپ ہی بھرم رہے ہیں اَور اَوروں کو بھی بھرماتے ہیں۔

215۔ نر دیہی چھِن[3] بھنگی ہے۔ اِس کے جوبن پر کیا غرُور کرنا۔ جیسے پت جھڑ کے موسم میں درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں، ایسے ہی یہ جوبن بھی تھوڑے عرصے میں جاتا رہے گا۔ اِس واسطے مُناسب ہے کہ اِس کو مُفت نہ کھووے اَور اپنے پیارے مالک کا پتہ لگا کر اُس کی سیوا اَور ٹہل میں لگے۔ اَور معلُوم ہووے کہ ماتا، پِتا، پُتر اَور اِستری اَور یار دوست اَور برادری اَور دھن، اِن میں کوئی سچا پیارا نہیں ہے بلکہ یہ سب دُکھ کے داتا ہیں۔ پر سنساری جیو اِن کو سُکھ رُوپ مانتے ہیں، سو وہ ابھاگی ہیں۔ اَور بڑ بھاگی وہی ہیں جو ستگُورو پُورے کی پریت اَور پرتیت کرتے ہیں اَور اُن کی سیوا میں اپنا تن، من، دھن لگاتے ہیں۔ اِس جوانی میں جس نے ستگُورو کا کھوج کر لیا، وہی عقلمند ہے اَور جو غافل رہا، اُس کو پچھتانا پڑے گا۔

۱۔ بدقسمت۔ ۲۔ رہنے والے۔ ۳۔ چند روزہ۔

216۔ سنتوں کا اَور پنڈتوں کا میل نہ ہوُا اَور نہ ہوسکتا ہے، کیونکہ وہ جیوؤں کو باہر بھٹکاتے ہیں اَور سنت انتر میں دھساتے ہیں۔ پنڈت پتھر پانی میں لگا کر جیو کو بے دھرم کرتے ہیں اَور کوئی کوئی ورناتمک نام بتاتے ہیں، سو اُس کا بھید نہیں دے سکتے۔ اَور سنت دُھناتمک نام بتاتے اَور اُس کا بھید، سرُوپ، لیلا اَور دھام وِدھی پُوروک سمجھاتے ہیں۔ اگر جیو سنتوں کا بچن مانے تو اُس کا کارج بن جاوے اَور نہیں تو جنم جنم بھٹکتا رہے گا۔

217۔ دھرم اِس جیو کا یہ ہے کہ پِتا کی سیوا کرنا سو پِتا اِس کا ست نام ست پُرش ہے اَور یہ اُس کی انس[1] ہے سو اِس کو مِلتا نہیں، پھر یہ سیوا کیسے کرے؟ اب سمجھنا چاہیئے کہ سنت ست پُرش کا اَوتار ہیں۔ اُن کی سیوا کرنا ست پُرش کی سیوا ہے۔ پچھلے تین جگوں میں وہ پرگٹ نہیں ہوئے، اب کل جُگ میں کیول جیوؤں کے اُبار کے لیے اَوتار دھرا ہے۔ اَور کچھ مطلب اُن کا سنسار میں آنے سے نہیں ہے۔ جو جیو سنسکاری ہیں، وہ درشن کرتے اَور بچن سُنتے ہی اُن کے چرنوں میں لگ جاتے ہیں اَور بہتیروں کے سنسکار پڑ جاتا ہے اَور چَوراسی کا چکر اُن کا بھی رفتہ رفتہ بچ جاوے گا کیونکہ سِوائے سنت کے اَور کوئی چَوراسی سے نہیں بچا سکتا اَور نہ جیو کو اُس کے نج دیش میں پہنچا سکتا ہے۔

218، جن کو نام کی پرتیت نہیں ہے اَور باہر کی رہنی اپنی بھلی پرکار[2] دُرست رکھتے ہیں اَور انتر میں بھی کچھ صفائی کر رہے ہیں تو چاہے جتنا جپ تپ سنجم اَور ابھیاس کریں، اُن کو پُورا پھل پراپت نہیں ہوگا اَور جن کو ستگُورو کا بتایا ہوا نام پراپت ہے اَور اُس پر اُن کا نشچے پکا اَور سچا آ گیا ہے تو اُن کو جپ تپ، سنجم کا بھی پھل مِلے گا اَور پُورن پد[3] کو پاویں گے۔

دوہا

نام لِیو جن سب کِیو، جوگ جگیہ آچار
جپ تپ سنجم پرسرام، سبھی نام کی لار[4]

یہ نام سنت ستگُورو سے مِلے گا اَور اِس سے کُل وِکاروں کی جڑ کٹ جاوے گی اَور آہستہ آہستہ من اَور اِندریاں بھی بس میں آجاویں گی۔ اَور ویسے جو کوئی اِندریوں کے روکنے کا اِرادہ

۱۔ جز۔ ۲۔ اچھی طرح۔ ۳۔ رُوحانی ترقی کی اعلیٰ ترین حالت۔ ۴۔ سہارا۔

کرے تو بہت مُشکل پڑے گی۔ جو ایک کو روکے گا، دُوسری زور کرے گی اَور یہ حال پوتھیوں کے نام جپنے والوں کا دِکھلائی دیتا ہے کہ ہرچند وہ جپ کرتے ہیں، پر وِکار دُور نہیں ہوتے۔ جو گوُرمُکھ نام یعنی سنتوں سے نام لیکر اُس کی آرادھنا[1] کریں تو نِشچے کر آہستہ آہستہ وِکار دُور ہو جاویں گے۔ سِوائے اِس نام کے اَور کوئی جتن وِکاروں کے دُور کرنے کے لیے اِس کل جُگ میں نہیں ہے۔

219۔ سنتوں کے مت میں بَیراگ کی کچھ مہما نہیں ہے۔ صِرف گوُرو بھگتی کی مہما ہے۔ جِس کی گوُرو بھگتی پُوری ہے، اُس کے سامنے بَیراگ آدِک سادھن بنا سادھنا ہاتھ باندھے کھڑے رہتے ہیں کیونکہ اُس کو یہ ستگوُرو کے دربار سے اِنعام میں مِلتے ہیں۔ پر ستگوُرو بھگتی ایسی ہونی چاہیئے کہ جیسے چکور کو چندر پیارا ہے اَور ہرن کو ناد[2]، پتنگ کو دیپک، مچھلی کو جل۔ جِس کی ایسی پریت ہے، اُسی کا نام گوُرو بھگت ہے اَور اُسی کی ایسی مہما ہے۔

220۔ جو نام ذراسی اَپوِترتا[3] سے جاتا رہے وہ نام نہیں ہے۔ نام سب سے زبر ہے۔ چاہے جیسی اَپوِترتا ہووے، اُس کو پَوِتر[4] کر سکتا ہے اَور چاہے جِس جگہ بیٹھ کر لو، کچھ حرج نہیں ہے۔ جو بُرے سے بُرا استھان ہے، وہ بھی نام کے پرتاپ سے پَوِتر ہو جاوے گا۔ یہ نام سنت ستگوُرو کے پاس ہے۔ اَور کہیں نہیں ہے۔

221۔ کل جُگ میں سِوائے نام اَور ستگوُرو بھگتی کے دُوسرے کرم کرنے کا حُکم نہیں ہے۔ اَور جو کوئی برخلاف اِس کے کرے گا یعنی پچھلے جُگوں کے کرم میں پچے گا، وہ اہنکاری ہو جاوے گا اَور بجائے نِرمل ہونے کے مَیلا ہوگا۔ وید اَور شاستر بھی یہی کہتے ہیں اَور سنت بھی یہی فرماتے ہیں۔ وید کے نام کی حد تین لوک تک ہے اَور سنتوں کا نام چَوتھے لوک میں پہنچاتا ہے۔

222۔ جیو کو تین روگ پرگٹ اَور تین گُپت لگے ہیں۔ پرگٹ اَوگنوں کا اُپائے کرتا ہے پر گُپت اَوگنوں کی اِس کو خبر بھی نہیں ہے۔ اُن کی خبر سنت ستگوُرو دیتے ہیں۔ اگر اُن کا سنگ بھاگ سے مِل جاوے تو اُن کی خبر ہووے اَور اُن کے دُور کرنے کا اِرادہ بھی پیدا ہووے۔

۱۔ بھگتی ۲۔ آواز۔ ۳۔ ناپاکی۔ ۴۔ پاک وصاف۔

پرتھم روگ جنم مرن کا ہے اَور دُوسرا جھگڑا اَور قضیے[1] من کے ساتھ ہے جو کہ تین لوک کا ناتھ ہے اَور تیسرا روگ مُورکھتا[1] کا ہے کہ یہ اپنے کو نہیں جانتا ہے کہ میں کون ہوں اَور کِس کی اَنس ہوں اَور وہ کہاں ہے۔ ظاہر ہے کہ کوئی بیماری یا جھگڑا کتابوں کو پڑھ کر دُور نہیں ہوسکتا، جب تک کہ حکیم اَور حاکم وقت کے رُوبرُو جا کر حال اپنا نہ کہے اَور اُن سے دوا اَور فیصلہ نہ کراوے۔ پھر ستگوُرو وقت کے حکیم اَور حاکم ہیں۔ اُن سے یہ روگ دُور ہوسکتا ہے۔ اَور اِسی طرح سے مُورکھتا کا روگ پچھلوں کی ٹیک باندھنے سے نہیں جاسکتا۔ وقت کے ستگوُرو کی سرن لینے سے جاوے گا یعنی وہ آنکھ دیں گے، تب اِس کو اپنی اَور اپنے مالک کی خبر پڑے گی۔ سِوائے ستگوُرو وقت کے ست سنگ کے اَور کوئی علاج نہیں ہے۔

223۔ شبد سُوکشم ہے اَور جیو کا سرُوپ ستھُول ہو گیا ہے۔ پھر جیو شبد میں ایکدم کیسے لگے؟ ستھُولتا کے دُور کرنے کا اُپائے ستگوُرو بھگتی ہے اَور جب تک ستگوُرو بھگتی دُرستی سے نہ بنے گی، تب تک شبد میں لگنے کا ادھکاری نہ ہوگا۔

224۔ ستگوُرو کی پہچان مُشکل ہے۔ جِس نے ستگوُرو کو پہچانا، وہ نِربھے[2] ہو گیا۔ کیونکہ جس کسی کی دُنیا کے حاکم سے پہچان ہو جاتی ہے وہ کِسی کو خیال میں نہیں لاتا۔ اَور ستگوُرو جو کُل کے مالک ہیں اُن کی پہچان جِس کو آ گئی، اُس کو پھر کِس کا ڈر رہا؟ سو یہ بات کِسی بِرلے جیو کو حاصل ہو گی۔ اَور جیوؤں کا تو یہ حال ہے کہ دُنیا کے حاکم کے ڈر سے ستگوُرو کو چھوڑ دیتے ہیں تو پھر ستگوُرو کی پہچان کہاں سے ہووے؟ اصل میں جیو کی طاقت نہیں ہے کہ ستگوُرو کو پہچان سکے۔ دُنیا کے حاکم اپنی حکومت سے سب کو ڈراتے ہیں اَور ستگوُرو اپنے کو پرگٹ نہیں کرتے ہیں، بلکہ سنسار میں جیوؤں کی طرح سے برتتے ہیں، اِس وجہ سے جس پر اُن کی دَیا ہے، وہی پہچان سکتا ہے۔ دُوسرے کی طاقت نہیں ہے۔

225۔ ستگوُرو کے بچن اَور لِیلا تو سب کو پیارے لگتے ہیں، پر ستگوُرو کِسی بِرلے کو پیارے لگتے ہیں۔ جن کی پریت بچن اَور لِیلا کے آسرے ہے، اُن کا بھروسہ نہیں ہے۔

۱۔ اگیان، نادانی۔ ۲۔ نِڈر، بے خوف۔

پکی پریت اُن کی ہے، جن کو ستگوُرو سے پریت ہے۔ پر بچن اَور لیلا کی پریت والوں میں سے ستگوُرو کی پریت والے نکل آتے ہیں۔ یہ بھی ستگوُرو سے پریت لگانے کی سیڑھی ہے۔

226۔ایک ایک کو بڑا کہتا ہے یعنی جس سے جس کا سوارتھ ہے، وہ اُسی کی تعریف کرتا ہے۔ پر اِس تعریف کا اعتبار نہیں ہے۔ یہ ایسے ہے جیسے گدھے کا رینکنا کہ شروع میں تو خوب زور سے بولتا ہے اَور آہستہ آہستہ کم ہو جاتا ہے۔ جس کا یہ حال ہے، اُس کی پریت کا اعتبار یعنی بھروسہ نہیں۔ پریت اُسی کی سچی ہے جو شروع سے آخیر تک ایک سی رہے۔

227۔ جب سے یہ جیو پیدا ہوا ہے، تب سے کال اِس کے سنگ ہے۔ گویا یہ سُرت کال کے سنگ بیاہی گئی ہے۔ جب پتی دُلہن کے لینے کو آتا ہے تب قاعدہ ہے کہ وہ روتی ہے اَور رونے سے مُراد ہے کہ مُجھ کو جانے نہ دیویں، پر کوئی نہیں روک سکتا ہے۔ اِسی طرح جب کال آوے گا، یہ سُرت ہر چند رووے گی، پر کوئی مدد نہیں دے سکے گا اَور وہ ایسے راستے پر جا کر ڈالے گا جو بال سے بھی باریک ہے، اَور چیونٹی کی بھی طاقت نہیں جو اُس پر چلے، اَور سُرتیں اُس راستے پر جانے میں کٹ کٹ کے نیچے جہاں نرکوں کے کُنڈ بھرے ہیں، گِر گِر پڑتی ہیں اَور جیسی تکلیف ہوتی ہے، اُس کا بیان نہیں کیا جاتا ہے۔ اِس سے سنت ستگوُرو جیوؤں کو بار بار دَیا کر کے سمجھاتے ہیں کہ بال سے بھی باریک راستہ ہے اَور جو اُس کا خوف ہے تو اپنی اصلیت کے حاصل کرنے میں محنت کرو اَور اُپائے اُس کا سِوائے ستگوُرو پُورے کے اَور کِسی کے پاس نہیں ہے۔ جب جیو ستگوُرو کی شرن لے گا تو وہ جو کرنی مُناسب ہے، کرا لیں گے اَور ایسے بھیانک راستے سے بچا کر اپنی گود میں بَیٹھا کر نج ستھان میں، جہاں سدا آنند پراپت ہوگا، وہاں پہنچا دیں گے۔ سِوائے اِس کے اَور کوئی اُپائے نہیں ہے۔

228۔ یہ سچ ہے کہ نام کا پراپت ہونا بہت مُشکل ہے، پر نام کے پراپتی والوں کی سرن لینا تو سہج ہے اَور ہمیشہ سے یہی چال چلی آئی ہے کہ ہر ایک کو نام نہیں پراپت ہوتا، پر سرن لیتے چلے آئے ہیں اَور سرن میں بہت آنند ہے مہنتوں کے ہاتھ بھی یہ جُگت نہیں لگی۔ وہ بھی آپ بن بیٹھے۔ پر یہ جُگت جیوؤں کے ہاتھ لگی ہے۔

229۔ جو کوئی چاہے کہ سنت ستگوُرو کی پہچان کر لے اَور جو باتیں کہ گرنتھوں میں لِکھی ہیں، اُن سے وِدھی مِلا دے تو ہرگز نہیں مِلے گی اَور پہچان نہ ہوگی۔ اُس کو چاہیئے کہ کوئی دِن اُن کا سنگ کرے، تب پہچان آوے گی۔ اَور کوئی اُپائے پہچان کرنے کا نہیں ہے۔

230۔ جِس نے نردیہی پا کر آتم تتو کو جو اِس میں اصل یعنی سار[1] وستوُ ہے، نہ پایا اَور سنسار کے بھوگوں میں اِس نردیہی کو کھویا، وہ جیو پشوُ ہیں۔ منُش سرُوپ ہوئے تو کیا؟ پر کام پشوُ کا کرتے ہیں۔ سو یہ بات بے ستگوُرو پُورے کے پراپت نہیں ہوگی۔ پر تھم تو ستگوُرو پُورے کا مِلنا مُشکل ہے اَور جو مِلے تو بھاو[2] نہیں آتا ہے، کیونکہ آج کل بھیکھوں کا یہ حال ہے کہ اپنے کو پُورن برہم کہتے ہیں اَور جیووُں کو گیان سِکھا کر بھرماتے ہیں اَور جو اُن سے دریافت کیا جاوے کہ تُم نے برہم کو کِس جگُتی سے پایا تو اُس کا جواب نہیں دیتے ہیں۔ اِس واسطے اُن کا برہم کہنا جھوٹا ہے اَور اُن کا مارگ بھی جو وِدیا اَور بُدھی کے وِچار کا ہے، من کے پیٹ کا ہے۔ اُس سے جیو کا اُبار[3] نہیں ہوگا۔ بڑبھاگی وہی جیو ہیں، جن کو ستگوُرو پُورے مِل گئے اَور نِشچے اَور پرتیت اپنی بخشی ہے اَور سیوا میں لگایا ہے، کیونکہ جیو کی طاقت نہیں ہے جو نِشچے لا سکے یا اُن کی سیوا میں ٹھہر سکے۔ یہ بات بھی اُن کی مہر اَور دَیا سے حاصل ہوگی۔

231۔ پچھلے پاپوُں کا اہنکار رُوپی مَیل اِس جیو پر چڑھا ہوا ہے۔ اِس سبب سے دُکھ سُکھ پاتا ہے۔ جب ستگوُرو وقت کے سنمگھ آوے تو وہ اپنے دَیا رُوپی جل سے مَیل دھو کر اِس جیو کو نِرمل کر لیں اَور جو سدا سُکھ کا ستھان ہے، وہاں پہنچا دیں۔ پر شرط یہ ہے کہ یہ اُن کے سنمگھ ٹھہرا رہے اَور جو ایک روز کو آیا اَور ایک مہینے کو غیر حاضر ہو گیا تو ستگوُرو کیا کریں؟ یہ بات اُسی سے بنے گی، جس کو درد پرمارتھ کا ہوگا۔ بے دردی کا کام نہیں ہے۔

232۔ ناستِک جو مالک کے ہونے سے اِنکار کرتے ہیں، سو غلطی میں ہیں۔ مالک اِس طرح گُپت ہے جیسے کاٹھ میں اگنی، پر اُن کو نظر نہ آیا۔ اِس سبب سے ناستِک ہو گئے۔ اگر ستگوُرو کھوجتے اَور اُن سے جگُت لے کر اپنے من کو مَتھ کر دیکھتے تو اُن کو مالک کے درشن کی

۱۔ جوہرِ حقیقی۔ ۲۔ اعتبار۔ ۳۔ کلیان۔

درِشٹی حاصل ہوتی اَور کِرتگھنتا یعنی ناشکری کے پاپ سے بچ جاتے۔

233۔ جیسے ملیا گِری[1] کا جو درخت ہے، اُس کے جو دُوسرا درخت نزدیک ہوتا ہے، وہ اُس کو اپنے سمان خوشبُودار کرلیتا ہے، اِسی طرح سے جو جیو سادھ سنگ میں آئے، وہ بھی سنسار کی تائیوں سے بچ کر ایک روز سادھ رُوپ ہو جاتے ہیں۔ بڑبھاگی وہی ہیں جن کو سادھ سنگ پراپت ہے اَور اُنہیں کی نزدیہی سپھل ہے، اَور جن کو سادھ سنگ پراپت نہیں ہے اَور نہ اُس کی چاہ ہے، وہ پشُو کے سمان ہیں۔ نزدیہی مِل گئی تو کیا؟ اُس کا پھل تو پراپت نہ ہوا۔ جیسے سُوم[2] کی حالت کہ ہزار ہا رُوپے پیدا کرے، پر کھائے نہ خرچے، تو ایسے دھنوان[3] ہونے سے کیا فائدہ ہوُا؟ انت کو جاتے وہ دھن کِس کے ہاتھ پڑا اَور کیا ہوا اَور جو باسنا[4] اُس کی دِل میں رہی تو سانپ بن کر بیٹھا اَور یہ نہیں ہوسکتا کہ باسنا نہ رہے۔ پھر دیکھو کیسی نیچ جُونی پائی اَور چوراسی کے چکر میں پڑا۔ اِسی طرح جن کو نزدیہی پراپت ہے اَور اُنہوں نے اُس کو سنتوں کی پریت اَور سیوا میں نہیں لگایا تو انت کو چوراسی بھوگیں گے۔

234۔ ویدمت والوں کا کرم اُپاسنا اَور گیان، سنتوں کے صِرف کرم ستھان تک پہنچتا ہے کیونکہ سنتوں کا کرم بغیر ترِکُٹی تک پہنچے پُورا نہیں ہوتا ہے۔ ست لوک تک اُپاسنا رہتی ہے اَور انامی پد میں گیان پراپت ہوتا ہے۔ پر سنت کبھی اپنے کو گیانی نہیں کہتے ہیں۔ ہمیشہ بھگتی رکھتے ہیں۔ اَور یہ جو اپنے کو گیانی کہتے ہیں، وہ اصل میں باچک ہیں، کیونکہ وہ وقت سوال کے جواب نہیں دے سکتے ہیں کہ اُن کو گیان کیسے پراپت ہوُا یعنی بِنا کرم اَور اُپاسنا کے گیان کا ہونا نہیں ہوسکتا ہے، سو اُس کا بھید وہ بالکل نہیں جانتے کیونکہ اُنہوں نے کیا نہیں، صِرف پوتھیاں پڑھ کر گیان کے بچن سِیکھے ہیں۔ اِس واسطے جُھوٹے گیانی ہیں۔ اَور جو جیو اُن کا بچن مانتے ہیں وہ اپنا بگاڑ کرتے ہیں۔

235۔ ستگُورو وقت کی ہر حالت میں مکھیتا ہے۔ پہلے اُن کے چرنوں میں سچی پریت کرنے سے صفائی ستھُول کی حاصل ہوگی، جب اِدھکاری نام کے سرَون کا ہوگا، اَور پھر نام کا

۱۔ چندن۔ ۲۔ کنجوس۔ ۳۔ امیر، دولت مند۔ ۴۔ خواہش۔

سُوکشم رُوپ اَور ستگوُرو کا سُوکشم رُوپ اَور اپنا سُوکشم رُوپ، سب ایک رُوپ نظر آویں گے۔
پر یہ بات ستگوُرو کی پُوری پریت سے حاصل ہوگی۔

236۔ جن کو اب نردیہی مِلی ہے اَور وہ ستگوُرو کا کھوج نہیں کرتے ہیں تو وہ چَوراسی جاویں گے اَور پھر نردیہی اُن کو نہیں مِلے گی۔ اِس واسطے ابھی موقعہ ہے، اپنا کام بنانے کا۔ جو یہ موقعہ ہاتھ سے جاتا رہا تو پھر موقعہ نہیں مِلے گا۔

237۔ باہر کی سیوا اَور ٹہل اکثر جیو کر سکتے ہیں۔ اِس سے سچے اَور جھوٹے کی پرکھ نہیں ہوسکتی۔ اصل پہچان سچے کی یہ ہے کہ جس کو شبد بتایا جاوے اَور اُس میں اُس کی سُرت لگ جاوے تو اُسی کی پریت سچی سمجھنا چاہیئے۔

238۔ ستگوُرو وقت سے کسی مُقام یا ست لوک کا مانگنا نہیں چاہیئے۔ اُن سے بارمبار یہی پرارتھنا کرے کہ اپنے چرن میں رکھیئے۔ اِس سے اُونچا اَور بڑا استھان کوئی نہیں ہے۔

239۔ سنساری پدارتھوں کو جو جیو آپ بھوگتے ہیں تو انت کو چوراسی جانے کے اِدھکاری ہوتے ہیں اَور جو جیو اُنہیں پدارتھوں کو سنت ستگوُرو اَور سادھ کے بھوگ میں رکھیں تو پرم پد کے اِدھکاری ہوتے ہیں، کیونکہ سنتوں کی آسکتی نہ تو اُن پدارتھوں میں ہے اَور نہ اپنی دیہہ میں ہے، صِرف جیوؤں کے اُدّھار کے واسطے دیہہ سرُوپ دھرا ہے۔ پر اپنے مُقام کی سَیر ہر روز دیکھتے ہیں اَور جیو پدارتھوں اَور دیہہ میں آسکت ہیں۔ پر اُن میں سے جو اُن کی سیوا اَور ٹہل میں اپنا تن، من اَور دھن خرچ کریں گے، وہ چوراسی سے بچیں گے اَور جو اپنے کھانے پینے اَور عیش و آرام میں عُمر کھو رہے ہیں وہ چَوراسی جاویں گے۔

240۔ جب تک تتّو سے تتّو نہیں مِلے گا، کام پُورا نہ ہوگا۔ اَور جو پانچ تتّو ستھُول ہیں، اِن کا کارن سُرت ہے اَور سُرت کا کارن شبد ہے۔ اِن پانچوں کے جھگڑے میں پڑنے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ جو سُرت تتّو[1] ہے اُس کو شبد تتّو میں مِلانے سے کام پُورا ہوگا۔ پر یہ بات بے دَیا ستگوُرو پُورے کے حاصل نہ ہوگی۔ اِس واسطے پہلے ستگوُرو کا کھوج اَور اُن کی پریت کرنا چاہیئے۔

ا۔ رُوحانی جوہر۔

241۔ جیسے پپیہا سوانتی کی بُوند کے واسطے بن بن[1] پھرتا ہے اَور کسی بُوند کو قبُول نہیں کرتا ہے کیونکہ اَور بُوند سے اُس کی پیاس نہیں جاتی ہے تو مالک بھی اُس کی سچی تڑپ کو دیکھ کر سوانتی بُوند برساتا ہے اَور اُس کی پیاس کو بُجھاتا ہے، اِسی طرح جن کو ستگُورو اَور نام کا کھوج سچا ہے اَور اُن کی تلاش میں رہتے ہیں، اُن کو ستگُورو اَور نام پراپت ہوں گے۔ ہر ایک کا کام نہیں ہے جو اِس راستے پر قدم رکھے۔

242۔ سیوک کہتا ہے کہ میری یہ آرزُو ہے کہ میں اپنے من کو مہندی کے سمان[2] پیس کر ستگُورو کے چرنوں میں لگاؤں، پر ستگُورو ابھی قبُول نہیں کرتے، خیر میں نے تو اپنے من کو مہندی کے تُلیہ[2] پیس کر تیار کر رکھا ہے، جب اُن کی مَوج ہووے، تب چرنوں میں لگاویں۔ یہ دھرم سیوک کا ہے کہ اِتنی محنت کر کے من کو پیس ڈالا اَور پھر بھی جو ستگُورو نے منظُور نہیں کیا تو دِینتا نہیں چھوڑی، مَوج پر رہا۔ نہ کہ ایسی حالت ہووے کہ ذرا سی سیوا کری اَور جو منظُور نہ ہووے تو ابھاو آ جاوے۔ اِس کا نام سیوکائی[3] نہیں ہے۔ یہ تو ستگُورو کو سیوک بنانا ہے۔ جب یہ حالت ہے تو من کیسے پیسا جاوے گا؟ پر بھاگ سے جو ستگُورو دَیال مِل جاویں تو اپنی کِرپا سے سب دُرُستی سیوک کی کر لیں گے۔

243۔ جب داتا کِسی کو کچھ دیتا ہے، تب ہاتھ نکالتا ہے۔ اِسی طرح مالک جب دَیا کرتا ہے، تب مِینہہ برساتا ہے۔ پر اِس کا فائدہ سنسار کو ہے۔ اَور جب پرمارتھیوں پر دَیا کرتا ہے، تب پریم کی ورشا[4] کرتا ہے۔ جِس کِسی میں سب گُن[5] ہیں اَور پریم نہیں، تو وہ خالی ہے۔ اَور جِس میں کوئی گُن نہیں، پر پریم ہے، وہی دربار میں دخل پاوے گا۔ اِس واسطے مُکھیہ پریم ہے۔ اَور یہ پریم بغیر ستگُورو بھگتی کے حاصل نہ ہوگا۔

244۔ سنت جو اُس پد کو بے انت[6] کہتے ہیں۔ سو یہ بات نہیں ہے کہ اُن کو اُس کا انت نہیں معلوم ہے یا نہیں پایا۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کا جو آنند ہے، وہ بے انت ہے۔ اَور سنت اُس مُقام پر جل مچھلی کی طرح سے رہتے ہیں۔ اب جو کوئی یہ کہے کہ مچھلی نے جل کو نہیں لکھا[7] یا اُس کا انت نہیں پایا، یہ کہنا غلط ہے۔ اَور جو ایسے ہیں کہ جل[8] میں جل رُوپ

۱۔ جنگل جنگل۔ ۲۔ کیطرح۔ ۳۔ خِدمتگاری۔ ۴۔ بارش۔ ۵۔ وصف، خوبیاں۔ ۶۔ لاانتہا۔ ۷۔ دیکھا۔ ۸۔ پانی۔

ہو گئے، اُن کی کچھ تعریف نہیں ہے۔ مہما اُنہیں کی ہے جو جل میں مچھلی رُوپ رہ کر اُس کا آنند لیتے ہیں۔

245۔ کال کے گرسنے[1] سے جیو کی موکش[2] نہیں ہو سکتی کیونکہ سُرت چیتن ہے، اُس کو کال نہیں کھا سکتا، دیہی کو کھاتا ہے، کسی کو جل دوارا، کسی کو اگنی دوارا اَور کسی کو پرتھوی دوارا۔ کال کا اَور جیو کا میل نہیں ہے، کیونکہ جب سے یہ دونوں ست لوک سے آئے ہیں، اُن پر خول[3] چڑھتے چلے آئے ہیں۔ کال اُلٹ نہیں سکتا ہے، پر جس جیو کو ستگوُرو مِل جاویں تو اُن کی دَیا اَور سیوا کے پرتاپ سے اُس کے خول اُتر سکتے ہیں اَور پھر اُلٹ کر ست لوک میں بھی جا سکتا ہے۔ بِنا خولوں کے اُترے اپنے گھر میں نہیں پہنچ سکتا اَور خول بِنا شبد اَور ستگوُرو سیوا اَور اُن کی پریت کے نہیں اُتریں گے۔

246۔ جب تک جیو الکھ[4] کے پلک سے پرے نہ پہنچے گا، تب تک اِس کو مُکتی پراپت نہ ہو گی۔ الکھ نام من اَور کال کا ہے، کیونکہ کال جیو کو کھاتا چلا جاتا ہے اَور لکھا نہیں جاتا۔ اگر جیو سچا دردی ہے تو سب جتن چھوڑ کر ستگوُرو پُورے کی سرن ہو جاوے، تب کام پُورا ہو گا کیونکہ سنتوں نے اِس الکھ کو لکھا ہے اَور وہی اِس کو پلک کے پرے پہنچا سکتے ہیں۔ تین لوک اَور جتنے اَوتار اَور دیوتا ہوئے ہیں الکھ کے پلک کے باہر نہیں گئے اَور سنت اُس کے پرے پہنچے ہیں۔ اِس واسطے جو اُن کی سرن لے گا وہ کال کی حد سے باہر ہو جاوے گا، اَور جو پچھلوں کی ٹیک میں رہے گا اَور وقت کے پُورے ستگوُرو پر بھاؤ اَور نِشچے نہیں لاوے گا، وہ سنتوں کے نج بھید[5] کو نہیں پاوے گا اَور کال کے جال سے باہر نہ ہو گا۔

247۔ ایسا کہا ہے کہ ہری کے چرن کی سرن لینے سے جیو کا اُدّھار ہو گا۔ تو اب وِچارو کہ جیو اُس ہری کو کہاں ڈھونڈے۔ اُس کو تو وِدیہہ[6] اَور اَرُوپ[7] کہتے ہیں۔ اَور جب چرن سرن کہی تو چرن ہوں گے اَور جو چرن ہوں گے تو دیہہ بھی ہو گی تو ایسا ہری کون ہے؟ سنت کہتے ہیں کہ اِس کہنے سے مطلب ستگوُرو کی سرن لینے سے ہے کیونکہ ہری گوُرو ایک ہیں۔ اِس

۱۔کھانے۔ ۲۔مُکتی۔ ۳۔غلاف۔ ۴۔جو جانا نہ جا سکے۔ ۵۔ذاتی بھید۔ ۶۔بغیر جسم کے۔ ۷۔بغیر شکل کے۔

واسطے ستگوُرو وقت کی سرن لینا چاہیئے، تب وہ نام جس کو پتت اُدّھارن[1] کہتے ہیں، مِلے گا اَور اُس کی کمائی سادھ سنگ سے ہوگی یعنی سب کُسنگ[2] چھوڑ کر کے پہلے سادھ سنگ کرے، تب کمائی بن پڑے گی۔ اَور معلوُم ہووے کہ ماتا پِتا، سُت اِستری اَور سنساری جیوؤں کا سنگ، کُسنگ[2] میں داخل ہے، کیونکہ اِن کے سنگ سے نہ ستگوُرو کی سرن لی جاوے گی اَور نہ نام مِلے گا اَور نہ سادھ سنگ بن سکے گا۔ پر جو ستگوُرو پُورے اپنی مِہر اَور دَیا کریں تو سب کام بنوالیں۔

248۔ اصل میں سنتوں کے مت کی رِیت اَور ویدمت کی رِیت میں وِرودھ نہیں ہے، پر سِدھانت[3] سنتوں کا وید کے سِدھانت سے بہت اُونچا ہے یعنی وید میں جو کہا ہے کہ کرم اَور اُپاسنا[4] کرنا چاہیئے سوئی سنت بھی کہتے ہیں کہ پہلے ستگوُرو کی سیوا تن من دھن سے کرنا، اَور اُن کا ست سنگ کرنا، یہ کرم ہے اَور جو ستگوُرو انتر میں نام یعنی شبد کا بھید بتاویں اُس میں سُرت کا لگانا اُپاسنا ہے۔ وید میں اِیشور اَور جیو کے تین تین سرُوپ لکھے ہیں یعنی وِشو، تیجس اَور پراگیہ، یہ تین رُوپ جیو کے اَور وَیراٹ ہرن گربھ اَور اَویاکرت، یہ تین رُوپ اِیشور کے ہیں۔ حال کے گیانی اِیشور کو نہیں مانتے۔ اُن کی کہن ہے کہ ایک جماعت کا نام گلّہ ہے یا ہزار آدمی کی فوج کو پلٹن کہا، ایسے ہی اِیشور کو سمجھتے ہیں۔ جب وہ علیٰحدہ علیٰحدہ ہو گئے، پھر وہ نام بھی جاتا رہا۔ اِس حساب سے اِیشور کہاں رہا؟ اَور جب اِیشور نہیں ٹھہرا تو اُپاسنا کِس کی کریں کیونکہ بِنا نام، رُوپ اَور لِیلا اَور دھام کے اُپاسنا نہیں بن سکتی ہے۔ اِس سبب سے یہ لوگ غلطی میں پڑے ہیں اَور اِسی سبب سے اِن کا گیان بھی باچک گیان ہے۔ بِنا کرم اَور اُپاسنا کے پوتھی پڑھ کر اَور بُدھی سے وِچار کر کے حاصل کیا ہے۔ اَور جو کِسی کو اُپاسنا کر کے سچا گیان بھی ہوا تو بھی وہ سنتوں کے کرم کی حد میں ہے۔ نج دیش سنتوں کا اُس کے بہت آگے اَور اُونچا ہے۔ اَور جو کرم کہ وید میں لکھے ہیں، وہ پچھلے جُگ کے ہیں۔ نہ تو وہ جیوؤں سے وِدھی پُوروک اب بن سکتے ہیں اَور نہ اُن میں وہ پھل ہے۔ اب جو کوئی کرم کرے وہ بھی سنتوں کے دوارا اَور جو اُپاسنا کرے وہ بھی سنتوں کی دَیا لے کر، تب کام پُورا بنے گا۔ یعنی وید کے

۱۔ گرے ہوؤں کو اُٹھانے یا اُبارنے والا۔ ۲۔ بُری صحبت۔ ۳۔ نصب اُلعین۔ ۴۔ بھگتی۔

سِدھانت اَور اُس کے پرے پہنچے گا۔ اَور طرح سے اِس وقت میں کچھ کام نہیں بنے گا۔

249۔ مالک کے دربار میں سِوائے بھگت کے اَور کوئی دخل نہیں پا سکتا ہے، جتنے رِشی، مُنی، یوگی، گیانی، سنیاسی، پرم ہنس ہوئے اَور اپنے مت کے پُورے بھی تھے، پر اُن کو مالک کے دربار میں دخل نہیں مِلا، کیونکہ اہنکاری تھے اَور نگوُرے رہے۔ اُن کو سنت ستگوُرو نہیں مِلے اَور اِس وقت میں جو لوگ اُن کے گرنتھ پڑھ کر اپنے کو پُورا خیال کرتے ہیں اَور جیسی کرنی اُن لوگوں نے کری، اُس کا چوتھا حِصہ بھی نہیں کرتے اَور سنت ستگوُرو کی نِندا کرتے ہیں، وہ کیسے اُس دربار میں دخل پاویں گے؟ اب سب کو چاہیئے کہ اِس بات کو نِشچے کر کے مانیں کہ جو سنت ستگوُرو کی بھگتی کرتے ہیں، وہ کُل مالک کی بھگتی کرتے ہیں کیونکہ پُورے ستگوُرو اپنے وقت کے میں اَور کُل مالک میں بھید نہیں ہے۔ دونوں کا ایک رُوپ ہے۔

250۔ جِس کو پُورے ستگوُرو مِلے اَور وہ اُن کی سیوا اَور ست سنگ اَور پریت اَور پرتیت بھی کرتا ہے، پر اِس عرصے میں پُورے ستگوُرو گُپت ہو گئے اَور اِس کا کام ابھی پُورا نہیں ہوا تو ستگوُرو پہلے کی پریت اَور پرتیت دِل میں رکھے ہوئے اُنہیں کا دھیان اَور جو جُگت اُنہوں نے بتائی ہے اُس کا ابھیاس کرے جاوے، انت کو وہ ستگوُرو اُسی رُوپ میں اُس کا کارج جس قدر ہوگا اُس قدر کریں گے۔

251۔ جِس شخص کو کہ شروع میں ایسے گوُرو مِلے کہ جن کو شبد کا بھید معلوم نہیں ہے اَور پھر ستگوُرو شبد بھیدی مِلے تو اُس کو چاہیئے کہ پہلے گوُرو کو چھوڑ کر ستگوُرو کی سرن لیوے۔ قول

دوہا

جھوٹھے گوُرو کی ٹیک کو، تجت نہ کیجے بار
دوار نہ پاوے شبد کا، بھٹکے بار مبار

بلکہ اُس گوُرو کو بھی مُناسب ہے کہ اپنے چیلے کے ساتھ ستگوُرو کی سرن میں آوئے اَور اُن سے اپنے جیو کا اُدّھار کرواوے۔

252۔ جِس کو شبد بھیدی گوُرو مِلے پر وہ ابھی پُورے نہیں ہیں، ابھیاسی ہیں اَور پھر اُس کو پُورے ستگوُرو شبد مارگی مِلیں تو اُس کو چاہیئے کہ پہلے گوُرو کو پُورے ستگوُرو میں داخل سمجھ کر

ستگُورو کی سرن لیوے اَور اُس کے گُورو کو بھی ضرُور ہے کہ وہ بھی چیلے کا سنگ دیوے اَور ستگُورو کی سرن لیوے اَور جو وہ اِیرشاوان[1] یا اہنکاری[2] ہیں تو وہ سرن میں نہ آویں گے تو چیلے کو چاہیئے کہ اُن سے کچھ غرض اَور مطلب نہ رکھے اَور آپ پُورے ستگُورو کی سرن میں آوے۔

253۔ جبکہ ستگُورو کو تُم مالک کہہ چُکے تو پھر اَور مالک کہاں سے آیا کہ جس کو تُم مانتے ہو اَور بڑا سمجھتے ہو؟ تُمھارے تو ایک ستگُورو ہی مالک ہیں۔ دیہہ رکھ کر جو سرُوپ دِکھلایا ہے، پہلے اِسی سے کام ہوگا۔ دُوسرا سرُوپ اُن کا سچے مالک یعنی ست پُرش رادھاسوامی کا سرُوپ ہے اَور وہی تُمھارے سچے بادشاہ ہیں۔

254۔ ذِکر ہے کہ دکشن میں ایک مقام پر ایک فقیر صاحب جو پُورے گُورو تھے، وِراجتے[3] تھے اَور ایک چیلہ اُن کا نہایت گُورمُکھ تھا۔ ایک روز ست سنگ اُن کا ہو رہا تھا۔ تب ایک مُسلمان مَولوی جو مکّے کے جانے کے واسطے تیار تھا، آیا اَور اُس نے فقیر صاحب سے کہا کہ مکہ اَور کعبہ بہت بُزرگ اَور اُتم[4] جگہ ہے، آپ کے سیوکوں کو بھی وہاں درشن کے واسطے جانا چاہیئے اَور کئی طرح سے اُس کی تعریف اَور مہما کرنے لگا۔ اُس وقت جو بڑا چیلہ فقیر صاحب کے پاس بیٹھا تھا، وہ بہت خفا ہوا اَور اُس مَولوی کی گردن پکڑ کر اُس کا سر فقیر صاحب کے چرنوں میں رکھ دِیا اَور کہا کہ دیکھ، کروڑوں مکّے اَور کعبے اِن چرنوں میں موجُود ہیں۔ جب فقیر صاحب اُٹھ کر واسطے حاجت کے ذرا باہر گئے، تب اُس سیوک سے اَور مَولوی سے خوُب چرچا ہوئی۔ جب فقیر صاحب آئے، تب مَولوی نے شکایت کی۔ اُس وقت گُورو صاحب نے سیوک کو سمجھایا کہ نہیں، کعبہ بہت اچھا ہے۔ جیسا کہ مَولوی کہتا ہے، ویسا ہی ہے اَور درشن کرنے یوگیہ[5] ہے۔ جا تُو بھی اِسی وقت مَولوی کے ساتھ جا۔ وہ سیوک پُورا گُورمُکھ تھا۔ ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا اَور کہا کہ جیسے حُکم گُورو صاحب کا۔ اُسی وقت مَولوی کے ساتھ جہاز پر گیا۔ جب کچھ دُور جہاز چلا، تب بڑا طُوفان آیا اَور وہ جہاز ٹُوٹ گیا اَور سب لوگ جو جہاز پر تھے، ڈُوب گئے۔ پر یہ سیوک ایک تختے پر بیٹھا رہ گیا اَور یہ بھی تھوڑی دیر میں ڈُوبنے کو تھا کہ ایک ہاتھ سمندر میں سے نکلا اَور آواز ہوئی کہ جو اپنا ہاتھ دے، تو تُجھے بچا لوں۔ تب سیوک

۱۔ حسد کرنے والے۔ ۲۔ مغرور۔ ۳۔ رہتے تھے۔ ۴۔ افضل۔ ۵۔ لائق۔

نے پُوچھا کہ تُم کون ہو؟ آواز آئی کہ میں پیغمبر صاحب ہوں۔ تب سیوک نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ پیغمبر صاحب کون ہیں۔ میں سِوائے اپنے گُورو صاحب کے دُوسرے کو نہیں جانتا ہوں۔ تب وہ ہاتھ چھپ گیا۔ پھر تھوڑی دیر پیچھے جبکہ یہ سیوک تختے پر بہا جاتا تھا اور غوطے بھی کھاتا جاتا تھا، دُوسرا ہاتھ نِکلا اور کہا کہ ہاتھ پکڑ لے، تُجھ کو بچا لیویں۔ سیوک نے پُوچھا کہ تُم کون ہو؟ آواز آئی کہ ہم خُدا یعنی اِیشور ہیں۔ اِس نے وہی جواب دِیا کہ میرا خُدا تو میرا گُورو ہے۔ دُوسرے خُدا کو میں نہیں جانتا۔ تب وہ ہاتھ بھی چھپ گیا۔ ذرا دیر کے پیچھے پھر تیسرا ہاتھ نِکلا۔ یہ ہاتھ اُس کے دادا گُورو کا تھا۔ اُنہوں نے کہا کہ میں تیرے گُورو کا گُورو ہوں۔ مجھے تُو اپنا ہاتھ دے، میں تُجھ کو نِکال لُوں۔ تب اُس سیوک نے جواب دِیا کہ میں سِوائے اپنے گُورو کے اپنا ہاتھ کِسی کو نہیں دے سکتا ہوں۔ کوئی کیوں نہ ہووے۔ چاہے میں ڈُوب جاؤں چاہے زِندہ رہوں، میں سِوائے اپنے گُورو کے کِسی کے کہنے سے نہیں نِکلوں گا۔ تب وہ ہاتھ بھی گُپت ہو گیا۔ پھر آپ گُورو صاحب آئے اَور اُنہوں نے سیوک کو گلے لگا لیا اَور فوراً اپنے مکان پر لے آئے۔ اب معلُوم کرو کہ پیغمبر صاحب اَور خود اِیشور یعنی خُدا اَور جو گُورو کے گُورو نے آواز دی تھی، وہ اِس کے اِمتحان اَور پریکشا کے واسطے تھی۔ اَور جب وہ گُور مُکھتا میں سچا اَور پُورا اُترا، اُس وقت گُورو صاحب آپ پرگٹ ہوئے اَور اُس کو بچا لیا۔ اب جیوؤں کو چاہیئے یہ جہاں تک بنے اِسی طرح کی مظبُوط اَور سچی پریت اَور پرتیت ستگُورو کی کریں۔

255۔ جو پتی ورتا اِستری[1] ہے، وہ سِوائے اپنے پتی کے کِسی کو مرد نہیں جانتی۔ اَور سب کو نامرد سمجھتی ہے یعنی نپُنسک جانتی ہے۔ بلکہ اپنے ماں باپ کی بھی پریت بھُول جاتی ہے۔ ایسے ہی جو ستگُورو کے سیوک ہیں، اُن کو بھی چاہیئے کہ سِوائے اپنے ستگُورو کے اَور کِسی کو اپنا مالک اَور مُکتی داتا نہ سمجھیں۔ اَور جو پچھلے سنت ہوئے ہیں اُن کو جب تک مانیں کہ جب تک اُن کو اپنے وقت کے پُورے ستگُورو نہیں مِلیں۔ اَور جب ستگُورو مِل جاویں، پھر پتی ورتا کی طرح جو کچھ سمجھیں اُنہیں کو سمجھیں، اَور دُوسرے پر بھاو نہ لاویں۔

ا۔ وفادار بیوی۔

256۔ جو کہ بچولیا ہوتے ہیں، وہ سگائی اَور شادی کرا کر اِستری اَور پُرش کو مِلا دیتے ہیں اَور اُس اِستری کو سمجھاتے ہیں کہ دیکھ تُو سِوائے اپنے پتی کے اَور کِسی سے پریت مت کریئو اَور ہم سے بھی اِتنی ہی پریت رکھ کہ جیسے اَوروں سے برتتی ہے۔ اِسی طرح گُورو نانک اَور پچھلے سنت ہوئے کہ اُنہوں نے بچولیا کا کام کِیا یعنی اپنے بچن اَور گرنتھوں میں لِکھ گئے ہیں کہ پُورے ستگُورو کا کھوج کر کے اُن کی سرن پڑو۔ جنہوں نے اُن کے بچن مانے اَور ستگُورو پُورا کھوج کر اُن کی سرن لی، اُن کو چاہیئے کہ اب ستگُورو کو ہی اپنا مالک اَور پتی سمجھیں۔

257۔ جیو کو چاہیئے کہ ہمیشہ ستگُورو کی کِرپا اَور اُن کی دَیا کو خیال میں رکھے اَور وِچارے [1] کہ ستگُورو نے کیسے چوراسی سے بچایا ہے اَور کرم اَور بھرم کاٹے یعنی تیرتھوں اَور ورتوں سے الگ کیا اَور بھٹکنا سے چھڑایا اَور شبد مارگ ـــ سچا درِڑھایا، تب اُس کی پریت ستگُورو سے لگے گی اَور بھرم نہیں اُٹھیں گے۔ اِس واسطے ہمیشہ ستگُورو کی دَیا اَور مہر کو چِت میں رکھنا ضرُور ہے۔

258۔ وِدیاوان گُورو سے جیو کے سنشے [2] دُور نہیں ہو سکتے۔ البتہ سبھا [3] بِلاس خوب ہو جاتا ہے۔ جب ایک شلوک کے چار یا زیادہ ارتھ کیے تو جیوؤں کو اَور سنشے میں ڈالا کہ وہ کون سے ارتھ کو پکڑیں۔ جو بات کہ جیو کے کلیان کے واسطے درکار تھی، چھانٹ کر نہ کہی تو جیو کیسے مُکتی کا راستہ پاویں اَور کیا جتن کریں؟ اِس واسطے چاہیئے کہ نِیشٹھاوان [4] گُورو کھوجو۔ جب تک وہ نہیں مِلیں گے، کارج نہیں ہوگا۔ اَور یہ سونے کے سمان جو نر دیہی مِلی ہے، اِسکو نمک اَور آٹے کے سمان پنڈت اَور بھیکھ اَور باچک گیانیوں کے سنگ میں بے قدری سے خرچ نہ کرے اَور ستگُورو پُورا کھوج کر اُن کی سیوا اَور ست سنگ کرے۔

259۔ جو لوگ کہ ست نام اَور رام اَور ہر نام کا سمرن کرتے ہیں اَور ستگُورو سے پریت نہیں کرتے ہیں، یہ کرنی اُن کی وِرتھا جاوے گی، کیونکہ نام ستگُورو کے آدھین [5] ہے۔ جو ستگُورو کو پکڑے گا، اُس کو نام اَور رام بھی مِل جاوے گا اَور جو ستگُورو سے نام لے کر ستگُورو کی

۱۔ غور کرے۔ ۲۔ شک۔ ۳۔ بات چیت۔ ۴۔ بھروسے والا۔ ۵۔ ماتحت۔

پریت نہ کرے گا، اُس کو بھی نام نہیں مِلے گا۔

260۔ سنتوں کا نام اگوچر[1] ہے اَور وید کا نام گوچر ہے، جو نام گوچر ہے وہ ستیہ نام نہیں ہوسکتا۔ اَور جب نام استیہ[2] ہوا تو اُس کا ستھان اَور رُوپ بھی استیہ ہوا۔ اَور سنتوں کا نام بھی ستیہ ہے اَور رُوپ اَور ستھان بھی ستیہ ہے۔ کیونکہ جو ورناتمک نام ہے، اُس کے آسرے صفائی ہوسکتی ہے، پر سُرت نہیں چڑھ سکتی ہے اَور دُھناتمک نام کے آسرے سُرت پِنڈ سے برہمنڈ کو چڑھ کر اپنے نج ستھان یعنی ست لوک میں پہنچ سکتی ہے۔ سو وہ دُھناتمک نام سِوائے سنتوں کے اَور کِسی سے حاصل نہیں ہوسکتا ہے۔ جس کے بڑے بھاگ ہیں، اُس کو یہ نام پراپت ہوگا۔

261۔ کِسی طرح کی جب تکلیف ہووے، تب حضور ستگُورو کو یاد کرے۔ وہ فوراً سیوک کے پاس نج رُوپ میں موجُود ہیں۔ کال اَور کرم اُس رُوپ کے پاس نہیں آسکتے ہیں۔ دُور ہی دُور سے ڈراتے ہیں اَور آپ بھی ڈرتے ہیں۔ پھر ستگُورو کی گود میں کِسی طرح کا ڈر نہیں ہے، ستگُورو ہر وقت رکشک[3] موجُود ہیں اَور سنبھال اپنے سیوک کی کرتے رہتے ہیں۔ مَوج اَور مصلحت اُن کی سیوک نہیں جان سکتا ہے، پر وہ خوب جانتے ہیں۔ اَور جو مَوج ہووے تو سیوک کو بھی جنادیویں۔ شبد رُوپ، سُرت رُوپ، پریم رُوپ، آنند رُوپ، ہرش[4] رُوپ اَور پھر ارُوپ[5] ہیں۔

262۔ ستگُورو اپنی دَیا سے سَدا جیو کی سنبھال کرتے ہیں اَور چاہتے ہیں کہ سب سیوک اُن کے چرنوں میں مُکھیہ[6] پریت اَور پرتیت کریں، پر یہ من نہیں چاہتا ہے کہ ایسی حالت جیو کو پراپت ہووے۔ اِس واسطے وہ بھوگوں کی طرف کھینچتا ہے اَور اپنے حُکم میں جیو کو چلانا چاہتا ہے۔ اِس واسطے جیوؤں کو چاہیئے کہ من کی گھات سے بچ کر ستگُورو کے چرنوں کی سنبھال رکھیں اَور اُس کے جال میں نہ پڑیں۔ واسطے پرکھ اَور سنبھال کے تھوڑا سا حال گُور مُکھ اَور من مُکھ کی چال کا لِکھا جاتا ہے۔ اُس سے اپنی حالت کی پرکھ کرتے ہوئے چلنا چاہیئے۔

۱۔ جس تک حواس کی رسائی نہیں۔ ۲۔ جھوٹا۔ ۳۔ مُحافظ۔ ۴۔ خوشی۔ ۵۔ بغیر شکل کے۔ ۶۔ سب سے پہلے۔

1) گوُرمُکھ -- ہر ایک کے ساتھ سچا برتتا ہے اَور بُرائی کی باتوں سے بچتا ہے اَور کِسی کو دھوکہ نہیں دیتا ہے اَور جو کام کرتا ہے، ستگوُرو کے لیے اَور اُن کی دَیا کے بھروسے پر کرتا ہے۔

منمُکھ -- چتُرائی[1] اَور کپٹ[2] سے برتتا ہے اَور اپنے مطلب کے لیے اَوروں کو دھوکہ دیتا ہے اَور اپنی بُدھی اَور چتُرائی کا بھروسہ رکھتا ہے اَور اپنے آپ کو پرگٹ کرنا چاہتا ہے۔

2) گوُرمُکھ -- من اَور اِندریوں کو روکتا ہے اَور چِت سے دِین رہتا ہے اَور طعن کے بچن کو سہتا ہے اَور نصیحت کو پیار سے سُنتا ہے اَور اپنی بڑائی نہیں چاہتا ہے۔

منمُکھ -- من اَور اِندریوں کا مردن[3] پسند نہیں کرتا ہے اَور کِسی سے دبنا یا اُس کا حُکم ماننا نہیں چاہتا ہے اَور دُوسرے کی بڑائی کی برداشت نہیں رکھتا ہے۔

3) گوُرمُکھ -- کِسی پر زبردستی نہیں کرتا اَور سب کی خاطر داری اَور سیوا کرنے کو تیار رہتا ہے اَور اَوروں کا اُپکار کرنا چاہتا ہے اَور اپنی پُوجا اَور پرِتشٹھا[4] کی چاہ نہیں رکھتا ہے اَور ستگوُرو کی یاد اَور اُن کے چرنوں میں لَو لِین[5] رہتا ہے۔

منمُکھ -- اَوروں پر حُکم چلاتا ہے اَور سیوا لیتا ہے اَور اپنا مان[6] چاہتا ہے اَور بِنا کچھ اپنے مطلب کے اَوروں سے پریت نہیں کرتا اَور خوشی سے اپنی پُوجا اَور پرِتشٹھا کراتا ہے اَور چرنوں میں لَو لِین نہیں رہتا ہے۔

4) گوُرمُکھ -- غریبی اَور دِینتا نہیں چھوڑتا ہے اَور جب کوئی اُس کی نِندا کرے یا نِرادر اَور اپمان کرے تو دُکھی نہیں ہوتا ہے، بلکہ اُس میں اپنے لیے بھلائی سمجھتا ہے۔

منمُکھ -- نِندا اَور اپمان سے ڈرتا ہے اَور اپنا نِرادر خوشی سے نہیں سہتا اَور بڑائی چاہتا ہے۔

5) گوُرمُکھ -- سیوا میں آلس نہیں کرتا اَور کبھی خالی بیٹھنا نہیں چاہتا۔

منمُکھ -- تن کا آرام چاہتا ہے اَور سیوا میں سُستی کرتا ہے۔

6) گوُرمُکھ -- غریبی اَور سادگی سے رہتا ہے اَور جو سامان مِل جاوے، رُوکھا سُوکھا، موٹا

۱۔مکّاری۔ ۲۔دھوکہ۔ ۳۔مارنا، دبانا۔ ۴۔عزت، مان بڑائی۔ ۵۔محو۔ ۶۔عزت۔

جھوٹا، اُسی میں خوشی سے گزارہ کرنے کو تیار رہتا ہے۔

منمُکھ -- سدا اچھے اچھے پدارتھوں کو چاہتا ہے اَور اُن کو پیار کرتا ہے اَور رُوکھے سُوکھے اَور اوچھے پدارتھوں کو پسند نہیں کرتا ہے۔

7) گورمُکھ -- سنساری پدارتھوں اَور دُنیا کے جال میں نہیں اٹکتا ہے اَور اُن کی لابھ[1] اَور ہانی[2] میں دُکھی سُکھی نہیں ہوتا ہے اَور جو کوئی اوچھی[3] بات کہے تو اُس پر غُصہ نہیں کرتا ہے اَور سدا اپنے جیو کے کلیان اَور ستگوُرو کی پرسنتا پر نظر رکھتا ہے۔

منمُکھ -- سنسار اَور اُس کے پدارتھوں کا بڑا خیال رکھتا ہے اَور اُن کی ہانی لابھ میں جلد دُکھی سُکھی ہوتا ہے اَور جو کوئی کڑوا بچن کہے تو فوراً غُصے میں بھر جاتا ہے اَور ستگوُرو کی مہر اَور سمرتھتا[4] کا بھروسہ اَور خیال نہیں رکھتا ہے۔

8) گورمُکھ -- ہر بات میں صفائی اَور سچوٹی[5] رکھتا ہے اَور چت[6] سے اُدار[7] رہتا ہے اَور اَوروں سے سلوک کرتا ہے اَور اَوروں کا فائدہ چاہتا ہے اَور آپ تھوڑے میں سنتوش[8] کرتا ہے اَور دُوسرے سے لینے کی چاہ نہیں رکھتا ہے۔

منمُکھ -- لالچی ہے۔ سدا اَوروں سے لینے کو تیار رہتا ہے اَور دینا نہیں چاہتا ہے اَور اپنا فائدہ ہر بات میں وِچارتا[9] ہے۔ دُوسرے کا خیال نہیں رکھتا اَور ترِشنا[10] بڑھاتا ہے اَور صفائی سے نہیں برتتا ہے۔

9) گورمُکھ -- سنساری جیوؤں سے بہت پیار نہیں کرتا ہے اَور بھوگوں کی چاہ اَور آشا[11] نہیں رکھتا ہے اَور سَیر تماشے نہیں چاہتا ہے۔ اُس کے کیول[12] چرنوں کے پراپتی کی چاہ رہتی ہے اَور اُسی کے آنند میں آسکت[13] رہتا ہے۔

منمُکھ -- سنساری[14] جیوؤں اَور پدارتھوں[15] سے پریت[16] کرتا ہے اَور بھوگ بِلاس چاہتا ہے اَور سَیر تماشے میں خوش ہوتا ہے۔

۱۔نفع۔ ۲۔نقصان۔ ۳۔گھٹیا، نیچی۔ ۴۔قابلیت۔ ۵۔سچائی۔ ۶۔من۔ ۷۔فراخدل۔ ۸۔صبر، قناعت۔ ۹۔سوچتا۔
۱۰۔تمنا، خواہش۔ ۱۱۔اُمید۔ ۱۲۔صرف۔ ۱۳۔محو۔ ۱۴۔دُنیاوی لوگ۔ ۱۵۔چیزوں۔ ۱۶۔محبت۔

10) گورمکھ -- جو کام کرتا ہے، ستگورو کی پرسنتا[1] کے لیے اور اُن سے دَیا اور مہر چاہتا ہے اور ستگورو ہی کی ستُتی[2] کرتا ہے اور اُنہیں کی بڑائی چاہتا ہے اور سنساری چاہ نہیں رکھتا۔

منمکھ -- جو کام کرتا ہے اُس میں کچھ نہ کچھ اپنا مطلب یا سواد دیکھ لیتا ہے کیونکہ بِنا مطلب کے اُس سے کوئی کام نہیں بن سکتا اور سدا اپنا آدر اور ستُتی چاہتا ہے اور سنساری چاہ اُس کے زبر رہتی ہے۔

11) گورمکھ -- کسی سے وِرودھ[3] نہیں کرتا بلکہ وِرودھی[4] سے بھی پیار کرتا ہے اور کُل کُٹمب[5] ذات پانت اور بڑے آدمیوں سے دوستی کا اپنے من میں اہنکار نہیں لاتا اور پریمی اور سچے پرمارتھی جیووں سے زیادہ پیار کرتا ہے اور ستگورو کے چرنوں کا پریم سدا جگائے رکھتا ہے اور اُن کی دَیا اور مہر نتیہ[6] پرتی وِشیش[7] حاصل کرنا چاہتا ہے۔

منمکھ -- بہت کُٹمب اور مِتر[8] چاہتا ہے اور دھنوان[9] اور حکومت والوں سے زیادہ محبت کرتا ہے اور اُن کی مِترتا[10] اور اپنی ذات پانت کا اہنکار رکھتا ہے اور دِکھاوے کے کام بہت کرنے کو چاہتا ہے اور ستگورو کی پرسنتا کا خیال کم رکھتا ہے۔

12) گورمکھ -- غریبی اور مُفلسی سے نہیں گھبراتا ہے اور جو تکلیف آ پڑے، اُس کو دھیرج کے ساتھ سہتا ہے اور ستگورو کی دَیا کا بھروسہ رکھتا ہے اور اُن کا شُکر کرتا رہتا ہے۔

منمکھ -- بہت جلد تکلیف سے گھبرا کر پُکارنے لگتا ہے اور نِردھنتا[11] سے دُکھی ہو کر اِدھر اُدھر شکایت کرتا ہے۔

13) گورمکھ -- سب کام کو مَوج کے حوالے کرتا ہے اور چاہے بھلا ہووے، چاہے بُرا ہووے، اپنا اہنکار اُس میں نہیں لاتا ہے اور اپنی بات کی پکش[12] نہیں کرتا اور اَوروں کی بات کو اوچھی[13] کر کے نہیں دِکھلاتا اور جھگڑے کے کاموں میں نہیں پڑتا اور ہمیشہ ستگورو کی مَوج نہارتا[14] رہتا ہے اور اُن کا گُن گاتا ہوا چلتا ہے۔

۱۔خوشی۔ ۲۔تعریف۔ ۳۔مُخالفت۔ ۴۔دُشمن۔ ۵۔خاندان۔ ۶۔ہرروز۔ ۷۔خاصکر۔ ۸۔دوست۔ ۹۔دولتمند۔ ۱۰۔ دوستی۔ ۱۱۔غریبی۔ ۱۲۔طرفداری۔ ۱۳۔گھٹیا، نیچی۔ ۱۴۔دیکھتا۔

منمکھ -- سب کاموں میں اپنا آپا ٹھانتا[1] ہے اَور اپنے مزے اَور نفعے کے لیے جھگڑے اَور رگڑے کے کام اُٹھاتا رہتا ہے اَور اپنی بات کی پکش میں کرودھ[2] کرنے اَور لڑنے کو تیار ہو جاتا ہے۔

14) گُورمُکھ -- نئی نئی چیزوں میں اَور باتوں میں نہیں اٹکتا، کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ اُن کی جڑ سنسار ہے اَور اپنے گُن[3] سنسار سے چھپائے چلتا ہے اَور اپنی تعریف کرانا نہیں چاہتا ہے اَور جو کوئی بات سُنے یا دیکھے، اُس میں اپنے مطلب کا نُقطہ جو ستگُورو کی پریت اَور پرتیت بڑھاوے، چھانٹ لیتا ہے اَور سدا ستگُورو کی مہما[4] گاتا رہتا ہے جو کہ سب گُنوں کے بھنڈار ہیں۔

منمُکھ -- چاہتا ہے کہ نِتیہ[5] نئی نئی چیزیں دیکھے اَور نئی نئی باتیں سُنے اَور ہر کسی کا بھید[6] اور گُپت بات دریافت کرنا چاہتا ہے اَور اِدھر اُدھر سے باتیں چُن کر اپنی بُدھی اَور چترائی بڑھاتا ہے اَور یہ سب کو جتا کر اپنی مہما کرانا چاہتا ہے اَور اپنی ستُتی میں بہت راضی ہوتا ہے۔

15) گُورمُکھ -- جو کام پرمارتھی کرتا ہے، دھیرج کے ساتھ کرتا ہے، اَور ہمیشہ ستگُورو کی دَیا اَور مہر کا بھروسہ اَور اُن کے چرنوں میں نِشچے[7] پکا رکھتا ہے۔

منمُکھ -- ہر بات میں جلدی کرتا ہے اَور سب کام جلدی کے ساتھ پُورا کرنا چاہتا ہے اَور اِس جلدی میں ستگُورو کی مہر کا بھروسہ اَور اُن کے بچن[8] کا نِشچے بھُول جاتا ہے۔

یہ سب باتیں جو گُورمُکھ کی چال میں ورنن[9] کی گئی ہیں سو ستگُورو کی مہر سے پراپت[10] ہوں گی۔ جس پر اُن کی کِرپا ہووے، اُسی کو وہ بخشش کریں اَور جو اُن کے چرنوں میں پریت کرتے ہیں اَور پرتیت رکھتے ہیں، اُن کو ضرُور ایک دِن یہ دات مِلے گی۔ ستگُورو کے چرنوں کا پریم سب گُنوں[11] کا بھنڈار ہے۔ جس کو پریم کی دات مِلی، اُس میں یہ سب گُن[10] آپ آجاویں گے اَور سب من مُکھی[11] "انگ چھِن"[12] میں جاتے رہیں گے۔

263۔ اِس جُگ میں واسطے جیو کے کلیان کے سِوائے ستگُورو اَور شبد بھگتی کے دُوسرا مارگ

۱۔ قائم رکھتا ہے۔ ۲۔ غُصہ۔ ۳۔ وَصف۔ ۴۔ تعریف۔ ۵۔ ہرروز۔ ۶۔ راز۔ ۷۔ یقین۔ ۸۔ قول، قرار۔ ۹۔ بیان۔
۱۰۔ اوصاف۔ ۱۱۔ من مت کے اوصاف۔ ۱۲۔ پل میں، جلدی ہی۔

اَور اُپائے سنتوں نے ورنن نہیں کیا اَور وید اَور پُوران میں بھی کل جُگ کے واسطے یہی جتن رکھا ہے یعنی گُورو اَور نام کی اُپاسنا سے جیو کا کارج ہوگا۔ اِس میں پرمان [1] بہت سے ہیں۔ مُورتی پُوجا، تیرتھ، ورت، جپ تپ، ہوم، یگیہ، آچار [2]، اَور جاتی [3] ورن کے کرم اَور کِریا یوگ یعنی ہٹھ یوگ اَور اشٹانگ یوگ، یہ سب پچھلے جُگوں کے دھرم ہیں۔ اِس جُگ میں نہ تو یہ وِدھی [4] پُوروک کِسی سے بن سکتے ہیں اَور نہ اِن سے وہ پھل جس میں جیو کا کلیان ہووے، مِل سکتا ہے۔ اِس واسطے اِن کا بالکل نِشید ھ [5] ہے۔

جو جیو کہ من کی ہٹھ سے اِن کرموں کو کرتے ہیں، اُن کی حالت غور کر کے دیکھ لو کہ پہلے تو اُن سے یہ کرم جیسے کہ چاہئیں، بنتے ہی نہیں ہیں اَور جو کچھ اُوپری انگ اُن کے کرتے نظر آتے ہیں سو اُس کرنی [6] سے اَور اہنکار پیدا ہوتا ہے اَور بجائے انتہ کرن [7] کی شُدھی [8] کے اِس کرنی سے اَور پاپ اَور ملِینتا [9] بڑھتی ہے۔ اِس واسطے مُناسب ہے کہ جیو دھوکے میں نہ پچیں اَور اُن کرموں میں اپنے تن من اَور دھن کو وِرتھا [10] خرچ نہ کریں۔

اَور جو لوگ کہ اِن کرموں کا اُپدیش کرتے ہیں، غور کر کے دیکھو کہ وہ یا تو روزگاری ہیں یا اہنکاری [11] اَور اپنی جیو کا [12] یا مان بڑائی کے نِمت [13] اُپدیش کرتے ہیں۔ جیو کے کارج [14] کا اُن کو بالکل خیال نہیں ہے۔ اِس واسطے اُن کا کہنا نہیں ماننا چاہیئے۔

اِس میں بھی سنتوں کے بہت پرمان ہیں، جن سے صاف ظاہر ہے کہ کلجُگ میں اِن کاموں کے واسطے بالکل حُکم نہیں ہے۔ اَور جو کہ حُکم نہیں مانتے، وہ یا تو سنساری یا روزگاری یا اہنکاری ہیں سو اُن کے واسطے یہ اُپدیش بھی نہیں ہے۔

سمجھدار اَور پرمارتھی جیو کو ذرا سے غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ حقیقت میں یہ بچن سنت اَور مہاتماؤں کا جو کہ پچھلے کرم اَور دھرم کے کھنڈن میں ہے، سچا ہے یا نہیں، یعنی مُورتی پُوجا کا مطلب من اَور چِت کے ایکاگر کرنے کا تھا سو اب ایک کھیل ہو گیا اَور کوئی بھی مُورتی کا درشن

۱۔ ثبوت۔ ۲۔ کرم کانڈ۔ ۳۔ ذات پات۔ ۴۔ اصُول کے مُطابق۔ ۵۔ مناہی۔ ۶۔ عمل، ابھیاس۔ ۷۔ من، ہردے۔ ۸۔ صفائی۔ ۹۔ گندگی۔ ۱۰۔ فضُول۔ ۱۱۔ مغرور۔ ۱۲۔ روزی۔ ۱۳۔ کے لیے۔ ۱۴۔ کلیان۔

گھنٹے دو گھنٹے بیٹھ کر پریم پرتیت سے نہیں کرتا تو وہ پھل جو کہ پچھلے مہاتماؤں نے اس کام میں رکھا تھا، کیسے پراپت ہوگا۔ برخلاف اِس کے، اَور من اَور چت کی وِرتیاں پھیلیں اَور تماشوں میں لگ گئیں تو بجائے فائدے کے اَور نُقصان ہوا۔

اِسی طرح تیرتھوں میں پہلے سنت مہاتما رہتے تھے اَور جو وہاں جاتے تھے، وہ اُن کا درشن اَور ست سنگ کر کے انتہ کرن کی شُدھی حاصل کرتے تھے۔ اب بجائے اُس کے گنگا جمنا اتھوا جل میں سنان[1] کر کے باقی وقت بازاروں کی سَیر اَور سوغات کی خرید فروخت میں جاتا ہے یا بھنڈارے وغیرہ کے سرانجام میں کھانے پینے میں خرچ ہوتا ہے اَور شور غُل، بھیڑ بھاڑ میں ست سنگ اَور انتر وِرتی[2] اچھی طرح نہیں ہو سکتی۔ اِس واسطے تیرتھ کا بھی پھل اُلٹا ہو گیا اَور تیرتھ، میلے اَور تماشے ہو گئے۔

اِسی طرح جپ تپ بھی صِرف ٹیک باندھ کر کے یا لوگ دِکھائی کے لیے کیے جاتے ہیں اَور من کو روکنے کا اُس کرتُوت میں ذرا خیال نہیں کیا جاتا۔ اِس لیے اُس میں بھی بجائے فائدے کے اَور نُقصان ہوتا ہے، کیونکہ برسوں جپ تپ کرتے گزر جاتے ہیں اَور جو حال دیکھا جاوے تو سوائے اِس کے کہ سنسار کی باسنا اَور زیادہ ہوئی، کوئی پرمارتھی انگ کی ترقی نظر نہیں آتی۔

اَور جو جیو کہ پریمی اَور بھولے ہیں وہ بھی روزگاری اَور سنساریوں کے سنگ میں اپنا پریم کھو بیٹھتے ہیں اَور مُفت اپنا وقت اِن نشپھل کرموں میں کھوتے ہیں۔

اَور کریا یوگ اَور اشٹانگ یوگ کا یہ سمے[6] نہیں ہے، نہ تو شریر[7] میں وہ طاقت ہے کہ جیو کاشٹا کی برداشت کر سکے اَور نہ وہ کرتُوت پُوری اُترے، کیونکہ اُس کے سنجم بالکل نہیں بن پڑتے ہیں۔ اِس واسطے اُس کا بھی پھل اُلٹا ہو گیا۔

اِسی طرح ورت وغیرہ تیوہار ہو گئے کیونکہ اُس روز وِشیش[8] کر سواد کے پدارتھ کھانے میں آتے ہیں اَور زیادہ تر آلس[9] اَور نِدرا پیدا کرتے ہیں۔ بھجن بندگی کا کچھ ذِکر بھی نہیں ہوتا ہے

۱۔ نہا کر۔ ۲۔ اندر من لگنا۔ ۳۔ خواہش۔ ۴۔ صحبت۔ ۵۔ بے دائدہ۔ ۶۔ وقت۔ ۷۔ جسم۔ ۸۔ خاصکر۔ ۹۔ سُستی۔

اَوراہنکار اِن کرموں کا نہایت بڑھتا ہے جو کہ کُل پاپوں کا مُول پاپ ہے۔

اِسی طرح اَور سب کرموں کا حال بھی دیکھ لواَور من میں وِچار کر سمجھ لو کہ اب اِس وقت میں اِن کرموں کے کرنے سے پر مارتھ کا پھل کچھ بھی نہیں ملتا ہے، بلکہ من اَور چت کو زیادہ مَیلا اَور اہنکاری کرتے ہیں۔

اَور بعضے جیو گیان کی پوتھیاں جن کو ویدانت شاستر کا انگ بتاتے ہیں، پڑھتے ہیں اَور پڑھ کر اُن کا منن کر کے اپنے تئیں گیانی اَور برہم سرُوپ مانتے ہیں۔اِن سب میں بڑا وِکار[1] کا مارگ اِس وقت میں پرگٹ ہوا ہے۔ پہلے تو یہ کہ جو گیان آج پھیل رہا ہے، وہ ویدانت مت کے موافق نہیں ہے۔ ویدانت مت جب صحیح ہووے کہ اُسکے سروانگ[2] پُورے ہوویں یعنی پہلے کرم اَور اُپاسنا[3] کر کے چار سادھن حاصل کرے، تب گیان کا اِدھکاری[4] ہووے۔ سو دیکھنے میں آتا ہے کہ گیان کے گرنتھ جواب جاری ہوئے ہیں، اُن میں کرم اَور اُپاسنا کا کچھ ذِکر بھی نہیں ہے اَور نہ آج کل کے گیانی کچھ کرم اَور اُپاسنا کرتے ہیں۔ پھر اُن کو گیان کس طرح اَور کہاں سے حاصل ہو سکتا ہے؟ اُن کا بچن ہے کہ گیان کے گرنتھ پڑھنا اَور اُن کا وِچار اَور منن کرنا، یہی کرم اَور اُپاسنا ہے تو کیا ویاس اَور وشِشٹ اَور پچھلے گیانی جو کہ یوگ کر کے گیان کے پد[5] کو پراپت ہوئے، نادان تھے کہ ناحق اُنہوں نے اپنا وقت خراب کیا اَور محنتیں اُٹھائیں؟ ایسا گیان جو کہ آج کل جاری ہے، نہایت آسان، ہر کِسی کو چند روز میں حاصل ہو سکتا ہے، کیونکہ دو چار گرنتھوں کا پڑھنا اَور سمجھنا، یہی سادھن[6] ہے اَور یہی سِدھانت[7] ہے اَور من کے نِرمل اَور نِشچل کرنے کی کچھ ضرُورت نہیں، پھر گیانی اَور اگیانی میں کیا بھید ہوا؟ صِرف اِتنا کہ وہ گیان کی باتیں زبان سے کہتا ہے، پر برتاؤ میں دونوں برابر ہیں۔تو باتوں سے جیو کا اُدّھار نہیں ہو سکتا ہے، کیونکہ زبان کے کہنے سے جڑ چیتن کی گانٹھ جو کہ ہمیشہ سے یوگ کر کے کُھلتی رہی ہے، ہرگز نہیں کُھلے گی۔ اَور جو اپنے من میں خوب وِچار کر دیکھا جاوے تو صاف معلوم ہوگا کہ اِس مت سے کبھی جیو کا کلیان نہیں ہو سکتا ہے اَور نہ من اِور اِندریاں بس ہو سکتی ہیں اَور جبکہ پچھلے

۱۔ بُرائی۔ ۲۔ سبھی حصے۔ ۳۔ بھگتی۔ ۴۔ حقدار۔ ۵۔ پدوی، عہدہ۔ ۶۔ ذریعہ۔ ۷۔ مُدعا، نصب اُلعین۔

جُگوں کے کرم اب بن نہیں سکتے ہیں اَور اشٹانگ یوگ بھی نہیں ہوسکتا ہے تو گیان جو اِن کرموں کا پھل تھا، کیسے پراپت ہوگا؟ اِس سے ظاہر ہے کہ جو کچھ آج کل کے گیانی کہہ رہے ہیں اَور مان رہے ہیں، یہ باچک [1] گیان ہے۔ جیسے کہ کوئی بھوکا مِٹھائی کا ذِکر کرے اَور نام اُن کے تفصیل وار لیوے، پر اِس ذِکر کرنے سے نہ سواد زبان کو حاصل ہوگا اَور نہ پیٹ بھرے گا۔

اِس واسطے سنتوں نے اِس گیان مت کا کلجُگ کے واسطے بالکل نِشیدھ [2] کِیا ہے اَور جیو کی مُکتی اَور اُدّھار [3] ستگورو اَور شبد بھگتی سے مُقرّر رکھا ہے اَور اہنکاری [4] اَور وِدیاوان [5] اَور روزگاری اِس پر ترک [6] کریں گے اَور اِس کو سُن کر ناراض ہوں گے اَور جو جیو سچے پرمارتھی ہیں، اِس بچن کو غور کر کے سمجھیں گے اَور مانیں گے۔

۱۔ زبانی، کتابی۔ ۲۔ مناہی۔ ۳۔ کلیان۔ ۴۔ مغرُور۔ ۵۔ عالم فاضل۔ ۶۔ بحث۔

ہماری اُردو اِشاعات

کتاب	مصنف
1۔ آتم گیان	مہاراج جگت سِنگھ جی
2۔ آتما کا سفر	رادھا سوامی ست سنگ بیاس
3۔ بولے شیخ فرید	ٹی۔ آر۔ شنگاری
4۔ بینتی	رادھا سوامی ست سنگ بیاس
5۔ پرم پارس گوُرو ویداس	کے۔ این۔ اُپادھیائے
6۔ پرمارتھی پتر حِصہ اوّل	بابا جیمل سِنگھ جی مہاراج
7۔ پرمارتھی پتر حِصہ دوم	مہاراج ساون سِنگھ جی
8۔ پرمارتھی ساکھیاں	مہاراج ساون سِنگھ جی
9۔ پیامِ مُرشدِ کامل	دریائی لال کپوُر
10۔ حق حلال کی کمائی	ٹی۔ آر۔ شنگاری
11۔ حضرت سُلطان باہُو	ڈاکٹر پُوری، ڈاکٹر 'خاک'
12۔ رُوحانی پھُول	مہاراج جگت سِنگھ
13۔ زِندہ مرنا پار اُترنا	مہاراج چرن سِنگھ جی
14۔ سائیں بُلھے شاہ	ڈاکٹر پُوری، ڈاکٹر شنگاری
15۔ سنت مارگ	مہاراج چرن سِنگھ جی
16۔ سنت دادوُ دیال	کے۔ این۔ اُپادھیائے
17۔ سنت کبیر	شانتی سیٹھی
18۔ سنت سندیش	شانتی سیٹھی
19۔ سار بچن نثر	سوامی جی مہاراج

20۔ سرمد شہید	ٹی۔ آر۔ شنگاری
21۔ صحبتِ مُرشدِ کامل	ڈاکٹر جے۔ پی۔ جانسن
22۔ فردوس بریں بررُوئے زمیں	دریائی لال کپُور
23۔ کامل درویش شاہ لطیف	ٹی۔ آر۔ شنگاری
24۔ گوُرونانک کا رُوحانی اُپدیش	جنک پُوری
25۔ ہنسا ہیرا موتی چُگنا	ٹی۔ آر۔ شنگاری

دیگر

1۔ کتابِ میر داد	میخائیل نعیمی

For Internet orders, please visit: www.rssb.org

For book orders within India, please write to:
Radha Soami Satsang Beas
BAV Distribution Centre, 5 Guru Ravi Dass Marg
Pusa Road, New Delhi 110 005

Sar Bachan Radhasoami Vartik
(Urdu)

ISBN 978-81-8466-387-7